ضمنی امتحان کی تیاری کے لیے خصوصی مواد

جماعت : دسویں

Std. X

مضمون : اُردو

Sub.: URDU

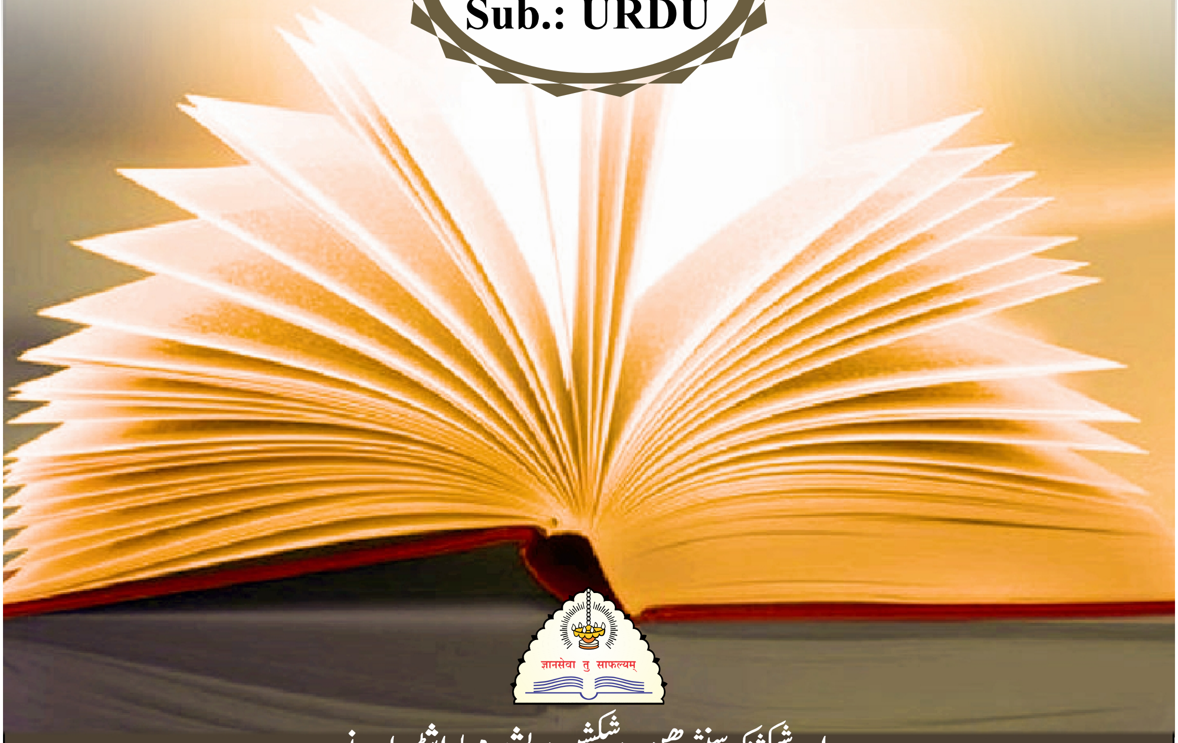

راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونے

ضمنی امتحان کی تیاری کے لیے خصوصی مواد
جماعت : دسویں

- **محرک :** شالیہ شکشن وکریڈا وِبھاگ، مہاراشٹر راجیہ۔
- **نشرواشاعت :** راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونے۔
- **ترغیب**

محترمہ آئی۔اے۔کندن (آئی.اے.ایس.)، چیف سکریٹری، شالیہ شکشن وکریڈا وِبھاگ، منترالیہ، ممبئی۔

محترم پردیپ کمار ڈانگے (آئی.اے.ایس.)، راجیہ پرکلپ ڈائرکٹر، سمگر شکشا، مہاراشٹر پراتھمک شکشن پریشد، ممبئی۔

- **رہنمائی**

محترم سورج مانڈھرے (آئی.اے.ایس)، کمشنر (تعلیم)، مہاراشٹر ریاست، پونے۔

- **مدیر**

محترم راہل ریکھاوار (آئی.اے.ایس)، ڈائرکٹر، راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونے۔

- **کارگزار مدیر**

ڈاکٹر شوبھا کھندارے، اسسٹنٹ ڈائرکٹر، راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونے۔

- **معاون مدیر**

محترمہ جیوتی شندے، ڈپٹی ڈائرکٹر، شعبۂ زبان دانی، راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونے

محترم ارون سانگولکر، وِبھاگ پرکھ، شعبۂ اُردو، راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونے

- **ادارتی تعاون**

محترمہ ڈاکٹر بال منی نندلا، لیکچرار، شعبۂ اُردو، راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونے

- **رابطہ کار اُردو**

محترم توصیف پرویز محمد مظفر، شعبۂ اُردو وقدر پیمائی، راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونے

- **طبع اول :** مئی ۲۰۲۴ء
- **مالی تعاون :** مہاراشٹر پراتھمک شکشن پریشد، ممبئی
- **اُردو کمپوزنگ :** یسریٰ گرافکس، ۳۰۵، سوموار پیٹھ، پونے
- **طباعت :** رونا گرافکس، سینہہ گڑھ روڈ، پونے

- © جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

تعارف

عزیز طلبہ!

مارچ ۲۰۲۴ء امتحان کا نتیجہ آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں آپ کی کارکردگی اطمینان بخش نہیں رہی، کوئی بات نہیں۔ مگر یہ نتیجہ حقیقت کا عکاس ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم دل برداشتہ ہوں، آیئے بہتر مستقبل کے لیے لائحۂ عمل طے کریں جس کے لیے ایک ٹھوس منصوبہ بندی اشد ضروری ہے۔ یاد رکھیے، ہر ناکامی کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔ اپنی خود احتسابی کیجیے۔ کامیاب انسان وہ ہے جو اپنی کمزوریوں اور خوبیوں سے اچھی طرح واقف ہو۔ آپ سے بہتر آپ کو کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے پچھلی کوششوں میں یقیناً بہت سی قیمتی باتیں سیکھی ہیں، رکاوٹوں کو جانا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر آپ ان رکاوٹوں کو دور کرلیں تو کامیاب ہوجائیں گے۔ ناامید نہ ہوں۔ گرچہ آپ کو کم نمبرات ملے، آپ متعین کردہ ہدف سے تھوڑی دوری پر ہیں یا آپ ناکام ہوئے ہیں۔ ابھی کئی مواقع ہیں۔ جلد ہی سپلیمنٹری امتحان ہونے والا ہے۔ یہ ایک ایسا سنہرا موقع ہے جس میں اگر آپ نے خوب محنت کی تو آپ اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔ نتائج کے تجزیے کے بعد ایس سی ای آر ٹی، پونے نے ماہرین کے ذریعے ایک جامع مواد تیار کیا ہے جس کا اچھی طرح مطالعہ اور اعادہ ضروری ہے۔ آپ طلبہ کی ترقی کے لیے یہ ایک پہل ہے جو آپ کے بنیادی تصورات کو واضح کرنے اور کامیابی کا زینہ طے کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ یہ کتابچہ خاص طور پر ان طلبہ کے لیے ترتیب دیا گیا ہے جن کے نتائج اطمینان بخش نہیں تھے لیکن یہ امر آپ کے لیے ترقی اور سیکھنے کا ایک انمول موقع بھی پیش کرتا ہے۔

اس کتابچے میں آسان خاکوں، معروضی سرگرمیوں اور قواعدی تصورات کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آپ بہ آسانی کامیاب ہوسکیں۔ یہ کتابچہ آپ کو جولائی ۲۰۲۴ء میں ہونے والے ضمنی امتحان کی تیاری میں مددگار ثابت ہوگا۔ اس میں مختلف قسم کی سرگرمیوں کے امتزاج کے ذریعے آپ کے اعتماد کو بحال کرنا اور قابلیت کو بڑھانا ہی ہمارا مقصد ہے۔ اگر آپ یہ کتابچہ استقامت اور مثبت ذہن سے استعمال کریں اور مشق کے لیے دیے گئے تین سوالیہ پرچوں کو حل کرلیں تو آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ لگن اور محنت کے ساتھ آپ کی یہ کوشش تعلیمی کامیابی کی جانب ایک ٹھوس قدم ثابت ہوگی۔ ایک مرتبہ پھر امتحان میں شرکت کرنے سے آپ کا اعتماد بڑھے گا۔

آپ کے نئے سفر کے لیے نیک خواہشات!

کتابچے کی تیاری کے مقاصد

دسویں اور بارھویں کے امتحانات کو طالب علم کی تعلیمی ترقی کا ایک اہم مرحلہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ دسویں اور بارھویں کے نتائج کے بعد ہی مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے کس برانچ میں داخلہ لینا ہے، اس کا تعین ہوتا ہے۔ اس لیے دسویں کا نتیجہ طلبہ، اساتذہ، والدین اور اسکولوں کے نقطۂ نظر سے بہت اہم ہے۔ سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ بورڈ کے امتحان میں توقع کے مطابق اچھے نمبر نہ ملنے پر طلبہ کو ذہنی دباؤ اور اعلیٰ تعلیم میں داخلہ نہ ملنے جیسے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں بہتر کارکردگی نہ کرنے والے طلبہ سے براہِ راست گفتگو کرکے انھیں ضمنی امتحان کے لیے تیار کرنا، انھیں رہنمائی فراہم کرنا اور ترغیب دے کر ان کا حوصلہ بڑھانا ضروری ہو جاتا ہے۔

سالانہ تحریری امتحان میں ناکام طلبہ کے لیے ایس ایس سی بورڈ ہر سال طے شدہ شیڈول کے مطابق فوری ضمنی امتحان کا انعقاد کرتا ہے تاکہ وہ کامیاب ہوکر دیگر طلبہ کے ساتھ ساتھ اپنا آگے کا سفر جاری رکھ سکیں۔ اسی مقصد کے تحت یہ مواد تیار کیا گیا ہے تاکہ کم وقت میں طلبہ کم از کم پاسنگ نمبر کی تیاری کرسکیں۔

۱) فراہم کردہ مواد سے طلبہ ضمنی امتحان کا سامنا اعتماد کے ساتھ کرسکیں گے۔

۲) مذکورہ مواد دسویں جماعت کے طلبہ کو ضمنی امتحان میں صد فی صد کامیابی حاصل کرنے کے لیے فراہم کیا گیا ہے۔

۳) اس مواد کے ذریعے طلبہ کو اہم تصورات کو سمجھنے میں آسانی پیدا کرنا ہے۔

۴) یہ کتابچہ ان طلبہ کے لیے تیار کیا گیا ہے جو مارچ کے امتحان میں کامیاب ہونے کے لیے خاطر خواہ نمبرات حاصل نہیں کرسکے اور وہ جولائی یا اس کے بعد ہونے والے ضمنی امتحان میں شرکت کے خواہش مند ہیں۔

۵) اس کتابچے کو طلبہ کے اعتماد کو بڑھانے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ جو یقینی طور پر آنے والے امتحان کی تیاری میں اچھے نمبرات حاصل کرنے میں ان کا مددگار ثابت ہوگا۔

۶) طلبہ درسی کتاب کے ساتھ ساتھ امتحانی پیٹرن سے واقف ہیں، پھر بھی یہ کتابچہ مختلف حصوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

۷) طلبہ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس مواد کے ساتھ ضرورت کے مطابق درسی کتاب کا بھی سہارا لیں۔

۸) کتابچے میں تجویز کردہ ہدایات اور مشق کو حل کرنے کے بعد طلبہ متعین شدہ ہدف کو حاصل کرسکیں گے۔

۹) یہ کتابچہ اُردو ماہرین کی سرپرستی میں طلبہ کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔

☆☆☆

طلبہ کے لیے ہدایات

- مذکورہ مواد کا استعمال ضمنی امتحان کی تیاری کے لیے کیجیے۔
- دیے گئے رواں، شبکی، جدولی اور شجری خاکوں کی مشق کیجیے۔
- آخر میں دو سرگرمی نامے جوابات کے ساتھ دیے گئے ہیں اور ایک نمونہ سرگرمی نامہ دیا گیا ہے۔اس کی مشق کیجیے۔
- دیے گئے سوالات اور مثالوں کو حل کیجیے۔
- دیے گئے مواد کو سمجھنے میں اگر کوئی دشواری یا مسئلہ ہو تو استاد سے ضروری رہنمائی حاصل کیجیے۔
- یاد رہے! مذکورہ مواد آپ کی مشق کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ضمنی امتحان میں تمام سوالات اسی کتابچے سے ہوں۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

- اسکول میں مذکورہ مواد سے متعلق طلبہ کی رہنمائی کے لیے تعلیمی سیشن کی منصوبہ بندی کریں یا آن لائن سیشن میں طلبہ کی شرکت کو یقینی بنائیں۔
- مذکورہ مواد طلبہ کی مشق کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ضمنی امتحان میں تمام سوالات اسی کتابچے سے ہوں۔
- ضمنی مواد (Study Material) ماہر اساتذہ کے ذریعے تیار کیا گیا ہے جو اُردو زبان کی تدریس کرتے ہیں۔ ماہرین نے یہ کتابچہ پچھلے بورڈ کے سرگرمی ناموں کا تجزیہ کرتے ہوئے آسان طریقے سے تیار کیا ہے۔ یہ کتابچہ ہر جز کے اہم تصورات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ مذکورہ مطالعہ کا مواد یقینی طور پر طے شدہ ضمنی امتحان میں کامیابی حاصل کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔
- اساتذہ طالب علم کی ذہنی استعداد کے مطابق کم از کم ۴۰ نمبرات کی اچھی طرح سے تیاری کروائیں تاکہ وہ کم از کم پاسنگ نمبرات حاصل کرسکیں۔

فہرست

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبرات
۱۔	درسی نثری اقتباس، غیر درسی نثری اقتباس	7	18
۲۔	درسی منظوم اقتباس: نظمیں، غزلیات، قطعات، رباعی	22	16
۳۔	اضافی مطالعہ (سرگرمیاں)	35	06
۴۔	کل قواعد	38	16
۵۔	خطوط نویسی / خلاصہ نویسی / اشتہار نویسی / خبر نویسی / کہانی نویسی / مضمون نویسی	47	24
۶۔	نمونہ سرگرمی نامہ - I	53	**کل: 80**
۷۔	جوابات نمونہ سرگرمی نامہ - I	62	
۸۔	نمونہ سرگرمی نامہ - II	73	
۹۔	جوابات نمونہ سرگرمی نامہ - II	81	
۱۰۔	مشق کے لیے سرگرمی نامہ	91	
۱۱۔	نمبرات کی تقسیم کا خاکہ	99	

سوال نمبر ۱ : حصہ اوّل : نثر

کل نمبرات : 18

Q. 1	A	+ B	+ C	= T
M.	7	+ 7	+ 4	= **18**
	درسی اقتباس	درسی اقتباس	غیر درسی اقتباس	

سوال نمبر (۱) (الف) : $2 + 2 + 3 = 7$

اور

سوال نمبر (۱) (ب) : $2 + 2 + 3 = 7$

(1) خاکہ مکمل کیجیے۔ $(4 \times ½ = 2)$

(i) خاکہ قلم سے بنائیے۔

(ii) شکل کی ہیئت کو نظر انداز کیجیے۔

(iii) ہر صحیح جواب کو آدھا نمبر ہے۔

(2) موضوعی سرگرمی۔ $(1 \times 2 = 2)$

(i) اقتباس کی روشنی میں متن کی مناسبت سے کم از کم چار مکمل جملے ہوں۔

(ii) املا اور جملے کی درستگی نہ ہو تو نمبرات کم ملیں گے۔ اقتباس کے الفاظ اور جملے جوں کے توں تحریر نہ ہوں۔

(iii) فہم، مشاہدہ، تفہیم کا مؤثر اندازِ بیان اور پر کشش خیالات کو نمبرات ملیں گے۔

(3) ذاتی رائے / ردِّ عمل $(1 \times 3 = 3)$

(i) اقتباس کو سمجھ کر متن کی مناسبت سے مناسب الفاظ اور کم از کم چھے مثبت / منفی رائے ہو۔

(ii) پر کشش ذاتی خیالات، مؤثر اندازِ بیان ہو۔ مشاہدات و تجربات تحریر کیجیے۔ املا اور جملے صحیح نہیں ہوں گے تو نمبرات کم کیے جائیں گے۔

(iii) قوتِ فکر، اظہارِ خیال اور ما فی الضمیر کی ادائیگی عمدہ ہونی چاہیے۔

سرگرمی نمبر ۱

(۱) (الف) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[07]**

۱) حضرت سلمان فارسیؓ کی یہودی حاکم سے آزادی اور جنگی حکمت عملی کے تحت شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

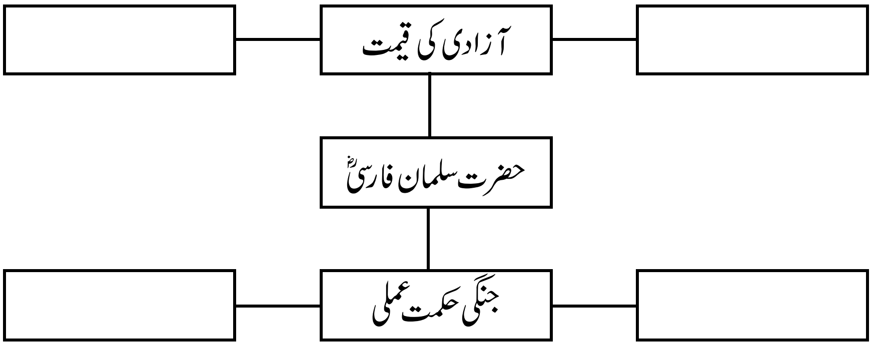

حضرت سلمانؓ جب تک یہودی کے غلام رہے، وہ اسلامی جنگوں میں شریک نہ ہو سکے۔ رسولِ اکرمؐ نے تین سو کھجور کے درختوں اور چالیس اوقیہ سونا معاوضہ دے کر حضرت سلمانؓ کو آزاد کرا لیا۔ اب وہ جنگوں میں اپنی صلاحیتوں کا آزادانہ استعمال کرنے لگے۔ مشرکینِ مکہ اور یہودیوں نے مل کر جب مدینے پر حملے کی تیاریاں شروع کیں، اس وقت مدینے کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے حضرت سلمان فارسیؓ نے شہر کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ دیا جسے آپؐ نے پسند فرمایا۔ خندق کھودی گئی جو اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ دشمنوں کے گھوڑے بھی اسے پار نہیں کر سکے اور انھیں پسپا ہونا پڑا۔ خندق کی کھدائی کی وجہ سے اس غزوے کو غزوۂ خندق کہا جاتا ہے۔ اس جنگ کے بعد حضرت سلمانؓ مختلف جنگوں میں شریک ہوتے رہے۔ طائف کی جنگ میں ان کی ایما پر مسلمانوں کی جانب سے منجنیق کا استعمال ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں بھی حضرت سلمان فارسیؓ نے بہت سے جنگی کارنامے انجام دیے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جب ایران پر لشکر کشی کی گئی تو اس وقت خود سلمان فارسیؓ اسلامی لشکر کی رہنمائی فرما رہے تھے۔ انھوں نے اوّلاً اپنے ہم وطن ایرانیوں کو مخاطب کیا اور انھیں سمجھایا، ”میں تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ عرب میری عزّت کرتے ہیں۔ اگر تم اسلام لے آئے تو تمھارے لیے ویسے ہی حقوق ہوں گے جیسے ہمارے لیے ہیں۔ تم پر وہی احکام واجب ہوں گے جو ہم پر ہیں۔“ لیکن ایرانیوں نے ان کی باتیں ماننے سے انکار کر دیا تو جنگ لڑی گئی اور دشمن کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

۲) ایران پر لشکر کشی میں حضرت سلمانؓ کے قائدانہ کردار کی وضاحت کیجیے۔ **(02)**

۳) حضرت سلمان فارسیؓ کی جنگی حکمت عملی پر اپنی رائے دیجیے۔ **(03)**

سرگرمی نمبر ۲

(ا) (الف) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [07]

ا) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

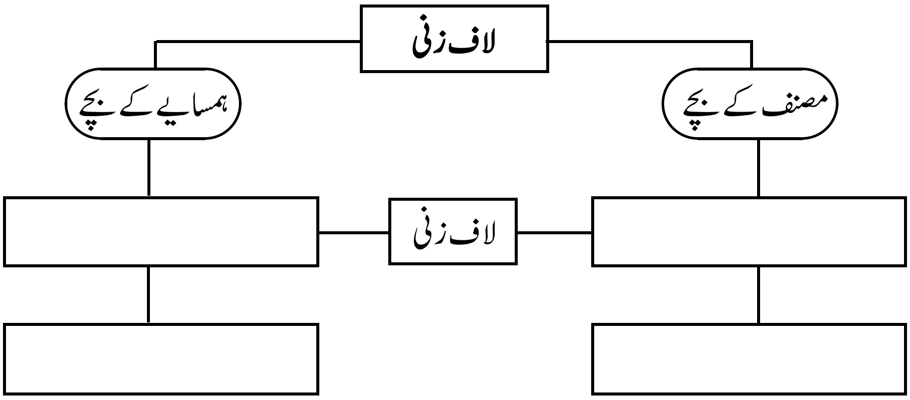

ہماری بیویوں کی دیکھا دیکھی ہمارے بچے بھی لاف زنی کی عادت کا شکار ہو گئے ہیں۔ اگر تمھارا بچہ کہتا ہے، "مجھے ہر روز دو روپے جیب خرچ کے لیے ملتے ہیں، تو میرا بچہ اس کا مذاق اُڑاتے ہوئے جواب دیتا ہے، "اونہہ، صرف دو روپے! ہمیں تو ہر روز پانچ روپے ملتے ہیں۔" اگر تمھارا بڑا لڑکا کہتا ہے، "میرے باپ نے ایک دفعہ مٹی کا تیل بلیک مارکیٹ میں فروخت کر کے سات ہزار روپے کمائے تھے،" تو میرا لڑکا اس سے بازی لے جانے کی نیت سے اُسے بتاتا ہے: "میرے ڈیڈی نے ایک مرتبہ اسکول کے فنڈ سے دس ہزار روپے اُڑا لیے تھے۔"

صورتِ حال اتنی نازک ہو گئی ہے کہ ڈر لگتا ہے کہ کسی دن ہم دونوں اپنے بچوں یا بیویوں کے بیانات کی بنا پر گرفتار نہ کر لیے جائیں اِس لیے آؤ، آج سے سمجھوتا کر لیں کہ آئندہ نہ ہم اور نہ ہماری بیویاں اور نہ بچے، ایک دوسرے پر رعب ڈالنے کی کوشش کریں گے بلکہ بڑی شرافت کے ساتھ تسلیم کر لیں گے کہ ہم دونوں معمولی حیثیت کے آدمی ہیں اور اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم رئیس ہیں تو ایک دوسرے کو نہیں صرف اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔

۲) مصنف اور ان کے ہمسایے کی گرفتاری سے ڈرنے کی وجہ بیان کیجیے۔ (02)

۳) اقتباس کے حوالے سے جن غلط رویوں کے خلاف لکھا گیا ہے، اس پر اپنی ذاتی رائے تحریر کیجیے۔ (03)

سرگرمی نمبر ۳

(ا) (الف) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [07]

۱) ذیل کا شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

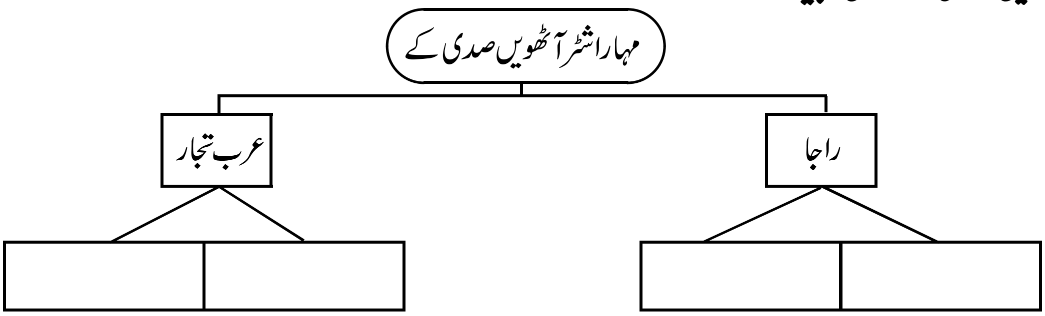

مہاراشٹر میں مسلمانوں کی بود و باش اور تہذیب و تمدن کے آثار آٹھویں صدی عیسوی سے پائے جاتے ہیں۔ عرب تاجر مسعودی اور یاقوت کی کتابوں میں چول اور تھانہ میں مسلم بستیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ وَلبھ رائے گووندسوم (۸۱۴-۷۹۳ء) اور اموگھ ورش (۸۱۴ء-۸۷۷ء) کے دورِحکومت میں تو مسلمانوں میں شرعی اُمور کی پاسداری کے لیے مسلمان ناظم مقرر کیا جاتا تھا جسے مقامی زبان میں 'ہُنرمن' کہتے تھے۔ یہ غیرمسلم بادشاہ مسلمان مجرموں کو شریعت کے مطابق سزا دیا کرتے تھے اور ہنرمن کے انصاف پر تکیہ کیا جاتا تھا۔

اتحاد و اتفاق کی بدولت یہاں کی ہندو مسلم ثقافت ایک دوسرے سے متاثر ہوتی رہی اور ایک دوسرے کو متاثر کرتی رہی، اس پر مستزاد یہاں کی روحانی تعلیم جس کے سوتے صوفی سنتوں کی خانقاہوں سے پھوٹے۔ انھوں نے ظاہری رنگ ڈھنگ کو اُجالنے کی بجائے باطن کو مجلّی کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ظاہری اعتبار سے تو آدمی کا مذہب الگ الگ ہوسکتا ہے، باطن میں البتہ اس کی روح ایک ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں خانقاہوں میں ہندوؤں کے گرو اور مٹھوں میں مسلمانوں کے مرشد آپس میں ہم رشتہ دِکھائی دینے لگے تھے۔ غرض کہ مہاراشٹر میں خسروانہ جاہ و جلال اور درویشانہ فقر و حال کے مابین یگانگت اور بھائی چارے کی نشوونما ہوتی رہی اور اس سازگار ماحول میں ہندو مسلمان ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے عقیدوں کا احترام کرنے لگے تھے۔ سماجی دوریاں ختم ہونے لگی تھیں اور ثقافتی رشتے مضبوط ہونے لگے تھے۔ ایسے حالات میں زبانوں کے اشتراک اور بلاتفریق استعمال نے ان کے ادب پر بھی اثر ڈالا۔ چنانچہ مراٹھی کے صوفی شاعر شیخ محمد کا یہ شعر زبانوں کی ثقافتی یکجہتی کی عمدہ مثال پیش کرتا ہے۔

دونوں انکھیاں کا ایکچی دیکھنا
دُئی بھاشی ورنیلا ایکچی جانا
दोनों अंखियाँ का एकची देखना
दुई भाषी वरनेला एकची जाना

یعنی جس طرح دونوں آنکھوں سے ہم ایک ہی چیز دیکھ سکتے ہیں، اسی طرح دو زبانوں میں ایک ہی مضمون بیان ہوسکتا ہے۔

۲) آٹھویں صدی کے ہندو راجاؤں کے دَورِحکومت کی چار خصوصیات اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ (02)

۳) ہندو مسلم اتحاد و اتفاق پر اقتباس کے حوالے سے اپنی رائے پیش کیجیے۔ (03)

سرگرمی نمبر ۴

(ا) (الف) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [07]

۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

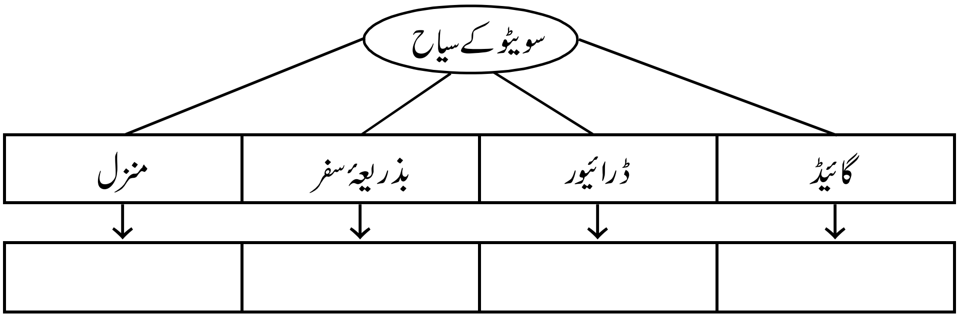

پروین وین کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ مکئی کے کھیت کے رنگوں سے سرور حاصل کر رہی تھی اور کینن کی آواز سے علم کے موتی چن رہی تھی۔ سویٹو کی سڑکوں پر صبح کی نرم دھوپ اپنے سنہرے پروں کو پھیلائے بیٹھی تھی۔ سڑک کے کنارے رنگ ہی رنگ تھے۔ چھوٹے چھوٹے اسٹالوں میں فنکاروں کے فن چمک رہے تھے۔ مجسّمے اور کرافٹ، مصوری اور رنگین پوشاک۔ فٹ پاتھ پر بھی چادروں پر طرح طرح کی اشیا برائے فروخت موجود تھیں۔ لوگ مول تول کر رہے تھے۔ پروین اس دکاندار عورت کی بے بسی کو دیکھ رہی تھی جسے اپنی بقا کے لیے قیمت کم کرنی ہی تھی۔ وین کا ڈرائیور یوپا تھا۔ اس نے وین سویٹو کے ایک مفلوک الحال علاقے میں روک دی تھی۔ سب سیاح باہر نکل کر کینن کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ گرد و غبار میں ڈوبی ہوئی کچی سڑکیں، تنگ گلیاں، بدرنگ چھوٹے چھوٹے گھر، کہیں کہیں گڑھوں میں جمع ہوا پانی۔ ننگے پاؤں بوسیدہ کپڑوں میں کھیلتے ہوئے بچے، گھر کے دروازوں پر بیٹھے چائے پیتے ہوئے گپ شپ میں مصروف لوگ جنھیں زندگی کی دوڑ سے کوئی مطلب نہ تھا۔ مکانوں کے سامنے تاروں کی زنگ آلود باڑھ اور ہر گھر پر ٹین کی چھت۔ یہ علاقہ جوہانس برگ سے بیس میل دور ہے۔ اسے سویٹو کہتے ہیں۔ اپارتھائڈ کے دوران کالوں کو اسی جگہ بھیج دیا گیا تھا۔ سویٹو کا ماحول اور کچے راستے اور گلیوں سے اُڑتی ہوئی گرد کے ذرّے کہہ رہے تھے کہ کس طرح وہ ملک درد کا گہوارہ بنا تھا۔ گلی کی دھول پروین کے قدموں سے لپٹ رہی تھی اور وہ سوچ رہی تھی کہ سیاحت صرف جمالیاتی ذوق کی تسکین نہیں... کھردری بدصورتی کی آگہی کا نام بھی ہے۔

۲) سویٹو علاقے کی مفلوک الحالی کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ (02)

۳) 'سیاحت صرف جمالیاتی ذوق کی تسکین نہیں... کھردری بدصورتی کی آگہی کا نام بھی ہے۔' اس بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ (03)

جوابات

سرگرمی نمبر ا

سوال نمبر (ا) (الف) :

(ا)

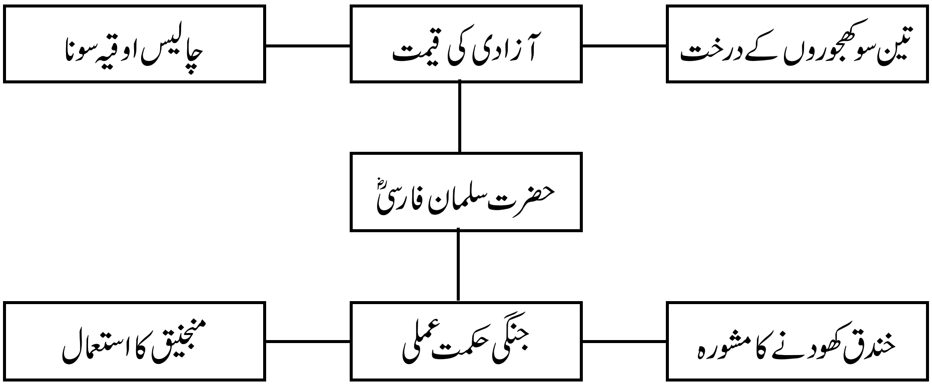

۲) ایران پر لشکر کشی میں حضرت سلمانؓ کے قائدانہ کردار کی وضاحت کیجیے۔ **(02)**

جواب: غزوۂ خندق اور جنگ طائف کے بعد خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیقؓ اور خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں حضرت سلمان فارسیؓ نے بہت سے جنگی کارنامے انجام دیے۔ان جنگوں میں آپؓ نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوالیا۔اس کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ ایران پر لشکر کشی کے رہنما تھے۔ہم وطن ایرانیوں کو مدبرانہ انداز میں سمجھایا۔اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر جب ایرانیوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو حضرت سلمان فارسیؓ نے جنگ کی اور ایرانیوں کو شکست فاش ہوئی۔

۳) حضرت سلمان فارسیؓ کی جنگی حکمت عملی پر اپنی رائے دیجیے۔ **(03)**

جواب: حضرت سلمان فارسیؓ جنگوں میں اپنی صلاحیتوں کا آزادانہ استعمال کرتے تھے۔ جب مشرکین مکہ اور یہودیوں نے مدینے پر حملے کی تیاریاں شروع کیں اس وقت مدینے کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے اور دشمن سے بچنے کے لیے انھوں نے خندق کھودنے کی حکمت عملی کا مشورہ دیا۔حضورؐ نے اسے قبولیت کا شرف بخشا۔وہ اس زمانے میں نئی اور موزوں حکمت عملی تھی۔اس غزوۂ خندق میں حضرت سلمانؓ کی حکمت عملی سے فتح حاصل ہوئی اور مکہ کے مشرکین اور یہودیوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔طائف کی جنگ میں دور سے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے منجنیق کا استعمال بھی آپ کی تدبیر تھی۔ جنگ سے پہلے گفتگو، پھر مقابلہ جیسی روایات زبردست حکمت عملی رہی ہیں۔ یہ تمام باتیں ان کی مدبرانہ و دوراندیش سوچ کی دلیل ہیں۔

سرگرمی نمبر ۲

سوال نمبر (ا) (الف) :

ا)

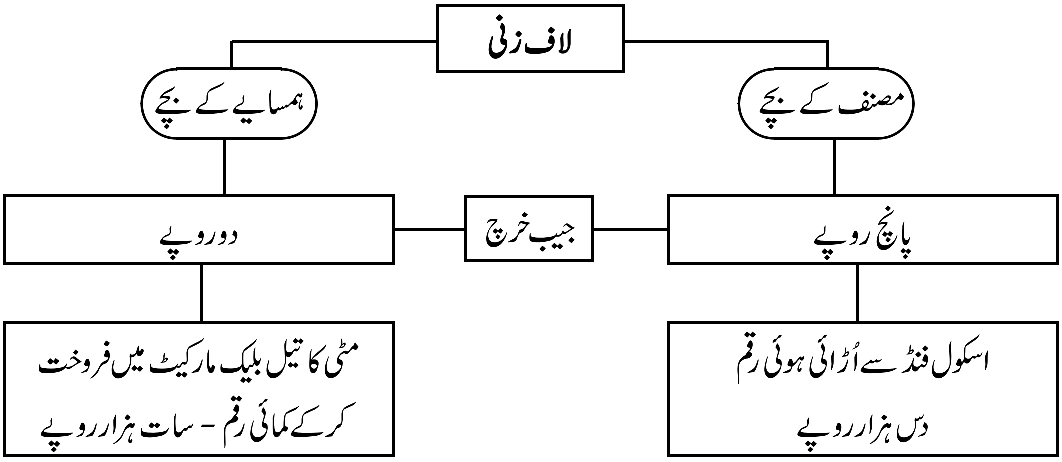

۲) مصنف اور ان کے ہمسایے کی گرفتاری سے ڈرنے کی وجہ بیان کیجیے۔ **(02)**

جواب: مصنف اور ہمسایہ، اور پھر ان کی بیویاں اور آگے چل کر ان کے بچے بھی لاف زنی سے ایک دوسرے پر رعب ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمسایے کا بچہ جیب خرچ دو روپے بتاتا ہے۔ ان کے والد مٹی کا تیل بلیک مارکیٹ میں فروخت کر کے سات ہزار روپے کمائے تھے۔ ہمسایے کے بچے کی ڈینگوں کی اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لیے مصنف کے لڑکے نے دو جوتے آگے بڑھ کر کہا کہ میرا جیب خرچ پانچ روپے ہے اور شیخی بگھارتے ہوئے مزید کہتا ہے کہ میرے ڈیڈی نے ایک مرتبہ اسکول فنڈ سے دس ہزار روپے اُڑا لیے تھے۔ ان بیانات سے مصنف اور ہمسایے کو خدشہ ہوا کہ کہیں اس طرح کی دروغ گوئی سے انھیں جیل کی ہوا نہ کھانا پڑے۔

۳) اقتباس کے حوالے سے جن غلط رویوں کے خلاف لکھا گیا ہے، اس پر اپنی ذاتی رائے تحریر کیجیے۔ **(03)**

جواب: مصنف اور ان کے ہمسایے کی لاف زنی کے اثرات ان کی بیویوں اور بچوں پر ایسے پڑے کہ وہ بھی ایک دوسرے کے خلاف محاذ کھول کر بلیک مارکیٹ اور رقم غبن کرنے کی غلط بات کھلے عام کہتے ہیں۔ پیشے سے مصنف معلم ہے جس کا کردار صاف ستھرا اور معمارِ قوم ہونا چاہیے۔ ہمسایہ تاجر ہے۔ بچوں کی ڈینگ بازی سے ان کا کردار مسخ ہو جاتا ہے۔ دریا کو کوزے میں بند کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنی بات اور اپنی مونچھ اونچی رکھنے والے مصنف اور ہمسایے کو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے بجائے سمجھوتا کے لیے ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ ایسا ہوا تو ان کی عزت کی ساکھ سلامت رہے گی۔ نیز پریشانیوں سے نجات بھی حاصل ہوگی۔

سرگرمی نمبر ۳

سوال نمبر (۱) (الف) :

۱)

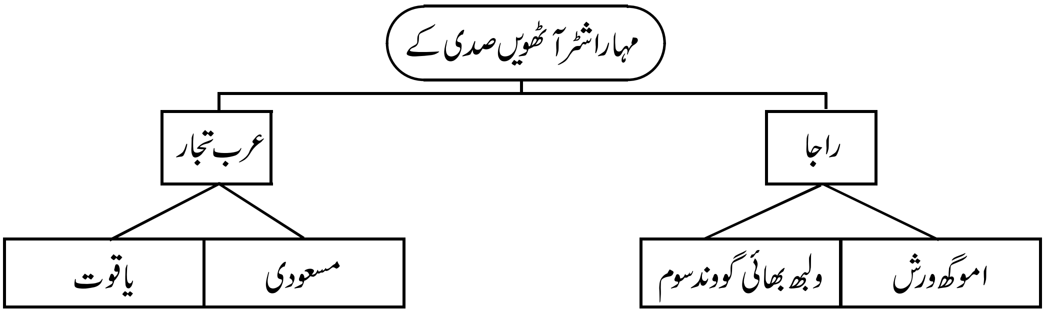

۲) آٹھویں صدی کے ہندو راجاؤں کے دَورِ حکومت کی چار خصوصیات اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ **(02)**

جواب: ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط نے اپنے مضمون 'اُردو مراٹھی کے ثقافتی رشتے' میں زبان، ادب اور ثقافت کے موضوع پر اپنے قلم کا جادو جگایا ہے۔ مضمون نگار اس تحقیقی مضمون میں آٹھویں صدی کے ہندو راجاؤں کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ ولبھ رائے گووند سوم (۸۱۴ء-۷۹۳ء) اور اموگھ ورش (۸۷۷-۸۱۴ء) نے مسلمانوں میں شرعی اُمور کی پاسداری کے لیے مسلمان ناظم (ہنرمن) مقرر کیا جو مسلم مجرموں کو شریعت کے مطابق سزا تجویز کرتے تھے۔ نیز ان کے انصاف پر تکیہ کیا جاتا تھا۔ ہندو مسلم اتحاد کی بدولت ہندو مسلم ثقافت ایک دوسرے کو متاثر کرتی رہی۔ لوگ شیر و شکر ہو کر رہتے تھے۔ زبانوں کے تبادلے سے ادب پر اچھے اثرات پڑے جس کے دوررس نتائج نکلے۔

۳) ہندو مسلم اتحاد و اتفاق پر اقتباس کے حوالے سے اپنی رائے پیش کیجیے۔ **(03)**

جواب: تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ ہندوستان میں ہندو مسلم شیر و شکر ہو کر رہتے تھے۔ ہمارے آباء و اجداد نے اتحاد و اتفاق کی بہترین مثال قائم کی۔ انھیں احساس تھا کہ ظاہری طور سے مذہب الگ الگ ہو سکتا ہے، باطن میں البتہ اس کی روح ایک ہی ہے۔ ان کا باطن منور تھا۔ ہمارا ملک کثرت میں وحدت کی خوب صورت مثال ہے۔ 'رنگا رنگی میں یک رنگی ہے۔' شہنشاہ اکبر نے ہندوستان کی مانگ میں سیندور بھرا و ہیں ہمایوں نے راکھی باندھ کر، انسانیت کی ڈور کو مستحکم کیا۔ کچھ غیر مسلم حکمرانوں نے سیکولرازم کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ سرسیّد نے ہندو مسلم قوم کو دلہن کی خوب صورت آنکھوں سے تعبیر کیا ہے۔ اس دلہن کو بھینگی نہ کرنے کی تلقین کی ہے۔ ہندوستان کے اکابر اور مشاہیر نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے صدر دروازے پر کندہ الفاظ بھی انسانیت کا درس دیتے ہیں کہ: ''تمام انسان ایک دوسرے کے بازو ہیں۔'' (فارسی کا ترجمہ) ہندوستان کی تاریخ کا تانا بانا قومی یکجہتی کے گرد بُنا گیا ہے جو رنگا رنگی میں یک رنگی، کثرت و وحدت یا شیر و شکر رہنے کی روایت کا احاطہ کرتی ہے۔

سرگرمی نمبر ۴

سوال نمبر (ا) (الف) :

ا)

سویٹو کے سیاح

گائیڈ	ڈرائیور	بذریعۂ سفر	منزل
کینن	یوپا	وین	سویٹو

۲) سویٹو علاقے کی مفلوک الحالی کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ **(02)**

جواب: جوہانس برگ سے تقریباً ۳۰ رکلومیٹر دور سویٹو (Sweto South Western Township) افریقہ کے کالے غریبوں کی نئی بستی تھی۔ اس علاقے کی سڑکیں کچی اور گرد و غبار سے اَٹی ہوئی تھیں۔ یہاں کے گھر چھوٹے چھوٹے اور بدرنگ تھے۔ گھروں پر ٹین کی چھت تھی۔ کہیں کہیں گڑھے تھے جن میں پانی بھرا ہوا تھا۔ کچھ بچے برہنہ پا کھیلنے میں مصروف تھے جن کے لباس بوسیدہ اور تار تار تھے۔ وہ دنیا و مافیہا سے بیگانہ تھے۔ غریب و بے بس دکان دار جن کو اپنی بقا کے لیے کم قیمت میں اشیا کو فروخت کرنا تھا۔

۳) 'سیاحت صرف جمالیاتی ذوق کی تسکین نہیں ...کھردری بدصورتی کی آگہی کا نام بھی ہے۔' اس بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ **(03)**

جواب: کسی علاقے کی مکمل سیاحت کرنا چاہیے۔ خوب صورت دلکش مناظر سے لطف اندوز ہوں۔ چوڑی پکی سڑکوں کے ساتھ دشوار گزار، تنگ راستوں کا نظارہ کیجیے۔ خوب صورت عمارتیں بلا شبہ دیکھیں، اس کے ساتھ کچے مکانات، ٹوٹے پھوٹے جھونپڑے، تاریخی عمارتیں، کھنڈرات کو نظر انداز نہ کریں۔ اس طرح ہمیں اس مقام کے سماجی تفاوت کا احساس بھی ہوتا ہے۔ تاریخی عمارتوں اور کھنڈرات کو دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کا انتظامیہ کتنا لا پروا ہے۔ اس لیے پروین کا یہ خیال سو فی صد درست ہے کہ سیاحت صرف جمالیاتی ذوق کی تسکین نہیں بلکہ کھردری بدصورتی کی آگہی کا نام بھی ہے۔

سوال نمبر (ا) (ج) : 2 + 2 = 4

(1) خاکہ مکمل کیجیے۔ $(4 \times ½ = 2)$

(i) خاکہ قلم سے بنائیے۔

(ii) شکل کی ہیئت کونظرانداز کیجیے۔

(iii) ہر صحیح جواب کو آدھا نمبر ہے۔

(2) ذاتی رائے/ردِّ عمل $(1 \times 2 = 2)$

(i) مناسب الفاظ اور کم از کم چار مثبت/منفی رائے ہو۔

(ii) املا اور جملے کی درستگی نہ ہوتو نمبرات کم ملیں گے۔ اقتباس کے الفاظ اور جملے جوں کے توں تحریر نہ ہوں۔

(iii) پرکشش ذاتی خیالات، مؤثر اندازِ بیان ہو۔ مشاہدات و تجربات تحریر کیجیے۔ املا اور جملے صحیح نہیں ہوں گے تو نمبرات کم کیے جائیں گے۔

(iv) قوتِ فکر، اظہارِ خیال اور مافی الضمیر کی ادائیگی عمدہ ہونی چاہیے۔

سرگرمی نمبر ا

(ا) (ج) : درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

ا) ذیل کا شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

دورِ حاضر میں موبائل کی اہمیت سے ہر انسان واقف ہے۔ اس کی روزافزوں ترقی نے انسان کو اپنی جانب مائل کردیا ہے۔ انسانی زندگی کے لیے موبائل ڈھیر سارے فوائد کا حامل ہے بلکہ یہ انسانی زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ بن چکا ہے۔ مگر اتنی اہم اور فائدہ مند چیز ہونے کے باوجود موبائل ضرورت سے زیادہ تفریح کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اس کے ذریعے معاشرے میں بے حساب بگاڑ بھی پیدا ہو رہا ہے۔

موبائل کے بے تحاشہ استعمال وقت کی بربادی کا سبب بن رہا ہے۔ آج ہماری نئی نسل میں وقت کی قدر نہیں، اس کے صحیح استعمال کے طریقے نہیں معلوم، فضول کاموں میں اسے صرف کرتے ہیں۔ ہمارے نوجوان تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے اور عبادت گاہوں میں عبادت کرنے کی بجائے موبائل کے ذریعے فضول میسج لکھنے میں مصروف نظر آتے ہیں جو قابلِ افسوس اور اُمتِ مسلمہ کے لیے فکر کی بات ہے۔ افسوس تو اس وقت ہوتا ہے جب وہ مسجدوں میں بھی نماز سے قبل اور اس کے بعد موبائل میں مگن رہتے ہیں۔

ٹی وی اور انٹرنیٹ کے بعد فحش اشیا کو بڑھاوا دینے میں جس چیز کا سب سے بڑا ہاتھ ہے، وہ موبائل ہے۔ مختلف تحقیقات اور سروے کے ذریعے یہ بات سامنے آئی ہے کہ موبائل کا ضرورت سے زیادہ استعمال انسانی صحت کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اس لیے ہمیں آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم انفرادی طور پر اس کے استعمال اور استعمال کے طریقے پر غور کریں۔ ہمیں اس کے استعمال میں بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

۲) موبائل دورِ حاضر کی اہم ضرورت ہے، اس پر اظہارِ خیال کیجیے۔ **(02)**

سرگرمی نمبر ۲

(ا) (ج) : درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[04]**

۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

منازل السائرہ کی اشاعت پر توصیفی خطوط بھیجنے والے قلمکاروں کے نام			

راشد الخیری کی ادبی زندگی کا آغاز ان کے ناول 'حیاتِ صالحات' سے ہوتا ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد صالحات کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: ''اپنی کتابوں کے علاوہ قصص میں یہ پہلی کتاب ہے جو میں نے شروع سے آخر تک پڑھی ہے۔ اگر مجھ کو یقین کامل نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ صالحات میری لکھی ہوئی ہے اور یہ مسودہ چوری ہو گیا۔'' راشد الخیری کے استاد مولانا الطاف حسین حالی نے بھی صالحات کی تصنیف پر حوصلہ افزائی کی تھی۔ راشد الخیری نے دوسری کتاب 'منازل السائرہ' لکھی جو ایک شاہکار تصنیف ہے۔ اس ناول کے سبب مولانا کو اُردو میں چارلس ڈکنز کے نام سے یاد کیا گیا۔ مولانا حسرت موہانی، مولوی بہادر علی، سیّد کرامت حسین اور شیخ عبدالقادر (ایڈیٹر مخزن) نے تعریفی خطوط بھیجے۔ ڈپٹی نذیر احمد اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا: ''مجھے اُمید ہے میرا بھتیجا میرا نام میرے بعد قائم رکھے گا۔''

۲) درج ذیل جملے کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ **(02)**

''اپنی کتابوں کے علاوہ قصص میں یہ پہلی کتاب ہے جو میں نے شروع سے آخر تک پڑھی ہے۔ اگر مجھ کو یقین کامل نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ صالحات میری لکھی ہوئی ہے اور مسودہ چوری ہو گیا۔''

سرگرمی نمبر ۳

(ا) (ج) : درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

ا) ذیل کا شجری خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

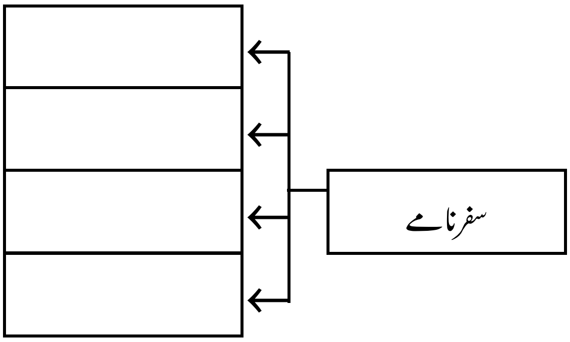

سفر نامہ ایک ایسی نثری تصنیف ہے جس میں مصنف کسی ملک یا مقام کے چشم دید حالات اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتا ہے۔ وہ صرف کسی ملک یا مقام کے جغرافیائی حالات کے بیان پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس ملک کے باشندوں کے طرزِ معاشرت، رسم و رواج وغیرہ پر بھی اپنے تاثرات قلم بند کرتا ہے۔ سفر کو وسیلۂ ظفر کہنا اظہر من الشّمس ہے۔ سیاح کو مالی منفعت اور دنیاوی ترقی کے مواقع میسر ہوتے ہیں۔ سفر کے دیگر بے شمار فائدے بھی ہیں۔ مختلف قوموں کی رنگا رنگی تہذیبوں سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد خود کو عالمی تہذیب کا ایک حصہ سمجھنے لگتے ہیں۔ اُردو کا پہلا سفر نامہ تاریخ یوسفی انگلستانی سفر کی آپ بیتی ہے۔ جو عجائب فرنگ سے مشہور ہے۔ اس کے قلم کار یوسف خان کمبل پوش ہیں۔ سفر نامہ مصر، روم و شام (علامہ شبلی نعمانی)، سفر نامۂ پنجاب (سر سیّد احمد خاں)، چلتے ہو تو چین کو چلیے (ابن انشاء)، کوہ دماوند (قرۃ العین حیدر)، اُردو کے مشہور سفر نامے ہیں۔ سیّد سلیمان ندوی، سر راس مسعود، سجاد حیدر یلدرم، سر عبد القادر، عبد الماجد دریابادی، سیّد احتشام حسین، مجتبیٰ حسین نے بھی سفر نامے پر اپنے قلم کا جادو چلاتے ہوئے سفر نامے کے ہم سفر ہوئے ہیں۔

۲) اُردو کے سفر نامے پر اپنی رائے دیجیے۔ (02)

سرگرمی نمبر ۴

(ا) (ج) : درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

۱) اقتباس میں آئے ہوئے غیر ملکی شہروں کے نام سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

غیر ملکی شہر

غیر ملکی شہروں کے مشابہ عروس البلاد شہر ممبئ! ۱۷؍ مارچ کو علی الصباح ہم ممبئ پہنچے۔ ناواقفوں کے لیے ممبئ کا مرحلہ بھی کچھ کم کٹھن نہیں۔ ان پڑھ دیہاتیوں کا ذکر نہیں، اچھے اچھے پڑھے لکھے شہری کا اگر ان کا کوئی دوست یا شناسا موجود نہیں تو پہلی دفعہ ممبئ پہنچ کر چکرا جاتے ہیں۔ ہندوستان کا شاید سب سے بڑا یا جوجی شہر ہے۔ لندن، پیرس، نیویارک اور شکاگو کی زیارت سے جو لوگ مشرف نہیں ہوئے ہیں، وہ ان کا ایک ہلکا سا نمونہ عروس البلاد ممبئ میں دیکھ سکتے ہیں۔ ویسی ہی ہر طرف آسمان سے باتیں کرنے والی اونچی اونچی عمارتیں، وہی روپے کی گرم بازاری، وہی دکان داری میں انہماک، ذہنی عیش کی فراوانی، وہی نفس پرستی، وہی برق و دخان کی پرستاری، وہی ملوں، انجنوں اور کارخانوں کا زور، وہی ریل، ٹریم اور موٹر کاروں کا شور، وہی صبح سے لے کر رات تک اور شام سے لے کر صبح تک چیختے اور چلاتے ہوئے شور مچاتے اور دھواں اُڑاتے ہوئے، ڈھکیلتے اور کچلتے ہوئے یاجوج کی بے چینی اور بے قراری، بھاگ دوڑ، شور و غل، چیخ و پکار، شور و اضطراب! دن کو چین، نہ رات کو سکون۔ اور اسی کا نام اس دورِ یاجوجی میں ترقی و تہذیب ہے۔ حیرت صرف اس پر ہے کہ اس غلبۂ یاجوجیت کے باوجود اب تک یہاں کی مسجدیں کیوں کر اس قدر آباد و پُر رونق ہیں اور اتنے نمازی اور دیندار مسلمان کیسے نظر آتے ہیں!

۲) مصنف نے ممبئ شہر کا جو نقشہ کھینچا ہے، اس بارے میں آپ کی ذاتی رائے پیش کیجیے۔ (02)

جوابات

سرگرمی نمبر ۱

سوال نمبر (۱) (ج):

۱)

وقت کی بربادی		فحش اشیا کو فروغ دینا
	موبائل کے نقصانات	
انسانی صحت کے لیے نقصان دہ		معاشرے میں بگاڑ

۲) **موبائل دورِ حاضر کی اہم ضرورت ہے، اس پر اظہارِ خیال کیجیے۔** (02)

جواب: آج موبائل انسان کے لیے سب سے بڑی ضرورت بن گیا ہے۔ اس کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ اس کے بغیر انسان زندگی میں ادھورا پن محسوس کرتا ہے۔ جیسے جیسے انسان ترقی کر رہا ہے، ویسے ہی موبائل اَن گنت فوائد کا حامل بنتا جا رہا ہے۔ روٹی، کپڑا، مکان، پانی سے زیادہ انسان موبائل کو اپنی زندگی میں فوقیت دیتا ہے۔ آج انسان موبائل کا غلام بن چکا ہے جو خطرناک ہے۔ انسان کی بنائی ہوئی اشیا محکوم ہو تو اس کا فائدہ ہوتا ہے اور اگر وہ حاکم بن جائے تو انسانی زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

سرگرمی نمبر ۲

سوال نمبر (۱) (ج):

۱)

منازل السائرہ کی اشاعت پر توصیفی خطوط بھیجنے والے قلمکاروں کے نام			
مولانا حسرت موہانی	مولوی بہادر علی	سیّد کرامت حسین	شیخ عبدالقادر

۲) **درج ذیل جملے کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔** (02)

''اپنی کتابوں کے علاوہ قصص میں یہ پہلی کتاب ہے جو میں نے شروع سے آخر تک پڑھی ہے۔ اگر مجھ کو یقین کامل نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ صالحات میری لکھی ہوئی ہے اور مسودہ چوری ہو گیا۔''

جواب: یہ جملہ اپنے آپ میں راشد الخیری کی زبردست ستائش ہے۔ اس زمانے میں ڈپٹی نذیر احمد کی بامحاورہ زبان کا بڑا شہرہ تھا۔ ان کے ناول 'فسانۂ مبتلا'، 'توبۃ النصوح' وغیرہ مقبولِ عام تھے۔ انھوں نے خود قرآنی قصص پر ایک کتاب لکھی تھی۔ اس لیے جب انھوں نے 'حیاتِ صالحات' پڑھی تو بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار مذکورہ جملے میں کیا ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد جیسے مشہور و معروف صاحبِ طرز ادیب کا یہ کہنا کہ میں 'صالحات' کو اپنی تصنیف بتاتا، اس بات کا ثبوت ہے کہ راشد الخیری کا اندازِ تحریر بے حد وقیع، جامع اور دلچسپ تھا۔ یہاں ایک پہلو اور بھی ہے۔ اس زمانے میں بزرگ اپنے چھوٹوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ چونکہ 'حیاتِ صالحات' راشد الخیری کی پہلی تصنیف تھی۔

سرگرمی نمبر ۳

سوال نمبر (ا) (ج):

ا)

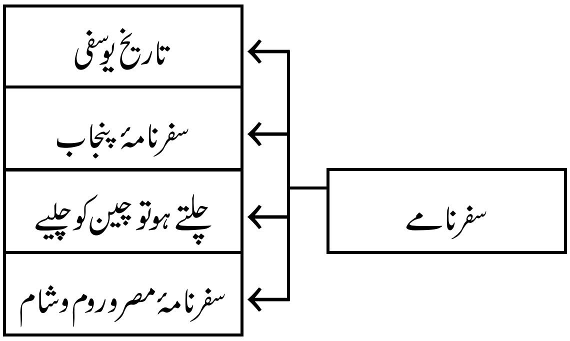

۲) **اُردو کے سفرنامے پر اپنی رائے دیجیے۔** **(02)**

جواب: اُردوسفرنامے اپنی مثال آپ ہیں۔اُردو کا پہلا سفر نامہ انگلستانی سفر پر مبنی ہے۔تاریخ یوسفی جو عجائب فرہنگ سے بھی جانی جاتی ہے۔سفرنامے مسافر، یوسف خان کمبل پوش ہیں۔سفرنامہ مصر، روم وشام (علامہ شبلی نعمانی)،سفرنامہ پنجاب (سرسیّد احمد خان)، چلتے ہوتو چین کو چلیے (ابن انشا)،کوہ دماوند (قرۃ العین حیدر) اُردو کے مشہور سفرنامے ہیں۔

سرگرمی نمبر ۴

سوال نمبر (ا) (ج):

ا)

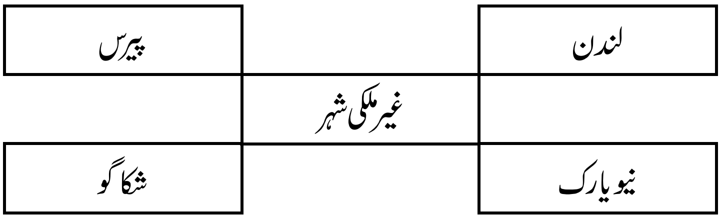

۲) **مصنف نے ممبئی شہر کا جو نقشہ کھینچا ہے، اس بارے میں آپ کی ذاتی رائے پیش کیجیے۔** **(02)**

جواب: فلک بوس عمارتیں، روپیوں کی ریل پیل، دکان داری میں ڈوبے لوگ، سواریوں کے سبب ٹریفک کے مسائل، سڑکوں پر لوگوں کا ہجوم یا سیلاب ایسا کہ کھوے سے کھوے چل جائے۔نفسانفسی اور گہماگہمی کے درمیان حیران کر دینے والی بات نمازیوں سے تمام مساجد کا آباد ہونا ہے۔

سوال نمبر ۲ : حصہ دوم : نظم/غزل/رباعی/قطعہ   کل نمبرات: 16

Q. 2	A	+ B	+ C	= T
M.	6	+ 6	+ 4	= **16**
	نظم	غزل	رباعی/ قطعہ	

سوال نمبر (۲) (الف) :   2 + 2 + 2 = 6

(1) خاکہ مکمل کیجیے۔ (4 × ½ = 2)

(i) خاکہ قلم سے بنائیے۔

(ii) شکل کی ہیئت کو نظر انداز کیجیے۔

(iii) ہر صحیح جواب کو آدھا نمبر ہے۔

(2) ذاتی رائے (1 × 2 = 2)

(i) اشعار کی روشنی میں کم از کم چار مکمل جملے لکھیے ۔

(ii) املا اور جملے کی درستگی نہ ہو تو نمبرات کم ملیں گے۔

(iii) یاد رہے کہ شعر اور مصرعوں کو صرف نثر نہ بناتے ہوئے ان کی اپنے الفاظ میں وضاحت لکھیے ۔

(3) ردّعمل (1 × 2 = 2)

(i) مکمل تشریح کرتے وقت شاعر کے اشارے و کنایے میں بیان کیے گئے احساسات کو واضح کیجیے۔

(ii) پُر کشش ذاتی خیالات، مؤثر اندازِ بیان ہو۔ مشاہدات و تجربات تحریر کیجیے۔ املا اور جملے صحیح نہیں ہوں گے تو نمبرات کم کیے جائیں گے۔

سوال نمبر (۲) (الف) : نظم

سرگرمی نمبر ۱

(۲) (الف) : درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[06]**

۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

رہ گزر کوئی ہو ، منزل کا تقاضا تو ہے　　دل نے جس وقت ، جہاں دل سے پکارا ، تو ہے
چشمِ بینا کو بصیرت ، دلِ محزوں کو یقیں　　ڈوبتی آس کو تنکے کا سہارا تو ہے
اپنے محور پہ ہیں گردش میں اگر شمس و قمر　　جس کے قبضے میں ہے انجامِ زمانہ ، تو ہے
چاند سورج ترے اوصاف بیاں کرتے ہیں　　ہم فقط نور کا پرتو ہیں ، سراپا تو ہے
رات اور دن ہیں پروئے ہوئے موتی کی طرح　　ظلمتِ شب میں نئے دن کا وسیلہ تو ہے
صبحِ صادق کی سپیدی تری عظمت کا نشاں　　سجدہ کرتا ہے جسے شب کا اندھیرا ، تو ہے
تجھ سے بڑھ کر کوئی شفقت نہیں کرنے والا　　تیرا ہمسر ہے نہ ثانی کوئی ، یکتا تو ہے
تو جسے چاہے اُسے تخت دے ، تاراج کرے　　ملک تیرا ہے ، حکومت تری ، آقا تو ہے
سیکڑوں بار ہوا یوں ، مجھے ٹھوکر بھی لگی　　میں جو گرنے سے ہوں محفوظ ، سہارا تو ہے
جب مدد کے لیے موجود کہیں کوئی نہ تھا　　دِل نے اُمید جگائی ، مرے مولا ، تو ہے

خود کو دیکھوں تو دِکھائی نہیں دیتا کچھ بھی
تجھ کو سوچوں تو ہر اِک شے میں سمایا تو ہے

۲) اللہ تعالیٰ کی صفات کو اقتباس کے حوالے سے قلمبند کیجیے۔ **(02)**

۳) 'قل ھواللہ احد' اس آیت کی روشنی میں شعر کے اسلوبی حسن کو بیان کیجیے۔ **(02)**

سرگرمی نمبر ۲

(۲) (الف) : درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

(i) اس خاک کو پہچان لیا	←
(ii) سجدے میں سر جھکا دیا ہے	←
(iii) اس دشت کو صدف سمجھا	←
(iv) اسبابِ سفر کھول دیا	←

پوچھا ، یہ زمیں کیسی ہے ، کیا نام ہے اس کا — لگتا ہے کچھ ایسا ، یہ ازل سے ہے شناسا
افلاک سے ، تاروں سے گزر آئے سبک پا — یہ ذرّے ہیں کیسے کہ قدم اُٹھ نہیں سکتا
آواز اک آئی ، یہ زمیں کرب و بلا ہے
انسان کی معراج یہی خاکِ شفا ہے

یہ سنتے ہی شبّیر کا رُخ ہوگیا تاباں — فرمایا کہ لو ، مل ہی گئی منزلِ جاناں
باندھا تھا اسی خاک سے ، خوں نے مرے پیماں — ہمراہیوں سے بولے ، یہیں کھول دو ساماں
یہ نہر ، یہ صحرا ، یہ ترائی ہے ہماری
گر فضلِ خدا ہو تو خدائی ہے ہماری

اس خاک کو پہچان لیا دیدہ وروں نے — نیوڑھا دیے سر سجدے میں آشفتہ سروں نے
سمجھا صدف اس دشت کو روشن گہروں نے — اسبابِ سفر کھول دیا ہم سفروں نے
دریا نے قدم چوم لیے تشنہ لبی کے
برپا ہوئے خیمے حرمِ پاکِ نبیؐ کے

۲) معرکۂ کرب و بلا کے آغاز پر شبیرؓ کے فرمان کو بحوالۂ متن اپنے الفاظ میں لکھیے۔ (02)

۳) مرثیے کے پہلے بند کا اسلوبی حسن واضح کیجیے۔ (02)

سرگرمی نمبر ۳

(۲) (الف) : درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

…………		…………
	پاسبانوں کی خصوصیات	
…………		…………

ترا نام لے کر سحر جاگتی ہے　　ترے گیت گاتی ہے تاروں کی محفل
تری خاکِ پا ہند کا رازِ عظمت　　تری زندگی ، میرے خوابوں کی منزل
کہانی تری سن کے تھرا اُٹھی میں　　دھڑکنے لگا زور سے پھر مرا دل

وہ پیہم سفر ، وہ حوادث کے طوفاں　　وہ پیروں میں چھالے ، وہ ہنستی نگاہیں
کبھی دل کو غربت میں بہلائے رکھنا　　کبھی دیس کی یاد میں سرد آہیں
رہی سالہا سال تو جادہ پیما　　یہ دھن تھی کہ طے ہوں ریاضت کی راہیں

مگر آزمائش تھی کچھ اور باقی　　ابھی سامنے اور بھی امتحاں تھے
اسیری پھر اک راکشس کی اسیری　　بہت دور تجھ سے ترے پاسباں تھے
تری پاک فطرت مگر اک سپر تھی　　ترے سامنے راکشس ناتواں تھے

اُٹھے پھر ترا نام لے کر جواں کچھ　　جری ، حوصلہ مند ، سچے جیالے
ہلا ڈالے ایوان اک سلطنت کے　　ترے پاسباں تھے بڑی آن والے
تری واپسی کررہی تھی یہ اعلان　　کہ مٹتے نہیں ظلمتوں سے اُجالے

سہے جو ستم ، بن گئے سب فسانہ　　تلافی کا اب آرہا تھا زمانہ
ہوئی ، آہ ، لیکن یہ کیسی تلافی　　دوبارہ ملا جنگلوں میں ٹھکانا
صلیب ایک باقی تھی جو مامتا کی　　اسے بھی تو لازم تھا تنہا اُٹھانا

عجب ہیں یہ اسرارِ وصل و جدائی　　کہ منزل کو پاکر بھی منزل نہ پائی
یہ کیسا ستم تھا کہ عفت کی دیوی　　ثبوت اپنی عفت کا دینے کو آئی
وہ شعلے کی مانند شعلوں سے گزری　　وہ بجلی سی بن کر زمیں میں سمائی

۲) چوتھے بند کی روشنی میں راکشش کے خلاف لڑنے والوں کی خصوصیات تحریر کیجیے۔ (02)

۳) درج ذیل شعر کے معنی و مفہوم کو واضح کیجیے۔ (02)

تیری واپسی کر رہی تھی یہ اعلان
کہ مٹتے نہیں ظلمتوں سے اُجالے

جوابات

سرگرمی نمبر ۱

سوال نمبر (۲) (الف):

۱)

عظیم		یکتا
	اللہ تعالیٰ کی صفات	
سہارا		مشفق

۲) اللہ تعالیٰ کی صفات کو اقتباس کے حوالے سے قلمبند کیجیے۔ (02)

جواب: شاعر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ صبح صادق کی سپیدی اللہ کی عظمت کا نشان ہے۔ اس عظمت کو رات کی تاریکی سربسجود کرتی محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ اس کی نہ کوئی برابری کر سکتا ہے نہ ہی اس کی کوئی مثال ہے۔ وہ واحد ہے۔ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ جسے چاہے تخت سے سرفراز کر دیتا ہے۔ وہ سچے دلوں کی پکار سننے والا ہے۔ وہ سو پردوں میں پوشیدہ مگر ہمارے دل سے قریب تر ہے۔ اسے دیکھنے والی بینائی چاہیے۔

۳) 'قل ھواللہ احد' اس آیت کی روشنی میں شعر کے اسلوبی حسن کو بیان کیجیے۔ (02)

جواب: ''اے نبیؐ! آپ کہہ دیجیے ان لوگوں سے جو بتوں کو اپنا خدا سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ واحد و یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ قرآن مجید کے تیسویں پارے کی آیت کریمہ ''قل ھواللہ احد'' سے شاعر رشید افروز نے استفادہ کر کے شعر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی ہے۔ ماں اولاد سے جتنی محبت کرتی ہے اس سے ستّر گنا زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ سب سے زیادہ مشفق و مہربان ہے۔ اللہ کی برابری کرنے والا کوئی ہے نہ اس کا کوئی نعم البدل ہے۔ وہ واحد ہے۔

سرگرمی نمبر ۲

سوال نمبر (۲) (الف) :

۱)

(i) اس خاک کو پہچان لیا	دیدہ وروں نے
(ii) سجدے میں سر جھکا دیا ہے	آشفتہ سروں نے
(iii) اس دشت کو صدف سمجھا	روشن گہروں نے
(iv) اسباب ِسفر کھول دیا	ہم سفروں نے

۲) معرکۂ کرب و بلا کے آغاز پر شبیرؓ کے فرمان کو بحوالۂ متن اپنے الفاظ میں لکھیے۔ **(02)**

جواب: آج سے ۱۳۸۲ سال قبل سنہ ۶۱ ھ یکم محرم الحرام کو ملک عراق کے شہر کوفہ میں نانا حضورؐ کے تربیت یافتہ، حضرت فاطمؓ کے لختِ جگر اور شیرِ خدا حضرت علی مرتضیٰؓ کے نورِ نظر حضرت امام حسینؓ نے ۷۲/ رشتہ داروں اور جاں نثاروں کے ساتھ کربلا (دریائے فرات) پہنچے۔ کربلا کی زمین پر پہنچتے ہی امام حسینؓ نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ یہ خاکِ شفا ہے۔ انسان کی معراج ہے۔ اپنے سامان یہیں کھول دو اور جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ یہاں کی ہر چیز نہر، صحرا، ترائی سب ہماری ہے۔ یہیں کی خاک سے میرے حون نے عہد و پیمان کیا ہے۔ اگر خدا کا فضل ہوا تو جیت ہماری ہی ہوگی۔

۳) مرثیے کے پہلے بند کا اسلوبی حسن واضح کیجیے۔ **(02)**

جواب: پہلے بند میں شاعر نے بڑی خوب صورتی سے تصوراتی منظر کو الفاظ میں مقید کیا ہے۔ قافلہ جب سرزمین کربلا پہنچا تو ایسا لگا جیسے ہمیشہ سے ہی شناسائی رہی ہے۔ کہیں سے بھی ہو آئیے مگر یہاں کے ذرّے اور مٹی ایسی ہے کہ یہاں سے جانے کے لیے قدم آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ یہ خاکِ شفا ہے۔ کربلائی مرثیہ کو مرثیہ نگار نے بہت ہی خوش اسلوبی سے معرکے سے قبل کو معنوی حسن سے مالا مال کیا ہے۔

سرگرمی نمبر ۳

سوال نمبر (۲) (الف) :

۱)

سچے جیالے		آن بان والے
	پاسبانوں کی خصوصیات	
جری		حوصلہ مند

۲) چوتھے بند کی روشنی میں راکشش کے خلاف لڑنے والوں کی خصوصیات تحریر کیجیے۔ **(02)**

جواب: راکشش یعنی لنکا کا راجا راون، اس سے اپنی بیوی سیتا کو آزاد کرانے کے لیے رام نے ایک فوج تیار کی اور راون کی لنکا پر دھاوا بول دیا۔ اس فوج کے جوان بڑے مخلص، بہادر اور حوصلہ مند تھے۔ ان کی آن بان، دلیری اور جان نثاری کے سامنے راون کی سلطنت کو شکست فاش ہوئی اور سیتا کو رہائی حاصل ہوئی۔

۳) درج ذیل شعر کے معنی و مفہوم کو واضح کیجیے۔ **(02)**

تیری واپسی کر رہی تھی یہ اعلان
کہ مٹتے نہیں ظلمتوں سے اُجالے

جواب: سیتا کو چودہ برس کے بن باس کے حالات، سیتا کی قید و رہائی، ان کی عزت و پاکیزگی پر تہمت، اُگنی پریکشا یعنی سیتا منزل پر پہنچ کر بھی منزل سے محروم رہیں۔ اسے محسوس ہوا کہ اُجالے ظلمتوں کے مٹانے سے مٹتے نہیں۔ تاریکی عارضی اور ہر شب کی صبح ضرور ہوتی ہے جو دنیا بھر کی تاریکی کو نگل کر تابندہ اور روشن کر دیتی ہے۔ اس کی پاکیزگی پر آنچ آئی تو سیتا نے دعا کی، چنانچہ زمین پھٹ گئی اور عفت کی دیوی اس میں سپردِ خاک ہوگئی۔

سوال نمبر (۲) (ب): **2 + 2 + 2 = 6**

(1) خاکہ مکمل کیجیے۔ $(4 \times ½ = 2)$

(i) خاکہ قلم سے بنائیے۔

(ii) شکل کی ہیئت کو نظر انداز کیجیے۔

(iii) ہر صحیح جواب کو آدھا نمبر ہے۔

(2) موضوعی سرگرمی۔ $(1 \times 2 = 2)$

(i) اشعار کے متن کو سمجھ کر شاعر کے احساسات کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ii) املا اور جملے کی درستگی نہ ہو تو نمبرات کم ملیں گے۔

(iii) یاد رہے کہ شعر اور مصرعوں کو صرف نثر نہ بناتے ہوئے ان کی اپنے الفاظ میں وضاحت لکھیے۔

سوال نمبر (۲) (ب) : غزل

سرگرمی نمبر ۱

(۲) (ب) : درج ذیل درسی غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

۱) قافیے کی ترتیب کو لغت کی ترتیب کے مطابق لکھیے۔ (02)

پاتا ، کھاتا ، سنواتا ، بھاتا ، گھبراتا ، جاتا ، آتا ، لاتا

عشق ہر چند مری جان سدا کھاتا ہے
پر یہ لذت تو وہ ہے ، جی ہی جسے پاتا ہے

آہ ، کب تک میں بکوں ، تیری بَلا سنتی ہے
باتیں لوگوں کی جو کچھ دل مجھے سنواتا ہے

ہم نشیں ، پوچھ نہ اس شوخ کی خوبی مجھ سے
کیا کہوں تجھ سے ، غرض جی کو مرے بھاتا ہے

بات کچھ دِل کی ہمارے تو نہ سُلجھی ہم سے
آپ خوش ہووے ہے پھر آپ ہی گھبراتا ہے

جی کڑا کر کے ترے کوچے سے جب جاتا ہوں
دلِ دشمن یہ مجھے گھیر کے پھر لاتا ہے

دردؔ کی قدر مرے یار سمجھنا ، واللہ
ایسا آزاد ترے دام میں یوں آتا ہے

۲) دل کے معاملے میں شاعر کی پریشانی واضح کیجیے۔ (02)

۳) شعر کا مطلب بیان کرتے ہوئے اس کے تصوراتی حسن کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ (02)

ہم نشیں ، پوچھ نہ اس شوخ کی خوبی مجھ سے
کیا کہوں تجھ سے ، غرض جی کو مرے بھاتا ہے

سرگرمی نمبر ۲

(۲) (ب) : درج ذیل درسی غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

وہ شے جو شاعر کو تنہا ہونے نہیں دیتی	←	
وہ جگہ جہاں شاعر کو سورج بن کر نکلنا ہے	←	
وہ شے جس میں شاعر نظر آئے گا	←	
وہ استعارہ جو گھر کے تعلق سے شاعر نے خود کے لیے استعمال کیا	←	

بدن کجلا گیا تو دل کی تابانی سے نکلوں گا
میں سورج بن کے اک دن اپنی پیشانی سے نکلوں گا

نظر آ جاؤں گا میں آنسوؤں میں ، جب بھی روؤ گے
مجھے مٹی کِیا تم نے تو میں پانی سے نکلوں گا

میں ایسا خوب صورت رنگ ہوں دیوار کا اپنی
اگر نکلا تو گھر والوں کی نادانی سے نکلوں گا

ضمیرِ وقت میں پیوست ہوں مَیں پھانس کی صورت
زمانہ کیا سمجھتا ہے کہ آسانی سے نکلوں گا

یہی اک شے ہے جو تنہا کبھی ہونے نہیں دیتی
ظفؔر مر جاؤں گا جس دن پریشانی سے نکلوں گا

۲) غزل کے حوالے سے اپنوں کی نادانی کا نتیجہ لکھیے۔ (02)

۳) درج ذیل مطلع کے شعر میں اسلوبی حسن کو اُجاگر کیجیے۔ (02)

بدن کجلا گیا تو دل کی تابانی سے نکلوں گا
میں سورج بن کے اک دن اپنی پیشانی سے نکلوں گا

جوابات

سرگرمی نمبر ۱

سوال نمبر (۲) (ب):

۱) آتا ، بھاتا ، پاتا ، جاتا ، سنواتا ، کھاتا ، گھبراتا ، لاتا

۲) دل کے معاملے میں شاعر کی پریشانی واضح کیجیے۔ (02)

جواب: شاعر دل کے معاملے میں بے دست و پا (مجبور) ہے۔ دل کے معاملے میں وہ پریشانیوں سے دو چار ہے۔ شاعر دل کی بات کو سلجھانے میں ناکام ہے۔ اس لیے اس کے حصے میں مصیبتوں نے گھر بنا لیا ہے۔

۳) شعر کا مطلب بیان کرتے ہوئے اس کے تصوراتی حسن کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ (02)

جواب: اے میرے ہم نشین اور ساتھی! تو مجھ سے میرے محبوب کی خوبیاں پوچھتا ہے۔ ارے ناداں! عشق محبوب کی خوبی و خامی کا محتاج نہیں۔ وہ صرف عشق کی آگ میں جلنا جانتا ہے۔ محبوب دل کو بھاتا ہے اور وہ اس کی محبت کے سمندر میں غرقاب ہو جاتا ہے۔

سرگرمی نمبر ۲

سوال نمبر (۲) (ب):

۱)

وہ شے جو شاعر کو تنہا ہونے نہیں دیتی	←	پریشانیاں
وہ جگہ جہاں شاعر کو سورج بن کر نکلنا ہے	←	خود کی پیشانی
وہ شے جس میں شاعر نظر آئے گا	←	آنسوؤں
وہ استعارہ جو گھر کے تعلق سے شاعر نے خود کے لیے استعمال کیا	←	دیوار کا رنگ

۲) **غزل کے حوالے سے اپنوں کی نادانی کا نتیجہ لکھیے۔** (02)

جواب: 'نادان کی دوستی جی کا جنجال' کے مصداق اپنوں کی نادانی نہ صرف پریشان کن بلکہ تکلیف دہ بھی ہوتی ہے۔ اپنوں کی نادانی سے دل برداشتہ ہو کر انسان راہِ فرار اختیار کرتا ہے۔ اپنوں کی نادانیوں اور کم فہمیوں کی وجہ سے بسے بسائے گھر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ زندگی جینا دوبھر ہو جاتا ہے۔

۳) **درج ذیل مطلع کے شعر میں اسلوبی حسن کو اُجاگر کیجیے۔** (02)

بدن کجلا گیا تو دل کی تابانی سے نکلوں گا　　　میں سورج بن کے اک دن اپنی پیشانی سے نکلوں گا

جواب: ظفؔر کی غزل کا یہ شعر منفرد اندازِ بیان اور طرزِ ادا کے اعتبار سے اسلوبی حسن سے مالا مال ہے۔ شاعر حقیقت بیانی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کا دل عمل سے منور ہے۔ وہ حالات کے اندھیروں میں بھی اپنے دل کی روشنی میں اپنی راہ متعین کرے گا۔ اس کے افکار و خیالات دنیا بھر میں پھیل کر ہر چیز کو روشن اور تابناک کر دیں گے۔

سوال نمبر (۲) (ج) : رباعی/قطعہ　　　2 + 2 = 4

(1) خاکہ مکمل کیجیے۔ (4 × ½ = 2)

(i) خاکہ قلم سے بنائیے۔

(ii) شکل کی ہیئت کو نظر انداز کیجیے۔

(iii) ہر صحیح جواب کو آدھا نمبر ہے۔

(2) ذاتی رائے/ردِّ عمل (1 × 2 = 2)

(i) مناسب الفاظ اور کم از کم چار مثبت/منفی رائے ہو۔

(ii) املا اور جملے کی درستگی نہ ہو تو نمبرات کم ملیں گے۔

سرگرمی نمبر ۱

(۲) (ج) : درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

مردانِ خدا کی شناخت	←	
دل کی کیفیت	←	
دھارے کا عزم	←	
پتھروں، پہاڑوں سے مراد	←	

مردانِ خدا کسی کے آگے نہ جھکے
دل شعلۂ غم سے پھک رہا تھا ، پھکے
جادہ اپنا ہے اور ارادہ اپنا
دھارا کیا پتھروں پہاڑوں سے رُکے

۲) یگانہ کی رباعی کے موضوع کو بیان کیجیے۔ (02)

یا

شعلۂ غم کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

یا

رباعی میں پتھروں اور پہاڑوں کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

یا

’مردانِ خدا کسی کے آگے نہ جھکے‘ یگانہ کی رباعی کے اس مصرعے کی وضاحت کیجیے۔

سرگرمی نمبر ۲

(۲) (ج) : درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

صنف	شاعر کا نام	شعری مجموعہ	قافیے
↓	↓	↓	↓

ہر حال میں پرہیز کر اس عادتِ بد سے
ہر عیب سے ہے عیب برا تلخیِ گفتار
یہ چیز بنا دیتی ہے احباب کو دشمن
حق میں ہے محبت کے ، یہ چلتی ہوئی تلوار

۲) تلخیِ گفتار دوست کو دشمن بنا دیتی ہے۔ اس پر اپنی رائے تحریر کیجیے۔ (02)

سرگرمی نمبر ۳

(۲) (ج) : درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

۱) شجری خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

شاعر کا نام	صنف	قافیے	
↓	↓	↓	

غفلت میں گنوا کے صبح کو شام کیا
افسوس ، یہاں آ کے نہ کچھ کام کیا
کس طرح خدا کو منہ دکھاؤں گا ، شاؔد
عقبیٰ کا نہ کچھ ہائے ، سر انجام کیا

۲) شعری اقتباس کے مرکزی خیال کو واضح کیجیے۔ (02)

جوابات

سرگرمی نمبر ۱

سوال نمبر (۲) (ج) :

۱)

مردانِ خدا کی شناخت	←	کسی کے آگے نہ جھکنا
دل کی کیفیت	←	غم کے شعلوں میں جھلسنا
دھارے کا عزم	←	راہ کی ہر رکاوٹ سے گزر جانا
پتھروں، پہاڑوں سے مراد	←	راہ کے روڑے

۲) **یگانہؔ کی رباعی کے موضوع کو بیان کیجیے۔** (02)

جواب: یاس یگانہؔ چنگیزی کا لب ولہجہ منفرد وممتاز ہے۔اس رباعی کے ذریعے وہ یہ بتانے کی کوشش کررہے ہیں کہ راہِ حق پر بڑھتے وقت پائے ثبات کو متزلزل ہونے سے محفوظ رکھنا چاہیے۔ پتھروں (چھوٹی رکاوٹیں)، پہاڑوں (بڑی رکاوٹیں) یعنی انسان کی زندگی میں چھوٹی بڑی رکاوٹیں آتی رہتی ہیں جن کو دور کرنا مشکل ہوتا ہے مگر ان رکاوٹوں کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔ خدا کے خاص بندے راہِ حق پر گامزن ہوتے ہیں تو راستے کی رکاوٹوں کو روند کر آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں شعلہ غم کی آگ کی بھی پروانہیں کرتے۔

شعلۂ غم کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

جواب: اپنی رباعی کے پہلے شعر میں یاسؔ شعلۂ غم کا ذکر کرتے ہیں۔شعلۂ غم سے مراد غم کی یاد ہے۔زندگی میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب انسان رنج وغم سے دوچار ہوتا ہے۔اس وقت دکھ وتکلیف، رنج وغم انسان کی خوشیوں کو آگ کی طرح جلا کر مٹا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے شاعر نے غم کو شعلہ کہا ہے۔ یہ غم انسانی زندگی کو راکھ کردیتی ہے۔

رباعی میں پتھروں اور پہاڑوں کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

جواب: رباعی میں پتھروں اور پہاڑوں سے مراد راستوں کی رکاوٹیں ہیں۔ انسان کی زندگی میں ایسے حالات آتے ہیں جب وہ چھوٹی بڑی رکاوٹوں سے اپنی منزل تک رسائی حاصل نہیں کرپاتا۔شاعر کا اشارہ اس جانب ہے کہ چھوٹی رکاوٹوں یعنی پتھروں جبکہ پہاڑ سے مراد بڑی رکاوٹیں ہیں جن کو دور کرنا ناممکن تو نہیں ہوتا مگر مشکل ضرور ہوتا ہے۔

'مردانِ خدا کسی کے آگے نہ جھکے' یگانہؔ کی رباعی کے اس مصرعے کی وضاحت کیجیے۔

جواب: یاس یگانہ چنگیزی مردِ حق کی صفات کا خلاصہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے خدا کے علاوہ کسی کے آگے سر بسجود نہیں ہوتے۔ہمیں بھی اس پر عمل کرتے ہوئے خدا کے علاوہ کسی کے سامنے سربسجود نہیں ہونا چاہیے۔

سرگرمی نمبر ۲

سوال نمبر (۲) (ج):

۱)

صنف	شاعر کا نام	شعری مجموعہ	قافیے
↓	↓	↓	↓
قطعہ	گوپال متل	صحرا میں اذان	تلوار/گفتار

۲) **تلخیِ گفتار دوست کو دشمن بنادیتی ہے۔اس پر اپنی رائے تحریر کیجیے۔** (02)

جواب: خوش گفتاری اور تلخ گفتاری متضاد ہیں۔خوش گفتاری وخوش کلامی سے انسان لوگوں کا دل جیت لیتا ہے۔اس کے برعکس تلخ گفتاری لوگوں کو ناراض کردیتی ہے۔اس میں دشنام طرازی، چیخ چیخ کر بات کرنا، بلاوجہ اُلجھنا، تنقید وتنقیص کرنا شامل ہے۔اگر یہ رویہ ہمیشہ ہر مجلس میں برتا جائے تو لوگوں پر گراں گزرتا ہے۔اس سے لوگ دور ہوتے چلے جاتے ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ دوست دشمن بن جاتا ہے۔

سرگرمی نمبر ۳

سوال نمبر (۲) (ج) :

۱)

شاعر کا نام	صنف	قافیے	
↓	↓	↓	
کشن پرساد شاؔد	رباعی	انجام	شام

۲) **شعری اقتباس کے مرکزی خیال کو واضح کیجیے۔** (02)

جواب: مہاراجا کشن پرساد شاؔد اپنی رباعی کے ذریعے کہتے ہیں کہ زندگی کو غفلت میں گزارنا نہیں چاہیے۔ لا پرواہی اور غفلت میں وقت گزارنا، اس کے بعد ہاتھ ملنا، افسوس کرنا، شرمندگی سے پانی پانی ہونا کہ اللہ کے دربار میں کس طرح اور اس کے بعد کس منہ سے سامنا کر سکیں گے؟ اس لیے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے ہوئے معبودِ حقیقی کے حضور میں اپنا اعمال نامہ پیش کرنے کی سعی کرنا ہی زندگی کا صحیح مقصد ہے۔

سوال نمبر (۳) اضافی مطالعہ 3 + 3 = 6

(1) اس سرگرمی کے تحت تین سرگرمیاں دی گئی ہیں۔ ہدایات کے مطابق **دو** سرگرمیوں کا جواب لکھنا ہے۔ صحیح املے اور کم از کم چھ درست جملوں پر مشتمل جواب متوقع ہے۔ جواب ہدایت کے عین مطابق ہو۔

سرگرمی نمبر ۱

(۳) : درج ذیل سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

۱) ڈراما 'قصہ سوتے جاگتے کا' میں بیان کردہ مقامات کے نام لکھیے۔ (03)

۲) ڈرامے میں کوئی تین کرداروں کے نام اور ان کی شناخت لکھیے۔ (03)

۳) دعوت قبول کرنے والوں کے لیے ابوالحسن کی شرط لکھیے۔ (03)

۴) ہارون رشید کے کردار پر روشنی ڈالیے۔ (03)

۵) بغداد کے نوجوان ابوالحسن کے کردار پر روشنی ڈالیے۔ (03)

۶) ابوالحسن کی ماں کے کردار کو واضح کیجیے۔ (03)

جوابات

سوال نمبر (۳)

سرگرمی نمبر ۱

(۳) : درج ذیل سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

۱) ڈراما 'قصہ سوتے جاگتے کا' میں بیان کردہ مقامات کے نام لکھیے۔ (03)

جواب: ڈرامے کے مقامات : (۱) دجلہ، بغداد کا پل (۲) ابوالحسن کا مکان (۳) خلیفہ کا محل (۴) خلیفہ کی خواب گاہ (۵) خلیفہ کا دربار (۶) قید خانہ (۷) محل میں سونے کا کمرہ۔

۲) ڈرامے میں کوئی تین کرداروں کے نام اور ان کی شناخت لکھیے۔ (03)

جواب: ڈراما میں کردار کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ کردار کے بغیر ڈرامے کا تصور ناممکن ہے تو غلط نہ ہوگا۔ ڈرامے میں ذیل کے کردار ہیں۔

ہارون رشید : آٹھویں صدی عیسوی میں اسلامی دنیا کے خلیفہ تھے۔ یہ ڈرامے کا مرکزی اور اہم کردار ہے۔ بھیس بدل کر عوام کی خبر گیری کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے کہ جو وعدہ کرے اسے پورا کرے۔ خلیفہ زندہ دل، عوام کے تئیں فکرمندی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے سوچنے والا کردار ہے۔

ابوالحسن : ڈرامے کا دوسرا اہم کردار ہے۔ یہ بغداد کا ایک نوجوان کردار ہے جو اپنی حیثیت کے مطابق کسی نہ کسی کو مہمان بناتا ہے اور اس سے اپنی باتیں کرتا ہے۔ دوستی کا مارا ہوا ہے اس لیے دوستی دعوت تک محدود رہتی ہے۔ ڈرامے کی ابتدا سے نقطۂ عروج پر لے جانے میں ابوالحسن کا کردار بے حد اہم ہے۔

جعفر : خلیفہ ہارون رشید کا وزیر ہے۔ ہر وقت بادشاہ کے حکم کی تعمیل کے لیے تیار رہتا ہے۔ جعفر بادشاہ وقت کا دایاں ہاتھ ہے، چالاک اور دانا ہے۔

۳) دعوت قبول کرنے والوں کے لیے ابوالحسن کی شرط لکھیے۔ (03)

جواب: ڈراما 'قصہ سوتے جاگتے کا' کے پہلے منظر میں دجلہ (بغداد) کے پل پر نوجوان ابوالحسن کی ملاقات خلیفہ ہارون رشید سے (جو موصل کے سوداگر کے بھیس میں تھا) ہوتی ہے۔ ابوالحسن بڑی محبت وخلوص سے اسے مدعو کرتا ہے مگر اس کی ایک شرط ہوتی ہے کہ ان کی دوستی صرف اسی دن کے لیے رہے گی کیونکہ وہ دوستوں کا ستایا ہوا تھا۔ وہ مزید دوستوں سے زخم کھانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ سانپ کا کاٹا رسّی سے بھی ڈرتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ دعوت کی عادت کے تحت وہ نئے شخص سے دوستی کر کے اسے دعوت دیتا ہے۔ بقول امیر مینائی:

گاہے گاہے کی ملاقات ہی اچھی ہے امیر
قدر کھو دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا

۴) ہارون رشید کے کردار پر روشنی ڈالیے۔ (03)

جواب: ڈرامے کے اجزائے ترکیبی میں کردار کی اہمیت برحق ہے۔ جاندار کردار ڈراموں کی کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔ ڈراما نگار ڈاکٹر مسعود نیر نے ڈراما 'قصہ سوتے جاگتے کا' لکھا ہے۔ یہ داستان الف لیلیٰ سے ماخوذ ہے۔ خلیفہ ہارون رشید آٹھویں صدی عیسوی میں اسلامی دنیا کے خلیفہ تھے۔ وہ عقلمند، دانا اور دور اندیش تھے۔ ڈرامے میں ان کا مرکزی کردار ہے۔ وہ رعایا پرور تھے۔ ان کے موصل کے سوداگر کا بھیس بدلنے کی وجہ یہ تھی کہ خلیفہ اپنی رعایا کے حالات سے واقف رہنا چاہتے تھے تاکہ عوام کی خبر گیری ہو۔ خدانا خواستہ اگر وہ تکلیف میں ہوں تو ان کی تکالیف کو دور کر سکیں۔ ڈراما نگار نے اس مرکزی کردار کو ان بادشاہوں کے پس منظر کو مدنظر رکھ کر تحریر کیا ہے جن بادشاہوں کا کردار اس شعر کی ترجمانی کرتا ہے کہ

خوشبو کی طرح خود تو بکھر جائیے مگر
صحرا میں ، بستیوں میں مہک چھوڑ جائیے

۵) بغداد کے نوجوان ابوالحسن کے کردار پر روشنی ڈالیے۔ (03)

جواب: ڈاکٹر نیر مسعود کے ڈراما 'قصہ سوتے جاگتے کا' کا اہم کردار ابوالحسن سیدھا سادہ مگر دوستوں کا ستایا ہوا تھا۔ اس کی دولت کے ختم ہوتے ہی دوستوں نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس کردار میں مہمان نوازی کی خو بو تھی۔ روزانہ کسی نہ کسی کی دعوت کرتا۔ اس کی خوب خاطر مدارات کیا کرتا تھا۔ عمدہ کھانا اور میوے کھلاتا اور شربت پلاتا۔ جب خلیفہ نے ابوالحسن کو ایک دن کا خلیفہ بنا دیا تو پہلے اسے یقین نہیں آیا تھا۔ خواب گاہ کے حاضرین اُسے 'امیر المومنین' پکارتے ہیں تو اس نے خود کو خلیفہ باور کر لیا۔ دوسری صبح خود کو خلیفہ سمجھنے پر اسے قید خانے میں ڈال دیا گیا اور کوڑے بھی لگائے گئے تو اس کی عقل ٹھکانے آئی۔ یہ اس کردار کی سادہ لوحی تھی۔

۶) ابوالحسن کی ماں کے کردار کو واضح کیجیے۔ (03)

جواب: ڈرامے کا پلاٹ بادشاہ ہارون رشید، بغداد کا نوجوان ابوالحسن اور اس کی والدہ کے مثلث پر ٹکا ہوا ہے۔ ابوالحسن کی والدہ ذمہ دار، ممتا کی دیوی، بھولی بھالی ہے۔ ابوالحسن کے قید میں جانے سے رہائی تک اس کی واضح خوبی سامنے آتی ہے۔ اہم اور جاندار کردار ہے۔ ابوالحسن کی ذہنی و دماغی کیفیت کو شیطان کے سر جس طرح ڈالتی ہے، اسے ممتا کی نابینائی کہہ لیں یا پھر توہم پرستی۔ ان خوبیوں کی مالک ابوالحسن کی والدہ کا کردار ڈرامے میں انگشتری میں نگینے کی طرح پیوست ہے۔

سوال نمبر (۴) (الف) اور (ب) : قواعد (کل نمبرات: 16)

Q. 4	A	+ B	T
M.	10	+ 6	**16**

سرگرمی نمبر ۱

(۴) (الف) : ہدایات کے مطابق سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [10]

۱) مفرد، مرکب اور مخلوط جملے

مفرد جملہ : ایسا جملہ جس میں صرف ایک فعل ہو اور وہ جملہ اپنی جگہ معنی بھی پوری طرح ادا کرے مفرد جملہ کہلاتا ہے۔ جملے میں مبتدا اور خبر دونوں اجزا موجود ہوں۔ مفرد جملے کی مثالیں :

۱) ہمارے گاؤں میں ہر سال کپڑا بیچنے والے پٹھانوں کی ایک ٹولی وارد ہوتی تھی۔

۲) حضرت سلمان فارسیؓ سن ۳۳ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

۳) مراٹھی کے ایکناتھ کے بارُوڑ بہت مشہور ہیں۔

۴) پروین خیالات کے سمندر میں غوطے لگا رہی تھی۔

۵) ایران قدیم زمانے سے ہی علم و ہنر کا مرکز رہا ہے۔

۶) حق تعالیٰ تم کو سلامت، تندرست اور خوش رکھے۔

۷) میں ایک معمولی معلم ہوں۔

۸) دو کمروں کے اس گھر میں نو افراد رہ رہے تھے۔

۹) پرندے نے سینہ پھلا کر آسمان کو دیکھا۔

مرکب جملہ : دو مفرد جملوں کا مجموعہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ دونوں جملے آزاد اور مکمل معنی ادا کرتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ مرکب جملے کی مثالیں :

۱) حسرت بڑے بیباک اور بلا کے صاف گو تھے۔

۲) ساتویں صدی میں ساسانی حکومت میں سیاسی تغیرات ہوئے اور فوجی نظام کو ترقی دی گئی۔

۳) آج کے بچے کا کوہ کاف خلا اور پرستان انٹارکٹکا ہے۔

۴) پروین کے لبوں پر مسکراہٹ تھی اور اس کی پلکیں بھیگی ہوئی تھیں۔

۵) انھوں نے کسی درزی سے شیروانی کی تراش سیکھ لی اور درزی کا قصہ ہی پاک ہو گیا۔

۶) میں نے مایا کو سو جانے کے لیے کہا اور بھولے کو اپنے پاس لٹا دیا۔

۷) آسمان ابھی بہت دور تھا اور پروں میں تھکن رینگنے لگی تھی۔

۸) سماجی دوریاں ختم ہونے لگیں اور ثقافتی رشتے مضبوط ہو گئے۔

مخلوط جملہ : ایسا جملہ جس میں ایک مکمل اور دوسرا تابع فقرہ ہو۔ دونوں فقروں کے ملنے سے جملے کا معنی و مطلب ادا ہو۔ پہلے جملے کے بعد' کہ/لیکن/ اگر/مگر جو' آتا ہے۔مخلوط جملے کی مثالیں :

۱) یہ پہلا موقع تھا کہ وہ اندھیرے میں گھر کر رہ گیا تھا۔

۲) دستور یہ تھا کہ سیاح اس گھر کی غربت کا نظارہ کر کے انھیں کچھ اُجرت دے دیتے۔

۳) تم دیکھتے ہو کہ عرب میری عزت کرتے ہیں۔

۴) سیّد سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ احمد آباد میں کانگریس کا ایک تاریخی جلسہ تھا۔

۵) یہ ایک ادبی شعری صنف ہے جسے مراٹھی میں روایتی کہا جانے لگا۔

۶) ابھی میں نے آخری نوالہ توڑا تھا کہ پٹواری نے آ کر دروازے پر دستک دی۔

۷) پرندے نے جب نیچے پھیلی ہوئی دنیا کو دیکھا تو اس کی پرواز تھم گئی۔

۲) درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔ **(02)**

۱)	دام میں آنا	:	اشتہار کے خوب صورت نعروں سے خریدار کمپنیوں کے دام میں آ جاتے ہیں۔
۲)	جان کھانا	:	فرید باہر جا کر کھیلنے کے لیے اپنی ماں کی جان کھانے لگا۔
۳)	رنگ لانا	:	محنت ہمیشہ رنگ لاتی ہے۔
۴)	تکیہ کرنا	:	محنتی طلبہ اپنی محنت پر تکیہ کر کے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔
۵)	ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دینا	:	بجلی غل کیا ہوئی ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے رہا تھا۔
۶)	بیخ کنی کرنا	:	نفرت کی بیخ کنی کرنے کے لیے سرکردہ لوگوں کو آگے آنا ہوگا۔
۷)	دیوالہ پٹ جانا	:	بیٹے کی بے جا فرمائشوں کی وجہ سے باپ کا دیوالہ پٹ گیا۔
۸)	پاپڑ بیلنا	:	مقصد کے حصول کے لیے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔
۹)	قسم کھانا	:	ناکامی کے بعد اس نے قسم کھائی کہ وہ مزید محنت کرے گا۔
۱۰)	باتیں بنانا	:	باتیں بنانے میں ماہر سردی میں برف فروخت کر دیتے ہیں اور گرمی میں کمبل۔
۱۱)	نیچا دکھانا	:	بعض لوگ اپنے دوست کو بھی نیچا دکھانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے۔
۱۲)	شیخی بگھارنا	:	کم ظرف دولت کی بدولت شیخی بگھارتے ہیں۔
۱۳)	مسلط ہونا	:	انگریز تاجر کی حیثیت سے آئے اور ہم پر مسلط ہو گئے۔
۱۴)	قصہ پاک ہونا	:	لوڈ شیڈنگ سے پریشان ہو کر احمد نے سولار سسٹم لگا کر بجلی کا قصہ پاک کر دیا۔
۱۵)	سر ہو جانا	:	بچے کھلونے دیکھ کر سر ہو جاتے ہیں اس لیے انھیں وہ کھلونا دلانا پڑتا ہے۔
۱۶)	مجلّی کرنا	:	ظاہری رنگ ڈھنگ کو اُجالنے کی بجائے باطن کو مجلّی کرنا ضروری ہے۔
۱۷)	زہر مار کرنا	:	غریب لوگ باسی کھانا مجبوری میں زہر مار کر لیتے ہیں۔

۳) (i) **درج ذیل جملوں کے لیے مناسب کہاوت لکھیے۔** (02)

۱) ۵۸؍ برس کی عمر میں سرکاری ملازمین اپنی ذمہ داریوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔

جواب: ۵۸؍ برس کی عمر میں سرکاری ملازمین اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔

۲) حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ایران پر فوج کے ساتھ حملہ کیا گیا۔

جواب: حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ایران پر لشکر کشی کی گئی۔

(ii) **درج ذیل فقروں کے لیے مناسب کہاوت لکھیے۔** (02)

۱) ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں پھنسنا

جواب: آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

۲) غیروں کو فائدہ پہنچانا اپنوں کو نقصان

جواب: چراغ تلے اندھیرا

۳) خود کو کام نہ آئے مگر حیلے بہانے سے ٹالنا چاہے

جواب: ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا

۴) اپنی اوقات کا اندازہ ہونا

جواب: اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے

۵) جس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو، کہیں عزت نہ ہو

جواب: دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا

۶) احسان کر کے صلے کی تمنا نہ کرنا

جواب: نیکی کر دریا میں ڈال

۷) دوسرے کے مال کو بے دریغ خرچ کرنا

جواب: حلوائی کی دکان پر دادا جی کے فاتحہ

۸) لگن ہو تو کام بہ آسانی ہو جاتا ہے۔

جواب: جہاں چاہ وہاں راہ

۴) ذیل کی تعریف کے لیے ایک لفظ لکھیے۔ (02)

۱) ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے دعا مانگی جائے۔ : مناجات

۲) وہ نظم جس میں شاعر واقعہ کربلا یا شہدائے کربلا کا ذکر کرتا ہے۔ : کربلائی مرثیہ

۳) کسی کے انتقال پر اس کی یاد میں کہی گئی نظم : شخصی مرثیہ

۴) پہلا شعر مطلع، آخری مقطع اور تخلص مستعمل ہو۔اس کا ہر شعر مطلب کے لحاظ سے مکمل اور آزاد ہوتا ہے۔ : غزل

۵) شعری ادب کی وہ صنف جس میں کسی خاص موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کیا جائے۔ : نظم

۶) چار مصرعوں میں پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہوتا ہے۔آخری مصرعہ حاصل اشعار ہوتا ہے۔ : رباعی

۷) وہ نظم جو ردیف و قافیے سے خالی مگر بحر اور وزن کی پابندی والی ہیئت میں ہو۔ : نظم معریٰ

۸) ایک بند چھے مصرعوں پر مشتمل ہو۔ : مسدس

۹) وہ بیانیہ صنف جس میں سفر کے حالات، مشاہدات اور نئے خطے کی معلومات بیان کی جائے۔ : سفرنامہ

۱۰) چہرہ، سراپا، رخصت، آمد، رجز، رزم، شہادت، بین اجزائے ترکیبی والی نظم : مرثیہ

۱۱) تشبیب، گریز، مدح، حسن، طلب، دعا اجزاء پر مشتمل نظم : قصیدہ

۱۲) جس نظم میں کسی کا مذاق اُڑایا جائے یا کسی کی برائی کی جائے۔ : ہجویہ نظم

۱۳) جس نظم میں کسی امیر، وزیر، بادشاہ، ذی روح کی تعریف بیان کی جائے۔ : قصیدہ

۱۴) وہ نظم جس میں حضورؐ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے یا آپ کی شان میں کہی گئی نظم۔ : نعت

۱۵) ایسی نظم جس میں مصرعے چھوٹے بڑے ہوں، ہم قافیہ نہ ہو، بحر کو استعمال کرنے میں رائج اصولوں کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔ : آزاد نظم

۱۶) جس نظم میں ربّ کائنات کی تعریف و توصیف بیان کی جائے۔ : حمد

۱۷) جس نظم میں طویل قصہ یا کہانی بیان کی جائے۔ : مثنوی

۱۸) ایک ہندی صنف سخن جو گانے کے لیے مشہور ہے۔ : گیت

۱۹) جس نظم میں اُجڑے ہوئے شہر کا المیہ تحریر ہو۔ : شہر آشوب

۲۰) نظم کی وہ صنف جس میں کسی خاص خیال، جذبے، کیفیت کو شاعر بیان کرتا ہے۔ : قطعہ

۵) درج ذیل شعر کی صنعت کا نام لکھ کر صنعت کی تعریف لکھیے۔ (02)

صنعتِ تضاد: جب مصرعہ یا شعر میں متضاد الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں تو اس صنعت کو صنعتِ تضاد کہتے ہیں۔ مثلاً

رات اور دن پروئے ہوئے موتی کی طرح — ظلمت شب میں سے دن کا وسیلہ تو ہے
اور کتنے زخم کھائے جسم اطہر دھوپ میں — وہ اندھیروں میں اُجالے بانٹنے نکلا مگر
اپنے محور پر ہیں گردش میں اگر شمس و قمر — جس کے قبضے میں انجام زمانہ تو ہے

صنعتِ تجنیسِ تام: شعر میں ایسے دو الفاظ کا استعمال جن کے حروف کی تعداد، ترتیب اور تلفظ یکساں ہوں لیکن معنی مختلف ہوں۔

نوکر ہیں سو روپے کے دیانت کی راہ سے — گھوڑا رکھیں ہیں ایک سو اتنا خراب و خوار

صنعتِ تجنیسِ زائد: شعر میں ایسے الفاظ استعمال کرنا جن میں صرف ایک حرف زائد ہو۔

پریت ہے تیری ریت پرانی — بھول گیا وہ بھارت والے
اک معما ہے ، سمجھنے کا نہ سمجھانے کا — زندگی کاہے کو ہے ، خواب ہے دیوانے کا
کہا دل نے اب تا کجا بند رہیے — کہاں تک بھلا گھر میں پابند رہیے

صنعتِ مبالغہ : شعر میں جب ایسی کوئی بات کہی جائے جس کا واقع ہونا ممکن نہ ہو تو اس صنعت کو صنعتِ مبالغہ کہتے ہیں۔

بھر گئے نعلین گردوں قدر دونوں خون سے — جل اُٹھا سرخی سے سارا منظر دھوپ میں
ہے اس قدر ضعیف کہ اُڑ جائے باؤ سے — میخیں گر اس کے تھان کی ہوویں نہ استوار
جاتا تھا جب ڈپٹ کے میں اس کو حریف پر — دوڑوں تھا اپنے پاؤں سے جوں طفل نے سوار

صنعتِ تلمیح : شعر میں کسی تاریخی، مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کرنے والے الفاظ استعمال کیے جائیں تو اسے تلمیح کہتے ہیں۔

اسیری پھر اک راکشس کی اسیری — بہت دور تجھ سے ترے پاسباں تھے
مصحفیؔ گوشۂ عزلت کو سمجھ تختِ شہی — کیا کرے گا تو عبث ملک سلیماں لے کر
یہ سنتے ہی شبیر کا رُخ ہوگیا تاباں — فرمایا کہ لو ، مل ہی گئی منزلِ جاناں
مجھ دل کے کوہِ طور کو ، سرمہ کیے ہو تم — باقی ہیں اب تلک بھی وہی لن ترانیاں
دہلی تک آن پہنچا تھا جس دن کہ مرہٹہ — مجھ سے کہا نقیب نے آکر ، ہے وقت کار

صنعتِ تشبیہہ : شاعری میں ایک چیز کو دوسری چیز کی طرح بتانے کی صنعت کو تشبیہہ کہتے ہیں۔

چھوٹا دل حاسد کی طرح ہوگیا صحرا — کم ظرف کے وعدے کی طرح پھر گیا دریا
مانند نقش نعل زمیں سے بجز فنا — ہرگز نہ اُٹھ سکے وہ اگر بیٹھے ایک بار
ابر کی طرح سے کردیویں گے عالم کو نہال — ہم جدھر جاویں گے یہ دیدۂ گریاں لے کر
گل و غنچہ ہے صورت جام و مینا — روش عکس سبزہ سے جوں نقش مینا

صنعتِ استعارہ: ایک چیز یا شخص کو دوسری چیز یا شخص ہی کہہ دینا استعارہ کہلاتا ہے۔

پھول سے پیکر پہ برساتے ہیں پتھر دھوپ میں
لوگ پتھر ہوگئے ، پتھر اُٹھا کر دھوپ میں

دل سے پہنچی تو ہیں آنکھوں میں لہو کی بوندیں
سلسلہ شیشے سے ملتا تو ہے پیمانے کا

وہ ہوائیں ، وہ گھٹائیں ، وہ فضا ، وہ اُس کی یاد
ہم بھی مضرابِ الم سے سازِ دل چھیڑا کیے

(ب) : ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [06]

(i) حرفِ جار کا لفظ/ زیرِ اضافت تلاش کرکے لکھیے۔ (2 × ½ = 1)

حرفِ جار : نے ، سے، کو، کا، کی ، کے، میں ،تک

۱) حضرت سلمانؓ تم سے بڑھ کر دین سے واقف ہیں۔

۲) انھوں نے ایک رسالہ اُردو معلیٰ جاری کیا۔

۳) ساری کھجوریں اپنے صحابہؓ کو کھلا دیں۔

۴) وہ جنگ کی حکمتِ عملی سے خوب واقف تھے۔

۵) ہم علم کے موتی چن کر لائیں گے۔

۶) ایران قدیم زمانے سے ہی علم و ہنر کا مرکز رہا ہے۔

۷) حسرتؔ علی گڑھ میں زیرِ تعلیم تھے۔

۸) وہ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(ii) زیرِ اضافت : دو الفاظ کے درمیان زیر کی علامت ہو۔

۱) وادیِ قریٰ پہنچتے ہی قافلے والوں نے انھیں ایک یہودی کو غلام کی طرح فروخت کر دیا۔

۲) آپؐ کی پشت پر موجود مہرِ نبوت پر حضرت سلمانؓ کی نظر پڑ گئی۔

۳) مدینہ پہنچ کر حضرت سلمان فارسیؓ کی تلاشِ حق کا سفر تمام ہوا۔

۴) تمھارا ساز و سامان ایک مسافر کے سامانِ سفر سے زیادہ نہ ہو۔

۵) حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ایران پر لشکر کشی کی گئی۔

۶) مدائن کے ناظمِ اعلیٰ حضرت سلمان فارسیؓ کھجور کے باغ کے پیڑوں کے سائے تلے ٹوکریاں اور چٹائیاں بُنتے رہے۔

۷) اس کو اپنا وجود ناقابلِ برداشت بوجھ محسوس ہونے لگا۔

۸) صورتِ حال اتنی نازک ہوگئی کہ ڈر لگتا ہے۔

۹) تحریکِ آزادی کا درخت برگ و بار لایا۔

۱۰) یہ سب عہدِ شباب کی باتیں ہیں۔

مشق : زیر اضافت لگا کر مرکبات لکھیے۔

۱) معراج کی شب ۲) محشر کے روز ۳) غالبؔ کے خطوط ۴) آزادی کی تحریک

شبِ معراج روزِ محشر خطوطِ غالبؔ تحریکِ آزادی

(iii) واوعطف : دو الفاظ کے درمیان **و** ہو۔

۱) وہ بڑے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

۲) ہماری تہذیب و معاشرت سے لوگ سیکھنے کا عمل کرتے تھے۔

۳) میں بھی مع اہل و عیال اوٹا کمنڈ جا رہا ہوں۔

۴) میں جانتا ہوں کہ کم و بیش تمھارا بھی یہی حال ہے۔

۵) صبح و شام پرندوں کی چہچہاہٹ سے فضا گونج اُٹھتی ہے۔

۶) اس کی زندگی رنج و غم سے بھری پڑی ہے۔

۷) مہمان کی آمد بھی باعث خیر و برکت ہے۔

۸) مرد و زن کے لیے لازمی ہے کہ وہ اپنی حدود کی دہلیز کو پہچانیں۔

۹) جس کے در و دیوار بدحال تھے۔

۱۰) لڑکی کے نوعمر خون میں غم و غصّے کی لہریں نظر آ رہی تھیں۔

(۲) ہدایت کے مطابق جملے سے مضاف اور مضاف الیہ تلاش کر کے لکھنا ہے۔ (2 × ½ = 1)

مضاف/مضاف الیہ : کا/کی/کے سے پہلے والے اسم کو مضاف الیہ اور بعد والا لفظ مضاف کہلاتا ہے۔

مضاف یعنی جڑا ہوا، مربوط۔ وہ اسم جسے دوسرے اسم سے جوڑا جائے۔

مضاف الیہ : وہ اسم جس سے دوسرا اسم جوڑا جائے۔ اُردو کے جملے میں مضاف الیہ پہلے آتا ہے۔

☆ **دیے گئے جملے میں مضاف اور مضاف الیہ کی شناخت کر کے لکھیے۔**

۱) مضامین کے مسودات اُن کی آنکھوں کے سامنے نذرِ آتش کیے گئے۔

جواب: مضاف : مسودات مضاف الیہ : مضامین

۲) فیکٹریوں کی چمنیاں دھواں اُگل رہی تھیں۔

جواب: مضاف : چمنیاں مضاف الیہ : فیکٹریوں

۳) کانگریس کا تاریخی جلسہ تھا۔

جواب: مضاف : تاریخی جلسہ مضاف الیہ : کانگریس

۴) بچوں کے ادب میں کون سی خصوصیات ضروری ہیں؟

جواب: مضاف : ادب مضاف الیہ : بچوں

۵) غبارِ خاطر کے خطوط سے ہمیں علم ہو چکا ہے۔

جواب: مضاف : خطوط مضاف الیہ : غبارِ خاطر

۶) یہ خلاؤں کا جہاں ہے۔

جواب: مضاف : جہاں مضاف الیہ : خلاؤں

۷) دہلی میں بچوں کا رسالہ 'کھلونا' نیا جاری ہوا تھا۔

جواب: مضاف : رسالہ مضاف الیہ : بچوں

۸) میرا بھائی الٰہ آباد ہائی کورٹ کا جج ہے۔

جواب: مضاف : جج مضاف الیہ : الٰہ آباد ہائی کورٹ

۹) بادلوں کے سمندر میں ڈوب کر زمین لاپتا ہوگئی تھی۔

جواب: مضاف : سمندر مضاف الیہ : بادلوں

۱۰) بچوں کا ادب اپنے عہد کا آئینہ ہوتا ہے۔

جواب: مضاف : ادب مضاف الیہ : بچوں

(۳) دیے گئے فقروں کے لیے ایک لفظ لکھیے۔ $(2 \times ½ = 1)$

فقرہ	جواب
روح کو تکلیف دینے والا	روح فرسا
ترتیب دینے والا	مرتب
آگ کو پوجنے والا	مجوسی/ زرتشت
رہبری کرنے والا	رہبر
خطبہ دینے والا	خطیب
امانت رکھنے والا	امین
حکومت کرنے والا	حاکم/حکمراں
سیاحت کرنے والا	سیاح
بڑے رتبے والا	برگزیدہ
تصنیف کرنے والا	مصنف

فقرہ	جواب
دور تک پتھر پھینکنے کا آلہ	منجنیق
ترجمہ کرنے والا	مترجم
تحریر کرنے والا	محرّر
غسل دینے والا	غسّال
قبر کھودنے والا	گورکن
گیت لکھنے والا	گیت کار
تانبے یا پیتل کا طشت	تسلا
پیغام رسانی کرنے والا	پیامبر
ڈولی اُٹھا کر چلنے والا	کُہار
تقریر کرنے والا	مقرر

(۴) (i) اعراب لگا کر معنی لکھیے۔ $(2 \times \frac{1}{2} = 1)$

	لفظ	جواب	
۱)	صرف	صِرف (فقط)	صَرف (خرچ)
۲)	سم	سَم (زہر)	سُم (گھوڑے کا کھر)
۳)	ملک	مَلِک (بادشاہ)	مَلَک (فرشتہ)
۴)	عالم	عالِم (علم رکھنے والا)	عالَم (دنیا)
۵)	کش	کَش (کھینچنا)	کُش (مارنا)
۶)	مخاطب	مُخاطِب (خطاب کرنے والا)	مُخاطَب (جسے خطاب کیا جائے)
۷)	دل	دَل (فوج، گروہ، لشکر)	دِل: قلب/جسم کو خون پہنچانے والا عضو

(ii) درج ذیل الفاظ کو مروّجہ املا کے مطابق لکھیے۔ $(2 \times \frac{1}{2} = 1)$

کیں = بھی ، دیس = دن ، نیں = نہیں ، مورا = میرا ، ناوں = نام ، مجے = مجھے ،
کھیسا = جیب ، یو = یہ ، تے = سے ، سُج = سمجھ

(iii) واحد جمع لکھیے۔ $(2 \times \frac{1}{2} = 1)$

شہزادہ - شہزادے ، مجلس - مجالس ، سر - اسرار ، فکر - افکار ، سلف - اسلاف ، ذخیرہ - ذخائر

(iv) ضد لکھیے۔ $(2 \times \frac{1}{2} = 1)$

خوشی × غم ، رات × دن ، حق × باطل ، عزت × ذلت

(v) درج ذیل میں ہندی/انگریزی الفاظ کو خط کشیدہ کیجیے۔

۱) اگر تم پردھان منتری بنائے گئے تو کیا تنخواہ لو گے؟
۲) اپارتھائڈ کے دوران کالوں کو اس جگہ بھیج دیا گیا تھا۔
۳) اسکائی اسکریپر منہ چڑا رہے تھے۔
۴) آج بچے روبوٹ، کمپیوٹر کو دیو اور پریوں کا درجہ دیتے ہیں۔

(vi) لغوی ترتیب میں لکھیے۔ $(2 \times \frac{1}{2} = 1)$

۱) وارد ، واضح ، وصف ، وطن ۲) تندرست ، خوبصورت ، عصمت ، علالت
۳) بوٹی ، جذبہ ، خوشی ، غم ۴) سحر ، شبستاں ، عقبی ، غفلت ، بدحال

(۵) مناسب سابقہ/لاحقہ لگا کر ہر ایک سے ایک بامعنی مرکب بنائیے۔

یہ سرگرمی ذخیرہ الفاظ کی جانچ کے لیے ہے۔ اس کے لیے ایک سابقہ اور ایک لاحقہ دیا جاتا ہے۔ بامعنی مرکب کے لیے آدھا نمبر

سابقہ کی مثالیں: باادب/باشعور ، بلااجازت/بلاخوف ، بے باک/بے خوف ، نایاب/نامراد

لاحقہ کی مثالیں: عقل مند/دولت مند ، خوددار / خبردار ، سبزی خور/گوشت خور ، قلم دان / پان دان

حصہ ۵ : اطلاقی تحریری سرگرمیاں (کل نمبرات 24)

اطلاقی تحریری سرگرمیوں طلبہ کی تحریری مہارت، مؤثر اندازِ بیان، پرکشش خیالات، مناسب الفاظ، برمحل محاورے، کہاوتیں، بولی، حوالے کا صحیح استعمال، املا کو مدنظر رکھ کر نمبرات دیے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۵ (الف) : خط یا خلاصہ میں سے کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔ **(6)**

(ا) اطلاعاتی کارڈ/ اشتہار کی مدد سے خط لکھنا ہے۔

غیررسمی خط (شخصی) : فرضی نام، پتا، تاریخ، القاب وآداب وسلام، نفس مضمون دیے ہوئے نکات کا درست املا اور صحیح جملوں کی ادائیگی ہو۔ اختتامی مناسب الفاظ۔ کاتب کا فرضی نام رشتے داروں، دوست/سہیلی کے نام خطوط غیررسمی خط (شخصی) ہوتے ہیں۔

رسمی خط (کاروباری) : فرضی نام، پتا، تاریخ، مکتوب الیہ کا عہدہ، القاب، آداب وسلام

مقصد : نفس مضمون، دیے ہوئے نکات کا درست املا اور صحیح جملوں کی ادائیگی۔ مناسب الفاظ۔ کاتب کا فرضی نام عہدیداروں، تجارت وغیرہ کے نام خطوط رسمی خط (کاروباری) ہوتے ہیں۔

☆ **رسمی خط : اپنے شہر کے میئر کو خط لکھ کر بہادری کے انعام کے لیے شکیل تیراک کے نام کی سفارش کیجیے۔**

الف۔ ب۔ ج۔
مسجد اقصیٰ، پٹھان نگر، کرلا
۱۶/ جولائی ۲۰۲۴ء

محترم میئر صاحب
پٹھان نگر، کرلا

موضوع : بہادری کے انعام کے لیے سفارش

محترم میئر صاحب،

مکرمی آداب!

عرض یہ ہے کہ یکم مارچ کو جب موسم ندی میں ڈیم کی کھڑکی کھولنے کی وجہ سے طغیانی تھی، ایسے حالات میں ایک شوروم کے مالک کے بیٹے کا اچانک پیر پھسلا اور وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور ندی میں گر گیا۔ حواس باختہ ہوکر اس نے بچاؤ بچاؤ کی آواز لگائی اور ہاتھ پیر چلانے لگا۔ وہاں جولوگ موجود تھے وہ تیراکی سے ناواقف تھے۔ اللہ کا شکر کہ شکیل تیراک ادھر سے گزر رہا تھا۔ اس نے فوراً پانی میں چھلانگ لگائی اور ڈوبتے بچے کو پانی سے باہر لے آیا۔ اس سے پہلے بھی اس نے کئی افراد کو ڈوبنے سے بچایا ہے۔ شکیل تیراک نے کئی ڈوبی نعشوں کو بھی پانی کی گہرائیوں سے باہر نکالنے کا دل گردے والا کام کیا ہے۔ سلام ایسے تیراک پر! ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ اس کی خدمات کے صلے میں کارپوریشن کی جانب سے انعامات کا اعلان کریں تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔

ہمیں آپ کی ذات سے پوری اُمید ہے کہ آپ ذاتی دلچسپی لے کر ہماری درخواست کو قبولیت کا شرف بخشیں گے۔

ایک ذمہ دار شہری
الف۔ ب۔ ج

☆ **غیر رسمی خط : اپنے دوست/سہیلی کو خط لکھ کر آپ کے اسکول میں عطیہ کتاب کے پروگرام کی معلومات دیجیے اور گزارش کیجیے کہ وہ بھی اس سرگرمی میں حصہ لیں۔**

الف۔ب۔ج۔
۱۲۶۶، اسلام پورہ
مالیگاؤں
۱۶/ جولائی ۲۰۲۴ء

جان سے پیارے عزیز
آداب

کمپیوٹر کے دور میں بھی کتاب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آؤ کتابوں کے ذریعے علم ان تک بھی پہنچائیں جن کے ہاتھ کتابوں سے محروم ہیں۔ تم سمجھ گئے ہوں گے وہ معصوم بچے جو کسمپرسی کے عالم میں علم حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر ان کی اتنی حیثیت نہیں کہ وہ کتابیں خرید سکیں۔ آؤ، ایک کارِ نیک کریں۔

ایسے ہی غریب مستحق یتیم بچوں کے لیے ہم کتاب عطیہ کیمپ منعقد کر رہے ہیں تاکہ صاحبِ حیثیت حضرات اس کیمپ میں اپنی طرف سے کم از کم پانچ کتابیں ہدیے کے طور پر فی سبیل اللہ عنایت کریں۔ اس طرح جمع شدہ کتابیں اوّل الذکر طلبہ کو مفت میں تقسیم کی جائے گی تاکہ وہ بھی اپنی علمی پیاس کو بجھا کر اپنے مرجھائے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر سکیں۔

صدر جمہوریہ میزائیل مین ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یومِ ولادت ۱۵/ اکتوبر کو یہ کیمپ ڈاکٹر ذاکر حسین اُردو ہائی اسکول، مالیگاؤں میں منعقد ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس میں کلیدی کردار ادا کر کے کارِ خیر میں شامل ہوں گے۔

امی ابا کو میری طرف سے سلام عرض کیجیے اور بچوں کو پیار!

طالب دعا
الف۔ب۔ج

(۲) خلاصہ نویسی : ذیل کے اقتباس کو بغور پڑھ کر اقتباس کا خلاصہ لکھیے۔ **(06)**

(i) عبارت کے جملے، الفاظ، تراکیب جوں کے توں تحریر مت کیجیے۔
(ii) اقتباس کا مرکزی خیال متاثر نہ ہو۔
(iii) خیالات کا تسلسل برقرار رہے۔
(iv) عبارت ادھوری اور نامکمل نہ ہو۔
(v) زبان اور املا کی صحت کا خیال رکھیے۔
(vi) اقتباس کے اہم نکات کو کم سے کم الفاظ میں بہتر سے بہتر طریقے سے لکھیے۔

دنیا کے بارے میں اکابرین ومشاہیر نے اَن گنت باتیں کیں۔ دنیا سرائے فانی ہے۔اچھی ہے،خراب ہے۔اس کے علاوہ بھی بے شمار باتیں کی گئیں۔ایک مشہور مفکر کا قول ہے کہ دنیا کی مثال ایک شیشہ گر کی دکان سی ہے جس میں ہر طرف شیشے پھیلے ہوئے ہیں۔یہاں ذرا احتیاط سے قدم رکھو،کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی شیشۂ دل کو ٹھیس لگے۔اگر ایسا ہوا تو اس بے احتیاطی کا خمیازہ شیشہ ٹوٹنے کے ساتھ تم کو بھی اُٹھانا پڑے گا۔اس کا نقصان تم کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔مزید برآں اس کی تلافی بھی تم کو ہی کرنی پڑے گی۔یہ بات تو ہرگز ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ تمھارے تلوے بھی زخمی ہوں گے۔ ان لہولہان تلوؤں سے تمھاری زندگی بھی متزلزل ہو جائے گی۔

جواب: دنیا کے بارے میں مختلف آرا ہیں۔دنیا کو اچھی،خراب تو کوئی اسے سرائے فانی کہتا ہے۔ایک مفکر کے مطابق دنیا شیشہ گر کی دکان ہے۔یہاں پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے۔کسی کو ہماری وجہ سے تکلیف نہ پہنچے ورنہ ہمیں بھی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا نیز زندگی متزلزل ہونے کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا۔

(۲) درج ذیل اقتباس کا ایک تہائی لفظوں میں خلاصہ لکھیے۔ **(05)**

اوّل اوّل یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی خوشامد آپ کرتے ہیں اور اپنی ہر ایک چیز کو اچھا سمجھتے ہیں اور آپ ہی آپ اپنی خوشامد کرکے اپنے دل کو خوش کرتے ہیں۔پھر رفتہ رفتہ اوروں کی خوشامد ہم میں اثر کرنے لگتی ہے۔اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اوّل تو خود ہم کو اپنی محبت پیدا ہوتی ہے۔پھر یہی محبت ہم سے باغی ہو جاتی ہے اور ہمارے بیرونی دشمنوں سے جا ملتی ہے۔ اور جو محبت ومہربانی ہم خود اپنے ساتھ کرتے تھے،وہ ہم خوشامدیوں کے ساتھ کرنے لگتے ہیں۔اور وہی محبت ہم کو بتلاتی ہے کہ ان خوشامدیوں پر مہربانی کرنا نہایت حق اور انصاف ہے۔جو ہماری باتوں کو ایسا سمجھتے ہیں اور ان کی اس طرح قدر کرتے ہیں جب کہ ہمارا دل ایسا نرم ہو جاتا ہے اور اس قسم کے پھسلاوے اور فریب میں آجاتا ہے تو ہماری عقل خوشامدیوں کے مکر و فریب سے اندھی ہو جاتی ہے اور وہ مکر وفریب ہماری طبیعت پر بالکل غالب آجاتا ہے۔

جواب: ابتدا میں ہم اپنی ہر ادا، ہر بات اور ہر حرکت پر خوش ہوتے ہیں۔بعدازاں ہماری یہ عادت دوستوں کی خوشامد پر آمادہ کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کی بے جا خوشامد کرنے لگتے ہیں۔اس کی وجہ سے نیکی اور بدی اور اچھائی اور برائی کی تمیز اور فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے جو آگے چل کر مکر وفریب جیسی مذموم حرکت سرزد کرواتی ہے۔

(ب): اشتہار نویسی (10)

اشتہار کی سرخی نکات کی مناسبت سے نہ صرف عام فہم بلکہ دلچسپ بھی ہو۔

جملے آسان، پرکشش اور متوجہ کرنے والے ہوں۔

جاذبِ نظر ترتیب اور تمام نکات کی تفصیل ہو۔

با سلیقہ الفاظ سے مزین اور اغلاط سے پاک ہو۔

بناوٹ، سجاوٹ، مصوری یا تزئین کاری پر نمبرات نہیں دیے جاتے ہیں، اس لیے اس میں وقت ضائع نہ کریں۔

۱) ذیل کے نکات کی مدد سے اشتہار بنائیے۔ (05)

کلاس کا نام ...... وقت ...... پتا ...... خصوصیات ...... فیس ...... سہولیات ......
شرائط ...... رابطہ ...... یومیہ مشق ...... انگلش اسپیکنگ

گفتنی انگلش اسپیکنگ کلاس

وقت کی ضرورت　　حالات کا تقاضا　　ایک ماہ میں انگلش بولنا سیکھیے

اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے لیے

کلاس کی ابتدا: یکم اپریل　　فیس : -/1500 روپے

طلبہ کے لیے فیس میں خصوصی رعایت

وقت : ۳ بجے سے ۵ بجے تک (طالبات کے لیے) ۶ بجے سے ۸ بجے تک (طلبہ کے لیے)

حالاتِ حاضرہ اور وقت کی ضرورت کے تحت تاجر، وکلا، اساتذہ اور خصوصاً طلبہ اس سے استفادہ کریں۔

محدود وقت　　محدود نشستیں

رابطہ : گہوارۂ ادب کالونی، عطار گلی، اسلام نگر، 95959595

۲) دیے ہوئے نکات کی مدد سے خبر تحریر کیجیے۔ (05)

نکات : بارش کی کثرت ...... باغیچے نیست و نابود...... سنترے خراب...... خریف کی فصلوں کو نقصان ...... باغایت دار غمگسار ...... دالوں کی کمی ...... مہاراشٹر اوّل ...... مگر پیداوار کم مانگ زیادہ ...... تدابیر۔

بارش کی کثرت سے سنترے کے باغیچے برباد۔ دالوں کی قلّت کا خطرہ

ناگپور (نامہ نگار) ۲۲ ستمبر : امراوتی میں گزشتہ دنوں ہوئی موسلا دھار بارش نے سب تہہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے۔ حالیہ بارش نے گزشتہ پچاس سالہ ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ اس نے جہاں خریف کی فصلوں کو بھاری نقصان پہنچایا ہے وہیں سنترے کے باغیچے بھی تہس نہس ہو گئے۔ تیز ہواؤں اور بارش سے لاکھوں سنترے درختوں سے جھڑ کر زمین پر گر پڑے، بڑے پیمانے پر

سنترے سڑ جانے کی وجہ سے خرید وفروخت اور کھانے کے قابل نہیں رہے۔اس بار شروع کی پیداواری سیزن میں سنتروں کے باغیچوں میں بہار آئی تھی اور بھرپور پیداوار سے باغایت دار کسان باغ باغ ہوگئے تھے لیکن اوسط اور ضرورت سے زیادہ بارش سے سنترے کے باغیچوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔اُدھار مانگنے والوں کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔مانگ کے مقابلے میں پیداوار میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔دالیں پیداوار کرنے میں مہاراشٹر اوّل مقام پر ہے۔اس ریاست میں ۲۱ لاکھ،۵۲ ہزار ہیکٹر زمین پر دالوں کی کاشت ہوتی ہے۔ملک بھر میں مہاراشٹر کے ناگپور، اکولہ اور ممبئی سے بازاروں میں دالیں سپلائی کی جاتی ہیں۔زیادہ مانگ اور پیداوار کم ہونے سے آنے والے دنوں میں دالوں کی قلّت شدید طور سے ہوگی۔اس بابت گورنمنٹ کو دالیں درآمد کرنے کے بارے میں غور کرنا ہوگا۔

۳) **دیے ہوئے نکات کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔** (05)

لومڑی......سارس...... دوست ......لومڑی چالاک ......عیار......مکار......سارس......سیدھا سادہ......لومڑی نے سارس کو مدعو کیا......تھالی میں کھیر دینا......سارس لمبی چونچ ......کھانے سے قاصر......بھوکا لوٹنا......سارس بدلہ لینے کے لیے لومڑی کو آم کی دعوت ......سارس کا لومڑی کو صراحی میں آم رس دینا......تنگ گردن اور چھوٹا دہانہ......آم رس پینے میں رکاوٹ ......بھوکا و مراد گھر لوٹنا......نتیجہ۔

جیسے کو تیسا

ایک گھنا جنگل تھا۔اس میں کئی جانور اور پرندے رہتے تھے۔اپنی زندگی ہنسی خوشی گزار رہے تھے۔اسی جنگل میں ایک لومڑی بھی رہتی تھی۔لومڑی چالاک،عیار اور مکار مشہور تھی۔اس جنگل میں ایک سارس بھی رہتا تھا۔سارس سیدھا سادہ، بھولا بھالا تھا۔لومڑی اور سارس دونوں دوست تھے۔ایک دن لومڑی نے اپنے دوست سارس کو اپنے گھر مدعو کیا۔سارس نے لومڑی کی دعوت قبول کرلی۔وہ مقررہ وقت پر لومڑی کے گھر پہنچ گیا۔لومڑی نے اپنے دوست سارس کا پرتپاک استقبال کیا۔استقبال دکھاوا تھا کیونکہ لومڑی سارس کو اپنی عیاری و چالاکی سے بے وقوف بنانا چاہتی تھی۔اس نے سارس کو ایک تھالی میں کھیر پیش کی۔

بھولا بھالا سارس کھیر کھانے کے لیے اپنی لمبی چونچ کو تھالی تک لے گیا۔ایک بار، دو بار، بلکہ کئی بار اس نے کوشش کی لیکن کھیر کھانے میں لمبی چونچ روڑے اٹکا رہی تھی۔مرتا کیا نہ کرتا، وہ شکم سیر ہونے کی بجائے دوست لومڑی کے دسترخوان اور گھر سے بھوکے پیٹ، مایوس اور شرمندہ اپنے گھر لوٹ آیا۔اس کی حالت ایسی تھی گویا ندی میں جاکر پیاسے آئے۔

سارس کے دل میں بدلے کی آگ سلگ رہی تھی۔وہ موقع کی تاک میں تھا کہ کب موقع ہاتھ آئے اور وہ لومڑی کو سبق سکھائے۔اس نے بہت سوچنے کے بعد لومڑی کو آم جوس پینے کے لیے اپنے گھر آنے کا اصرار کیا۔لومڑی سارس کے گھر پہنچ گیا۔سارس نے لومڑی کو صراحی میں آم جوس پیش کیا۔لالچی لومڑی نے صراحی میں سے آم جوس پینا چاہا مگر اس کی تنگ گردن اور چھوٹے دہانے کی وجہ سے آم جوس پینے سے قاصر رہی اور پریشان ہوگئی۔وہ سراپا پانی پانی تھی۔بھوکے پیٹ وہاں سے رخصتی لی۔

۳) دیے ہوئے نکات کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔ (05)

ایک چرواہا ...... بھیڑ بکریاں چراتا ...... ایک دن شرارت سوجھنا ...... جھوٹ شیر آیا شیر آیا چلانا ...... گاؤں کے لوگوں کا حواس باختہ لاٹھیاں لے آنا ...... چرواہے کا ہنسنا ...... کئی روز شرارت ...... ایک دن سچ مچ کا شیر آ جانا ...... چرواہے کا مدد کے لیے چلانا ...... گاؤں والوں کا شرارت سمجھنا ...... کسی کا نہ آنا ...... شیر کا چرواہے کو کھا جانا ...... بکریوں کا بھاگتے ہوئے گاؤں پہنچنا ...... نتیجہ۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

ایک گاؤں رحیم نگر کچے پکے مکانات اور کچھ سو دو سو مکینوں پر مشتمل تھا۔کھیتی باڑی اور مویشی پالنا اس گاؤں کا خاص پیشہ تھا۔ روز کنواں کھودنا روز پانی پینا یہی وہاں کے لوگوں کا معمول تھا۔اسی گاؤں میں شریف نام کا ایک چرواہا بھی تھا۔ وہ روزانہ علی الصبح بکریاں چرانے نکل جاتا اور شام کو واپس لوٹتا۔

ایک دن شریف اپنی بکریوں کے ساتھ میدان کی طرف چل پڑا۔اس نے بکریوں کو میدان میں چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ وہ اپنی لاٹھی لیے قدرت کے خوب صورت بہشتی مناظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔اچانک اس کے دل میں شرارت سوجھی اور وہ من ہی من مسکرایا۔

اس نے زور زور سے چلانا اور شور مچانا شروع کر دیا اور کہا: شیر آ گیا......شیر آ گیا۔ادھر گاؤں کے لوگ چرواہے کی آواز سن کر حواس باختہ میدان کی طرف لاٹھیاں لے کر بھاگنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد ہانپتے کانپتے وہ میدان میں پہنچے اور سکتے میں آ گئے کیونکہ وہاں بکریاں بڑے سکون و اطمینان سے گھاس پھوس پر سر جھکائے تو کچھ جگالی کرتی نظر آئیں۔ کچھ فاصلے پر شریف لاٹھی لے کر قہقہہ لگا رہا تھا۔گاؤں والے یہ منظر دیکھ کر بھانپ گئے کہ ان کے ساتھ گھناؤنا مذاق کیا گیا۔ وہ غصّے سے آگ بگولہ ہو گئے اور شریف چرواہے کو برا بھلا کہتے وہاں سے چلے گئے۔اس کے بعد شریف کو ایسی حرکت کرنے اور گاؤں والوں کو پریشان کرنے میں مزا آنے لگا۔اس نے یہ حرکت کئی بار کی۔اب گاؤں والے اس کی اس حرکت سے بیزار ہو چکے تھے۔ حالانکہ وہ یہ جانتا تھا کہ یہ لچھن مار کھانے کے ہیں۔

ایک دن شریف اپنی لاٹھی لے کر بیٹھا درخت کی چھاؤں میں سوچ رہا تھا کہ گاؤں والوں کو کیسے بے وقوف بنائے۔ادھر بکریاں میدان میں اِدھر اُدھر چر رہی تھیں۔شریف نے سوچا کہ چلو پھر ایک بار گاؤں والوں کو ستایا جائے۔اس نے زور زور سے چلّانا شروع کیا، شیر آیا، شیر آیا۔اس کی آواز پہاڑوں سے ٹکرا کر دوہری آواز پیدا کر رہی تھی۔گاؤں والے اس کی آواز کو سن کر ایک دوسرے سے بولنے لگے کہ وہ ہمیں بے وقوف بناتا ہے۔اس لیے ہمیں وہاں نہیں جانا چاہیے۔ یہ فیصلہ کر کے وہ اپنے کاٹ میں جٹ گئے۔

ادھر چرواہا شریف چلّا رہا تھا شیر آیا، شیر آیا۔اچانک ایک شیر کچھار سے نکلا جو بھوکا معلوم ہو رہا تھا۔ وہ آیا اور شریف کو دبوچ کر لے گیا۔بکریاں اِدھر اُدھر بے تحاشہ بھاگیں۔ کچھ بھاگتے گاؤں والوں کے پاس پہنچیں۔گاؤں والے ناگہانی حالات کو سمجھ نہ پائے اور میدان کی جانب بھاگے۔ وہاں انھوں نے شیر کے پنجوں کے نشان اور خون کے نشان دیکھ کر سارا قصہ سمجھ گئے۔ ایک بوڑھے کی ضعیف صدا سنائی دی جو توانائی سے بھری تھی کہ ’دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو‘

نمونہ سرگرمی نامہ - I

Std.: X | جماعت : دسویں

Model Activity Sheet : I | نمونہ سرگرمی نامہ : I

سرگرمی نامے کے لیے ہدایات

۱) سرگرمی نامے میں خاکے صرف پین سے ہی بنائیں۔

۲) سرگرمی نامے کی معروضی سرگرمیاں اور قواعد پر مبنی سرگرمیوں کی جانچ ممتحن ہدایات کے عین مطابق کرتا ہے، اس لیے ہدایات بغور پڑھیں۔

۳) سرگرمی نامے کا تحریری حصہ جانچتے وقت ممتحن آپ کی تحریری مہارت، مؤثر اندازِ بیان، پُرکشش خیالات، مناسب الفاظ، جملوں کا تسلسل، برمحل موزوں اشعار، محاورے، کہاوتوں اور بولی کے استعمال، املا وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نمبرات تفویض کرتا ہے۔

۵) تحریری اطلاقی عبارت کے حصے میں خاکے بنانے اور سوال لکھنے کی ضرورت **نہیں**۔

۶) اشتہار کے لیے تصویر و تزئین کاری کے نمبرات **نہیں** ہیں، اس لیے وقت ضائع نہ کریں۔

۷) خوش خطی اور صفائی کا خیال رکھیں۔

حصہ ۱ : نثر - کل نمبرات:18

سوال نمبر۱ (الف) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [07]

(۱) شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

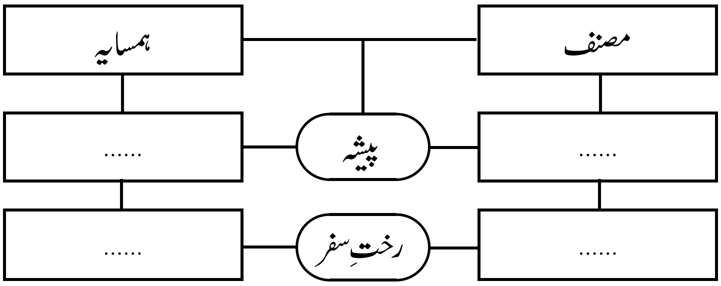

آؤ میاں سمجھوتا کرلیں۔ آج تک ہم ایک دوسرے پر رعب جمانے کے لیے ایسی باتیں اور حرکتیں کرتے رہے ہیں جنھیں فضول ہی نہیں، مضحکہ خیز کہا جاسکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے، آخر ہم کب تک ایک دوسرے کو محض مرعوب کرنے کے لیے اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرتے رہیں گے یا جھوٹ بول کر اپنی عاقبت خراب کریں گے؟ کیوں نہ ہم اس حقیقت کو تسلیم کرلیں کہ ہم دونوں میں سے کوئی بھی رئیس ابنِ رئیس نہیں بلکہ تم ایک معمولی تاجر ہو اور میں ایک معمولی معلم ہوں اور دونوں پچھلے پانچ برس سے ایک دوسرے کو دھوکا دینے کی بیکار کوشش کررہے ہیں۔ چنانچہ اگر تم کہتے ہو کہ تمھارا بھائی دہلی میں مجسٹریٹ ہے تو میں تمھیں مطلع کرتا ہوں، میرا بھائی الٰہ آباد ہائی کورٹ کا جج ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تمھارا بھائی کسی مجسٹریٹ کا چپراسی ہے اور میرا کوئی بھائی ہی نہیں کیونکہ میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہوں۔

دوسال ہوئے تم نے کہا تھا، میں بیوی اور بچوں کے ساتھ کسی صحت افزا مقام غالباً نینی تال جارہا ہوں۔ اور میں نے تمھیں بتایا تھا، میں بھی مع اہل وعیال اوٹاکمنڈ جارہا ہوں۔ لیکن تم نینی تال گئے اور نہ میں اوٹاکمنڈ۔ تم نے وہاں نہ جانے کا یہ بہانہ ڈھونڈا کہ یک لخت تمھاری بیوی کی طبیعت خراب ہوگئی اور ڈاکٹر نے اُسے گھر پر مکمل آرام کرنے کے لیے کہا ہے۔ میں نے اوٹاکمنڈ نہ جانے کی یہ وجہ بتائی کہ میرے سالے کی شادی ہے اور مجھے اُس کا انتظام کرنا ہے۔ لطف یہ ہے کہ مجھے معلوم تھا، تمھاری بیوی بھلی چنگی ہے اور تمھیں پتا تھا کہ میرے سالے کی شادی تو کیا، ابھی سگائی تک نہیں ہوئی۔ پچھلے دنوں جب تم نے مجھ پر رعب جمانے کے لیے قسطوں پر ایک فریج خریدا تو میری بیوی میرے سر ہوگئی کہ ہمارے گھر میں فریج ضرور ہونا چاہیے۔ چنانچہ نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے فریج خریدنا پڑا۔ اب سنا ہے کہ تم قسطوں پر ٹیلی وِژن سیٹ خریدنا چاہتے ہو۔ خدا کے لیے ایسا نہ کرنا۔ ورنہ میں تباہ ہوجاؤں گا۔ فریج کی قسط بھی بڑی مشکل سے ادا کرتا ہوں اور اگر ٹیلی وِژن کی قسط بھی ادا کرنی پڑی تو میرا تو دیوالہ ہی پٹ جائے گا۔ میں جانتا ہوں، کم وبیش تمھارا بھی یہی حال ہے۔

(۲) نینی تال اور اوٹاکمنڈ کی سیر کو نہ جانے سے متعلق مصنف اور ہمسایے کی غلط بیانی کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔ **(02)**

(۳) دیوالہ پٹ جانے کے اندیشے سے مصنف نے ہمسایے سے جو درخواست کی ہے، اسے لکھیے۔ **(03)**

سوال نمبر ۱ (ب) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[07]**

(ا) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

حضرت سلمان فارسیؓ بن یوذخشان بن مرسلان

↓

پہلا نام	دوسرا نام	والد کا نام	دادا کا نام
↓	↓	↓	↓

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہمیشہ حق کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ ان کی استقامت اور ثابت قدمی میں اس راہ کے مصائب کبھی بھی مانع نہیں ہوتے اور وہ تمام تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ انھیں اپنی ذات کا خیال رہتا ہے نہ مال ومتاع کی فکر۔ عیش وآرام کی لذتوں میں ان کا دل للچاتا ہے نہ صحراؤں اور پہاڑوں میں گھبراتا ہے۔ انھیں دُھن رہتی ہے تو بس تلاشِ حق کی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا شمار ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ حق کو پانے کے لیے انھوں نے جو پریشانیاں برداشت کیں، ان کا ذکر صحابہؓ کی سیرت پر لکھی ہوئی مختلف کتابوں میں موجود ہے۔

ایران قدیم زمانے ہی سے علم وہنر کا مرکز رہا ہے۔ انسانی تمدن کا سورج ابھی نصف النّہار پر بھی نہ پہنچا ہوگا کہ وہاں کی تہذیب ومعاشرت کے چرچے عام ہونے لگے تھے۔ مجوسیوں نے زرتشتی مذہب کو عام کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔ دنیا کی

اوّلین حکومت کا قیام وہیں عمل میں آیا۔ ساتویں صدی عیسوی میں ساسانی حکومت میں سیاسی تغیرات ہوئے اور فوجی نظام کو ترقی دی گئی۔ حضرت سلمان فارسیؓ ان تبدیلیوں کو دیکھتے رہے مگر حق کو پانے کی لگن ان کے دل میں کروٹیں لیتی رہی۔

حضرت سلمانؓ کے والد بوذخشان بن مرسلان اصفہان کے ایک گاؤں 'جی' کے ایک بڑے مجوسی زمیندار تھے۔ کسی وجہ سے انھوں نے 'جی' سے ترکِ وطن کر کے ہُرمُز میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اسی گاؤں میں حضرت سلمانؓ پیدا ہوئے۔ ان کا پہلا نام مابہ تھا۔ وہ اپنے والد کے لیے دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب تھے اسی لیے بچپن سے ان کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا تھا۔ انھوں نے کم عمری ہی میں مجوسیت کی اس قدر تعلیم حاصل کر لی تھی کہ انھیں آتش کدے کا داروغہ بنا دیا گیا مگر وہ اس مذہب سے مطمئن نہیں تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت سلمانؓ کے والد نے کسی کام کے لیے انھیں کھیت میں جانے کے لیے کہا۔ کھیت کے راستے میں ایک گرجا گھر تھا۔ حضرت سلمانؓ کھیت میں جانے کی بجائے اس گرجا گھر میں چلے گئے اور دیر شام تک وہیں رہے۔ گرجا گھر کی رسومات اور عبادات کے طریقے سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ گھر لوٹ کر انھوں نے ساری روداد اپنے والد کو سنائی۔ یہ سن کر وہ بہت برہم ہوئے اور حضرت سلمانؓ کے پیروں میں بیڑیاں ڈال دیں۔

(۲) والد کے برہم ہونے اور حضرت سلمانؓ کو بیڑیاں پہنانے کی وجہ لکھیے۔ **(02)**

(۳) حق کی تلاش میں سرگرداں رہنے والے لوگوں کے بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ **(03)**

سوال نمبر (۱) (ج): درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[04]**

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

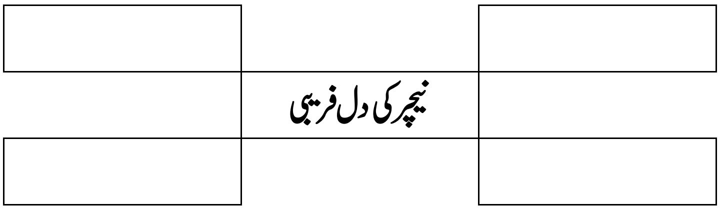

یہ سب لوگ تر و تازہ کھیتوں میں منتشر ہوگئے۔ آفتاب کی کرنوں نے جو امیر و غریب سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہیں، کھیتوں، منڈیروں اور کنوؤں کے کناروں پر ان کا خیر مقدم کیا۔ اب یہ لوگ اپنے کام میں مصروف ہیں کہ نیچر کے جذبات بھی ان پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے اور قدرت کی بہار بھی ان کی دل فریبی کرنے سے عاجز ہے۔ وہ ہرا ہرا سبزہ زار، وہ سہانا سماں، وہ صبح کی بہار، وہ تر و تازہ ہوا، وہ اُجلی کرنیں، ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا شوق اکثر بے چین طبیعت والوں کو باہر کھینچ لے جایا کرتا ہے۔ بارہا ہم پر ایسی وحشت طاری ہوتی ہے کہ گھر سے دو دو تین تین کوس تک نکل گئے ہیں مگر یہ لوگ اپنے روزانہ کے کاموں میں ایسے مصروف ہیں کہ ان کیفیتوں کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے۔ زمین کی استعداد بڑھانے میں دل و جان سے کوشاں ہیں۔ جو صرف ان کے لیے نہیں تمام دنیا کے لیے مفید ہے۔

جان توڑ کر محنت کر رہے ہیں۔ غریب کم قوت بیل شاید رزق رسائی عالم کی فکر میں دُبلے ہوگئے ہیں۔ ان کے ہاتھوں کی مار

کھاتے ہیں اور زمین کو پیداوار کے قابل بناتے چلے جاتے ہیں۔ اپنی محنت آسان کرنے کے لیے یہ لوگ نہایت دردناک آواز میں کچھ گاتے چلے جاتے ہیں اور ان کی آواز کھلے میدان میں گونج گونج کر ایک نئی کیفیت پیدا کر جاتی ہے۔

کنوؤں کے کنارے والے پانی نکال کر زمین کو سیراب اور چھوٹے چھوٹے درختوں کو زندہ کر رہے ہیں۔ نہ انھیں محنت تھکاتی ہے نہ مشقت انھیں بار کرتی ہے۔ نہ دھوپ سے پریشان ہوتے ہیں نہ کام کرنے سے اُکتاتے ہیں۔ الغرض آفتاب غروب ہوتا ہے اور دن ان سے رخصت ہوتا ہے اور انھوں نے شام کی دل فریب کیفیتوں کا لطف بخوبی دیکھ کر یہ اُمید لگائی کہ کل کھیتوں کو آج سے زیادہ تر و تازہ پائیں گے۔

(۲) قدرت کی فیاضیوں سے جو فیض ہم حاصل کر رہے ہیں، وہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ (02)

حصہ ۲ : نظم/ غزل/ رباعی - کل نمبرات:16

سوال نمبر ۲ (الف) : درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

(ا) صبح کی ہوا سے متعلق خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

مال و متاع والے	←	
دکھ درد کے حال میں پھنسا غریب	←	
چہچہاہٹ کی آواز کو سننا	←	
باغ کی سیر	←	

خیال آیا یک روز صحنِ چمن کا — ہوا میلِ دِل دیدِ سرو و سمن کا
کہا دل نے اب تا کجا بند رہیے — کہاں تک بھلا گھر میں پابند رہیے
گریبانِ خاطر نہ صد پارہ کیجئے — بہارِ گل و لالہ نظارہ کیجئے
نسیمِ سحر عطر بیزِ چمن ہے — ہوا مستِ مینائے بوئے سمن ہے
طراوت دہِ دل ہے فصلِ بہاراں — ہوا لطف بخشندۂ جانِ یاراں
گل و غنچہ ہے صورتِ جام و مینا — روش عکسِ سبزہ سے جوں نقشِ مینا
صفیرِ عنادل ملالت ربا ہے — خیاباں میں مستانہ پھرتی صبا ہے
ہوئی ختم تقریر جب دل کی یکسر — خرد نے کہا مجھ سے آشفتہ ہوکر

کہ اے بے خبر ، ابلہ و سخت ناداں	کبھی دل کی تقریر سے ہو نہ شاداں
حقیقت ہے سیرِ چمن دلربا ہے	ولے اس کو جو اہلِ برگ و نوا ہے
یہ گل گشت زیبا نہیں ہر گدا کو	نہ ہر مفلسِ بندِ دامِ عنا کو
اگر یوں ہی منظور ہے سیرِ گلشن	ہے مطلوب سمعِ صفیرِ نوازن
ذرا چل کے اب دیکھ دربار اس کا	کہ کیسا ہے محفل کا گلزار اس کا

جسے دیکھ پیرِ فلک با قدِ خم
ادب سے کھڑا بہرِ مجرا دمادم

(۲) درج ذیل مصرعوں پر اپنی رائے دیجیے۔ **(02)**

دنسیمِ سحر عطر بیزِ چمن ہے' اور
ہوا مست مینائے بوئے سمن ہے

(۳) درج ذیل شعر کی تشریح اس طرح کیجیے کہ اس کا معنوی حسن واضح ہو جائے۔ **(02)**

کہ اے بے خبر ، ابلہ و سخت ناداں
کبھی دل کی تقریر سے ہو نہ شاداں

سوال نمبر ۲ (ب) : درج ذیل درسی غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[06]**

عیش سے کیوں خوش ہوئے ، کیوں غم سے گھبرایا کیے
زندگی کیا جانے کیا تھی اور کیا سمجھا کیے

ناخدا بے خود ، فضا خاموش ، ساکت موجِ آب
اور ہم ساحل سے تھوڑی دور پر ڈوبا کیے

وہ ہوائیں ، وہ گھٹائیں ، وہ فضا ، وہ اُس کی یاد
ہم بھی مضرابِ اَلم سے سازِ دل چھیڑا کیے

مختصر یہ ہے ہماری داستانِ زندگی
اک سکونِ دل کی خاطر عمر بھر تڑپا کیے

کاٹ دی یوں ہم نے ، جذبیؔ ، راہِ منزل کاٹ دی
گر پڑے ہر گام پر ، ہر گام پر سنبھلا کیے

(۱) رواں خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

ناخدا ←	فضا ←
موجِ آب ←	سازِ دل ←

(۲) شاعر کے زندگی کو نہ سمجھنے کا سبب بیان کیجیے۔ (02)

(۳) درج ذیل شعر کا تصوراتی حسن واضح کیجیے۔ (02)

ناخدا بے خود ، فضا خاموش ، ساکت موجِ آب
اور ہم ساحل سے تھوڑی دور پر ڈوبا کیے

سوال نمبر ۲ (ج) : درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

شاعر ↓

نام	قلمی نام	ولادت	وطن
↓	↓	↓	↓

نفس جب عشرتوں میں کھو جاتا ہے
آدمی سُست گام ہوجاتا ہے
سعیِ منزلِ طلب کو جاری رکھیے
نہ ہلائیں تو پاؤں سو جاتا ہے

(۲) آدمی کی سست روی پر اپنی رائے تحریر کیجیے۔ (02)

حصہ ۳ : اضافی مطالعہ - کل نمبرات:06

سوال نمبر ۳ : کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) ابوالحسن کو ایک دن کا خلیفہ بنائے جانے کا سبب لکھیے ۔

(۲) خلیفہ کے موصل کے سوداگر کا بھیس بدلنے کی وجہ لکھیے ۔

(۳) ابوالحسن کے قید خانہ جانے کے واقعے کو مختصراً لکھیے ۔

حصہ ۴ : قواعد - کل نمبرات:16

سوال نمبر ۴ (الف) : ہدایات کے مطابق سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [10]

(۱) درج ذیل جملوں میں مفرد، مرکب اور مخلوط جملے پہچانیے۔ (02)

i) ہمارے گاؤں میں ہر سال کپڑا بیچنے والے پٹھانوں کی ایک ٹولی وارد ہوتی تھی۔

ii) حسرت بڑے بے باک اور بلا کے صاف گو تھے۔

(۲) درج ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ (02)

i) پاپڑ بیلنا

ii) دیوالہ پٹ جانا

(۳) درج ذیل فقروں کے لیے مناسب کہاوت لکھیے۔ (02)

i) چپراسی نے غلطی کی اور افسر پر الزام دھرنے لگا۔

ii) خود کو کام نہ آئے مگر حیلے بہانے سے ٹالنا چاہے۔

(۴) درج ذیل کی تعریف کے لیے ایک لفظ لکھیے۔ (02)

i) جس نظم میں کسی کا مذاق اُڑایا جائے یا کسی کی بُرائی کی جائے۔

ii) چار مصرعوں میں سے پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ آخری مصرعہ حاصلِ اشعار ہوتا ہے۔

(۵) درج ذیل شعر کی صنعت کا نام لکھ کر صنعت کی تعریف لکھیے۔ (02)

دہلی تک آن پہنچا تھا جس دن کہ مرہٹہ
مجھ سے کہا نقیب نے آ کر ، ہے وقت کار

سوال نمبر ۴ (ب) : ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) قوسین میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق سرگرمی حل کیجیے۔ (01)

i) اسکول کا زمانہ انتہائی عسرت میں بسر ہوا۔ (حرفِ جار علیحدہ کیجیے)

ii) تحریکِ آزادی کا درخت برگ و بار لایا۔ (واوعطف تلاش کیجیے)

(۲) دیے گئے جملے میں مضاف اور مضاف الیہ کی شناخت کر کے لکھیے۔ (01)

غبارِ خاطر کے خطوط سے ہمیں علم ہو چکا ہے۔

(۳) درج ذیل فقروں کے لیے مناسب لفظ تحریر کیجیے۔ (01)

i) تحریر کرنے والا   ii) گاؤں کی زمین کی پیمائش کرنے والا

(۴) ہدایت کے مطابق سرگرمی حل کیجیے۔ (02)

i) اعراب لگا کر دو مختلف معنی والے لفظ بنا کر معنی لکھیے : مخاطب

ii) مذکر-مؤنث لکھیے : (الف) مربی   (ب) محسنہ

(۵) سابقہ/ لاحقہ لگا کر بامعنی مرکب بنائیے۔ (01)

i) باک   ii) سبزی

حصہ ۵ : اطلاقی تحریر سرگرمیاں - کل نمبرات:24

سوال نمبر ۵ (الف) : خط یا خلاصہ میں سے کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔ [06]

نکات: کھانا سب کے لیے......کوئی غریب بھوکا نہ رہے......صاحب حیثیت ایک وقت کا کھانا عطیہ کریں......

کھانا پھینکئے مت ،غریبوں کو دیجیے ...... کھانا کھانے کے بعد بچ جائے تو اسے پیک کر کے کسی غریب کو دیں ......

عزم کیجیے کہ آپ کے محلے میں کوئی بھوکا نہ رہے ...... ہمارا ایک ہی نعرہ ہونا چاہیے ......

''اتنا لیں تھالی میں - بے کار نہ جائے نالی میں''

رسمی خط		غیر رسمی خط
اپنے علاقے کے نگر سیوک کی توجہ پوسٹر کی طرف مبذول کروائیں اور لوگوں کو تعاون کرنے کی گزارش کریں۔	یا	پوسٹر کی مدد سے دوست/ سہیلی کو خط لکھ کر بتائیے کہ غریبوں کے لیے کھانا مہم میں آپ نے کیا کیا۔

یا

درج ذیل اقتباس کا ایک تہائی الفاظ میں خلاصہ لکھیے۔

ادھر گلاب کھلا، ادھر بلبل ہزار داستاں اس کی شاخ پر بیٹھی نظر آئی۔ بلبل نہ فقط پھول کی ٹہنی پر بلکہ گھر گھر درختوں پر بولتی ہے اور چہچہے کرتی ہے اور گلاب کی ٹہنی پر تو یہ عالم ہوتا ہے کہ بولتی ہے، بولتی ہے، بولتی ہے۔ حد سے زیادہ مست ہوتی ہے تو پھول پر منہ رکھ دیتی ہے اور آنکھیں بند کر کے زمزمہ کرتی رہ جاتی ہے۔ تب معلوم ہوتا ہے کہ شاعروں نے جو اس کے اور بہار کے اور گل و لالہ کے مضمون باندھے ہیں وہ کیا ہیں اور کچھ اصلیت رکھتے ہیں یا نہیں۔ وہاں گھروں میں نیم، کیکر کے درخت تو ہیں نہیں۔ سیب، ناشپاتی، بہی، انگور کے درخت ہیں۔ چاندنی رات میں کسی ٹہنی پر آن بیٹھی ہے اور اس جوش وخروش سے بولنا شروع کرتی ہے کہ بعض موقع پر جب چہہ چہہ چہہ کر کے جوش وخروش کرتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سینہ پھٹ جائے گا۔ اہل درد کے دلوں میں سن کر درد پیدا ہوتا ہے اور جی بے چین ہو جاتے ہیں۔ میں ایک فصل بہار میں اسی ملک میں تھا۔ چاندنی رات میں صحن کے درخت پر آن بیٹھتی تھی اور چہکارتی تھی تو دل پر ایک عالم گزر جاتا تھا کہ کیفیت بیان میں نہیں آسکتی۔ کئی دفعہ تو یہ نوعیت ہوئی کہ میں نے دستک دے دے کر اڑا دیا۔ یہ موسم دلوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔

سوال نمبر ۵ (ب) : ذیل کی سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں ۵۰ تا ۶۰ الفاظ میں مکمل کیجیے۔ [10]

(۱) ذیل کے نکات کی مدد سے اشتہار بنائیے۔ (05)

نکات: سوشل میڈیا انٹرن کی ضرورت ...... اُمیدوار گریجویٹ ہوں ......سوشل میڈیا پلیٹ فارمس مثلاً فیس بک وغیرہ پر دسترس رکھتے ہوں ......تکنیکی اُمور سے باخبر ہو......اُردو، مراٹھی، انگریزی زبان پر عبور ہونا شرط ہے۔

منجانب : روزنامہ 'اُردو صحافت انقلاب'۔ رابطہ : usi@tues-day.com

(۲) دیے گئے نکات کی مدد سے خبر تحریر کیجیے۔ (05)

نکات : پروگرام کا اختتام ......طلبہ شور کرتے ہوئے میدان سے نکلتے کچھ بچے اُچھلتے کودتے ، سیٹیاں بجاتے ، دوڑتے بھاگتے سڑک پار کرنے لگے ...... اچانک ایک نوجوان تیز رفتار بائیک لے کر گزرا ...... فضا میں چیخ اُبھری ...... ایک طرف بائیک سوار نوجوان زخمی حالت میں ......دوسری طرف دو بچے لہولہان روتے ہوئے۔

(۳) دیے گئے نکات کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔ (05)

نکات : ایک کتا ...... قصاب کی دکان سے گزرنا ...... ہڈی مل جانا ...... ندی کے پل سے گزرنا ...... نیچے پانی میں اپنا ہی عکس دکھائی دینا ...... عکس کو کوئی اور کتا سمجھنا ...... اس عکس والے کتے کے منہ میں نظر آنے والی ہڈی حاصل کرنے کے لیے اس پر بھونکنا ...... اپنی ہڈی سے محروم ہو جانا...... نتیجہ۔

(۴) ذیل کے عنوانات میں سے کسی ایک پر ۱۰۰ تا ۱۲۰ / الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ [08]

۱) انٹرنیٹ یا وقت گزاری

۲) اُف ! یہ کورونا - تیرے انجام پہ رونا آیا

۳) قومی یکجہتی کی ضرورت اور اہمیت

●●●

جوابات نمونہ سرگرمی نامہ - I

Std.: X	جماعت : دسویں
Model Answers : I	جوابات نمونہ سرگرمی نامہ : I

سوال نمبرا (الف) :

(ا)

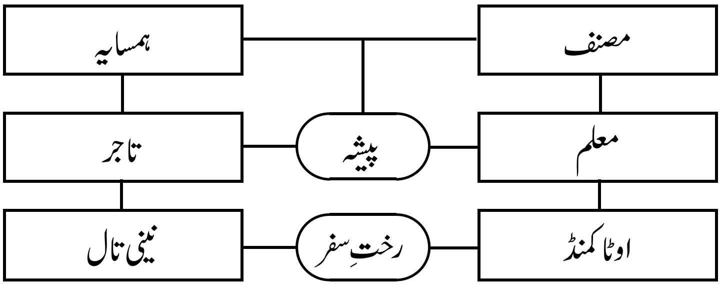

(۲) مصنف اور ہمسایے ایک دوسرے کو نیچا دِکھانے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ ہمسایے نے مصنف سے کہا تھا کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ صحت افزا مقام (نینی تال) کا رختِ سفر باندھنے والا ہے۔ اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لیے مصنف نے مع اہل و عیال اوٹا کمنڈ جانے کی نوید سنا دی۔ مگر دروغ گوئی کا بادل چھٹا تو حقیقتاً دونوں گھر پر ہی تھے۔ ہمسایے نے اچانک بیوی کے بیمار ہوجانے کا بہانہ تراشا تو مصنف نے اوٹا کمنڈ نہ جانے کی یہ وجہ بتائی کہ اس کے سالے کی شادی ہے اور اس کا سارا انتظام اسی کے ذمے ہے۔

بس یہی دوڑ ہے اس دور کے انسانوں کی
تیری دیوار سے اونچی میری دیوار بنے

(۳) مصنف کے ہمسایے نے جب قسط واری فرج خریدا تو مصنف کی بیوی کہاں چپ بیٹھتی۔ وہ بھی فرج خریدنے کے لیے بضد ہوگئی۔ بیوی کی ضد کے آگے مصنف نے گھٹنے ٹیک دیے اور بادِلِ ناخواستہ مصنف کو قسطوں پر فرج خریدنا پڑا۔ اس کے بعد اس کا ہمسایہ قسطوں پر ٹیلی وژن سیٹ خریدنے کا متمنی تھا۔ یہ سن کر مصنف پر بجلی گر پڑی۔ تب مصنف نے اس سے درخواست کی کہ وہ ایسا کرے گا تو اس کا دیوالہ نکل جائے گا، وہ برباد ہوجائے گا کیوں کہ گزشتہ ٹیلی وژن کی قسط بمشکل ادا کر پایا تھا

سوال نمبرا (ب) :

(ا)

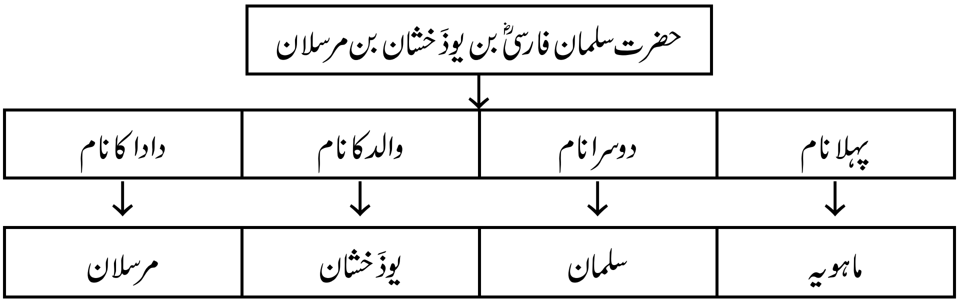

(۲) ایمان کی اطاعت سے پہلے بچپن میں داروغۂ آتش کدہ حضرت سلمان فارسیؓ کو ان کے والد نے انھیں کسی کام سے کھیت میں جانے کے لیے کہا۔ کھیت کے راستے میں ایک گرجا گھر تھا۔ حضرت سلمان فارسیؓ کھیت میں جانے کی بجائے اس گرجا گھر میں چلے گئے اور دیر شام تک وہیں رہے۔ گرجا گھر کی رسومات وعبادات کے طریقے سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ گھر لوٹ کر انھوں نے ساری روداد اپنے مجوسی والد کو سنائی تو وہ چراغ پا ہوگئے اور حضرت سلمانؓ کے پیروں میں بیڑیاں ڈال دیں۔

(۳) حق کی تلاش میں اللہ کے برگزیدہ بندے راستے کی درپیش مصیبتوں، تکلیفوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ حق کی تلاش میں اپنی ذات، اپنے مال ومتاع، اپنے عیش وآرام کی پروا نہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ وہ راستے کی سختیوں سے بالکل گھبراتے نہیں۔ انھیں صرف حق کی تلاش کرنے کی دھن رہتی ہے۔ صحابہؓ کی سیرت پر لکھی ہوئی مختلف کتابوں میں یہ مفہوم اکثر جگہ ملتا ہے کہ ساتویں صدی عیسوی میں حق کو پانے کے لیے حضرت سلمان فارسیؓ نے کتنی صعوبتیں برداشت کیں۔

اسی کی دھن میں مگن اور اسی کی دید میں گم
یہ دل جنون میں بھی مصروفِ کار رہتا ہے

سوال نمبر (۱) (ج):

(۱)

ہرا ہرا سبزہ زار		تر وتازہ ہوا
	نیچر کی دل فریبی	
صبح کی بہار		اُجلی کرنیں

(۲) قدرت بڑی فیاض واقع ہوئی ہے۔ سارے انسان، چرند پرند سب قدرت کی فیاضیوں سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔ ہرا ہرا سبزہ زار، صبح کا سہانا سماں، تر وتازہ ہوا اور سورج کی اُجلیں کرنیں سب کو فیض پہنچاتی ہیں۔ کنوؤں کی شکل میں زیر زمین پانی سے ہمارے کھیت لہلہاتے ہیں۔ بارش کے پانی سے درختوں میں نئی نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ بکھرا ہوتا ہے جو آنکھوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ شام کی دل فریب کیفیات سے بھی انسان مسرت محسوس کرتا ہے۔ غرضیکہ قدرت ہم پر ہمیشہ مہربان رہتی ہے۔

سوال نمبر ۲ (الف):

(۱)

مال ومتاع والے	←	اہلِ برگ ونوا
دکھ درد کے حال میں پھنسا غریب	←	مفلس بند دام عنا
چہچہاہٹ کی آواز کو سننا	←	سمع صفیر نوا زَن
باغ کی سیر	←	گل گشت

(۲) شاعر عادلؔ کہتے ہیں کہ صبح کی معطر اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے سارے گلشن میں خوشبو بکھر گئی ہے۔ چنبیلی کی خوشبو سارے چمن کو مہکا کر سونے پر سہاگہ کا کام انجام دے رہی ہے۔ اس مہک دار ماحول میں دل و دماغ پر خمار و مستی طاری ہو کر دل کو مسرت و انبساط بخش رہی ہے۔

(۳) دل، صحن چمن، گل و لالہ، بوئے سمن، فصل بہاراں کا تذکرہ دل نشین انداز میں بیان کرتے ہوئے شاعر چمن کے صحن کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ خرد، دل کی دل لبھانے والی باتوں کو سن کر کہتی ہے کہ دل کی باتوں کو سن کر فوراً خوش ہونا یا خوش فہمی میں مبتلا ہونا احمقانہ عمل ہے۔ جو لوگ وقتی نظاروں سے خوش ہو کر اسی میں مگن ہو جاتے ہیں وہ حقیقت سے بے خبر اور نادان ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۲ (ب):

(۱)

ناخدا	← بے خود	فضا	← خاموش
موجِ آب	← ساکت	سازِ دل	← مضرابِ الم

(۲) شاعر کی زندگی مصیبتوں، پریشانیوں، ناکامیوں، نامرادیوں سے دو چار رہی ہے۔ زندگی کی حقیقت کے متلاشی شاعر حالات سے لوہا لیتا رہا کہ جد و جہد، کوشش اور لگن کے باوجود قلب و ذہن نے راحت کا منہ نہ دیکھا۔ دریا کو کوزے میں بند کرتے ہوئے شاعر نے زمانے کے سرد و گرم کو چکھتے ہوئے، گرتے، سنبھلتے ہوئے اپنی زندگی گزار دی مگر وہ زندگی کو سمجھنے سے قاصر رہا۔

وہ کون تھا جو میری زندگی کے دفتر سے
حروف لے گیا ، خالی کتاب چھوڑ گیا

(۳) شاعر جذبیؔ کہتے ہیں کہ یہ ہماری بدنصیبی تھی کہ ہم کنارے پر ہی ڈوبے جبکہ ہواؤں میں تیزی تھی اور نہ ہی دریا میں تلاطم۔ ناخدا بے خود، فضا خاموش، موجوں میں اضطرابیت نہ تھی یعنی ڈوبنے کے حالات نہیں تھے لیکن پھر بھی ہم ڈوب گئے۔ اسے قسم کی ستم ظریفی کہیے کہ ہم خواہ مخواہ مصیبتوں کے مارے گئے۔ تصوراتی عینک سے دیکھیں تو شاعر کے ڈوبنے کا منظر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے

قدم قدم پہ نشیب و فراز ملتے ہیں
رہِ حیات میں انساں بہ احتیاط چلے

سوال نمبر ۲ (ج) :

(۱)

شاعر

وطن	ولادت	قلمی نام	نام
رام پور	۱۹۰۰ء	شاد عارفی	احمد علی خان

(۲) جوانو ! یہ صدائیں آ رہی ہیں آبشاروں سے

چٹانیں چوُر ہوجائیں جو ہو عزمِ یقیں پیدا

شاؔد عارفی (شاعر) حرکت وعمل کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے مسلسل اور لگاتار کوشش کرتے رہنے کی تلقین کر رہا ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ عیش و آرام میں وہ سست و کاہل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کے دل میں منزل پانے کی طلب و جستجو مدھم پڑ جاتی ہے۔ اس لیے انسان عیش وعشرت میں پڑ کر اپنی منزل سے غافل نہ ہو۔ انسان کو مسلسل جہد کرتے رہنا چاہیے تا کہ اس کی رفتار سست نہ پڑ جائے۔

مسلسل چلنے والوں کو خبر ہے

بس اک شب کی مسافت پر سحر ہے

سوال نمبر ۳ :

(۱) دجلہ کے پل پر ابوالحسن نامعلوم مہمان کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ اس کی ملاقات خلیفہ سے ہوتی ہے جو موصل کے سوداگر کے بھیس میں تھے۔ وہاں ابوالحسن بادشاہ کی خوب خاطر مدارات کرتا ہے۔ اس سے بادشاہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ دورانِ گفتگو ابوالحسن بتاتا ہے کہ اس کے محلے میں ایک امیر آدمی اپنے چار بدمعاش ساتھیوں کے ساتھ آتا ہے اور محلے والوں کو بہت پریشان کرتا ہے۔ اگر خدا اسے خلیفہ ہارون رشید کی جگہ ایک دن کے لیے خلیفہ بنا دے تو وہ دو کام کرے گا۔ پہلا اس منحوس آدمی اور بدمعاشوں کی پیٹھ پر سو سو کوڑے لگوائے گا۔ دوسرا اس کی والدہ کو ایک ہزار اشرفیاں دے گا۔ خلیفہ نے سوچا کہ اس امیر آدمی اور اس کے ساتھیوں کو ابوالحسن کے ہاتھ ہی سزا دلوائے۔ اس وجہ سے ہارون رشید نے ابوالحسن کو ایک دن کا خلیفہ بنا دیا۔

(۲) الف لیلہ عربی داستان کے ایک واقعے پر مشتمل 'قصہ سوتے جاگتے کا' ڈاکٹر نیر مسعود لکھنوی کا تحریر کردہ ڈراما ہے۔ ہارون رشید بغداد کے خلیفہ تھے۔ وہ ہر رات بھیس بدل کر رعایا کا حال جاننے کے لیے شہر میں اپنے حبشی غلام کافور کے ساتھ گشت کیا کرتے تھے۔ موصل کے سوداگر کا بھیس بدلنے کا مقصد رعایات کے حالات سے واقفیت اور ان کی تکالیف جاننے کے بعد ان کی تکالیف کو دور کرنا تھا۔ اسلامی ریاست کے خلفاء بھیس بدل کر اپنی سلطنت کے علاقوں کا گشت لگاتے تھے۔ دکھ و تکلیف میں مبتلا لوگوں کی معلومات حاصل کر کے ان کی مدد کرتے تھے۔ ڈراما نگار نے تاریخ میں مذکور واقعات سے متاثر ہو کر اسے پلاٹ کے واقعات میں پرو دیا ہے۔

(۳) خلیفہ ہارون رشید نے ابوالحسن کی خواہش پورا کرنے کے لیے اسے ایک دن کا خلیفہ بنا دیا تھا۔ بحیثیت خلیفہ ابوالحسن نے اپنے محلے کے امیر آدمی اور اس کے گرگوں (بدمعاشوں) کو سوسو کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا۔ ان کے چہرے پر سیاہی مل کر، اونٹوں پر سوار کر کے سارے شہر میں پھراتے ہوئے یہ اعلان کروایا کہ دیکھو لوگو! یہ انجام ہوا ان کا جو اپنے محلے والوں کو پریشان کرتے تھے۔ ابوالحسن کی والدہ کو ایک ہزار اشرفیاں بھجوائیں۔ رات میں اسے بے ہوشی کی حالت میں اس کے گھر پہنچا دیا گیا۔ صبح بیدار ہونے پر وہ اپنے آپ کو خلیفہ ہی سمجھ رہا تھا۔ جب اسے پتا چلتا ہے کہ اس کے دونوں حکموں کی تعمیل ہوئی ہے تو اسے اپنے امیر المومنین ہونے کا پختہ یقین ہوگیا۔ اس نے والدہ اور پڑوسیوں کی اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ ابوالحسن ہے۔ آخر داروغہ کی آمد ہوئی۔ داروغہ نے جب یہ سنا کہ ابوالحسن اپنے آپ کو امیر المومنین کہہ رہا ہے تو اس نے ابوالحسن کو گرفتار کر کے قید خانے میں ایک لوہے کے پنجرے میں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر بند کر دیا۔

سوال نمبر ۴ (الف) :

(۱) i) مفرد جملہ

ii) مرکب جبلہ

(۲) i) پاپڑ بیلنا : (سخت محنت کرنا) مقصد کے حصول کے لیے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔

ii) دیوالہ پٹ جانا : (بڑا نقصان ہونا) بیٹے کی بے جا فرمائشوں کی وجہ سے باپ کا دیوالہ پٹ گیا۔

(۳) i) اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

ii) ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا

(۴) i) ہجویہ نظم

ii) رباعی

(۵) صنعتِ تلمیح : شعر میں کسی تاریخی، مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کرنے والے الفاظ استعمال کیے جائیں تو اسے تلمیح کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۴ (ب) :

(۱) i) کا

ii) برگ و بار

(۲) (i) مضاف : خطوط (ii) مضاف الیہ : غبارِ خاطر

(۳) i) تحریر کرنے والا : محرّر ii) گاؤں کی زمین کی پیائش کرنے والا : پٹواری

(۴) i) مخاطب : مخاطِب : خطاب کرنے والا مخاطَب : جسے خطاب کیا جائے

ii) مذکر-مؤنث لکھیے : (الف) مربی - مربیہ (ب) محسنہ - محسن

(۵) i) بے باک ii) سبزی خور

سوال نمبر ۵ (الف) :

الف۔ب۔ج۔

۱۲۶۶، مومن پورہ، مالیگاؤں

۶ / جولائی ۲۰۲۴ء

جان سے پیاری عزیزہ،

آداب،

اری بہن! مجھے بڑی کوفت ہوتی ہے جب کوئی اپنے گھر کے بچے ہوئے کھانے کو کچرادان کی نذر کر دیتا ہے۔ مجھے ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے بچے ہوئے کھانے کو پیک کر کے کسی غریب، یتیم، مستحق، مسکین، مسافر یا ضرورت مند کو دے دیں تا کہ وہ بھوکا آپ کے پیکٹ سے کھانا حاصل کر کے اللہ کا شکر ادا کرے اور آپ کو بھی دعاؤں سے نوازے۔ میری تم سے گزارش ہے کہ تم بھی اپنے قریب صاحبِ حیثیت لوگوں سے التماس کرو کہ وہ روزانہ ایک وقت کا کھانا عطیہ کرے۔ بھر پیٹ جب خالی پیٹ والوں کے لیے رحم کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مزید نوازے گا، اِن شاء اللہ۔

طالب دعا

الف۔ب۔ج

یا

موسم کی آمد سے ہر طرف بلبل کے گیت سنائی دینے لگتے ہیں۔ گلاب کی ٹہنی پر بیٹھ کر خوب بولتی ہے۔ کبھی مستی میں پھول پر منہ رکھ دیتی ہے تب اس حقیقت کا پتا چلتا ہے کہ شاعروں نے اس تعلق سے جو مضمون باندھے ہیں وہ سچائی پر مبنی ہیں۔ چاندنی رات میں وہ صحنوں میں لگے سیب، ناشپاتی، بہی کے درختوں یا انگور کی بیلوں پر بیٹھ کر اس جوش وخروش سے بولتی ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ ابھی اس کا سینہ پھٹ جائے گا۔ سننے والے بھی بے قرار ہو جاتے ہیں۔ ایک موسم بہار میں مضمون نگار اسی ملک میں تھا تب اسے بھی اس بات کا تجربہ ہوا۔ وہ اکثر اس کی چہکار سن کر مضطرب ہو جاتا تو تالی بجا کر اُسے اڑا دیتا۔

سوال نمبر ۵ (ب) :

(۱)

سیکھئے اور کمائیے! سنہری موقع نہ گنوائیے!

سوشل میڈیا انٹرن کی ضرورت ھے

مشہور و معروف روزنامہ 'اُردو صحافت انقلاب' کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو گریجویٹ ہوں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمس مثلاً فیس بک، ٹویٹر، یوٹیوب، انسٹا گرام وغیرہ چلانے میں دسترس رکھتے ہوں نیز اسے اَپ لوڈ کرنے کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اُمیدوار کا تکنیکی اُمور سے باخبر ہونا اور اُردو، مراٹھی، انگریزی زبانوں پر عبور حاصل ہونا شرط ہے۔

ذیل کے پتے پر رابطہ قائم کر کے اپنی مفصل معلومات (بائیو ڈیٹا) ای میل کریں:

usi@tues-day.com

(۲) معصوم بچے لہولہان، عوام پریشان

مالیگاؤں (نامہ نگار) ۲؍ مارچ: کل سہ پہر ایک بجے اُردو ماڈل نیشنل اسکول کے سات بچے پھر تیز رفتار بائیک سوار کی زد میں آ کر لہولہان ہوگئے۔ سڑک پر گر جانے کی وجہ سے بائیک سوار بھی شدید زخمی ہوگئے۔ عینی شاہدین کے مطابق دوپہر ایک بجے جیسے ہی اسکول کی تعطیل ہوئی بچوں کا گروپ شور وغل کرتے، اُچھلتے کودتے، سیٹیاں بجاتے تیزی سے باہر نکلے۔ ابھی وہ گیٹ سے باہر نکل ہی رہے تھے کہ اچانک ایک تیز رفتار بائیک سوار نے تیزی سے گزرنے کی کوشش میں بچوں کو ٹکر ماردی۔ اس ٹکر سے بچے زخمی اور لہولہان ہوگئے۔ بائیک سوار بھی گرنے کی وجہ سے شدید زخمی ہوگیا۔ قرب و جوار کے راہ گیروں نے ان کی مدد کی۔ انھوں نے زخمی بچے کو قریب کے اسپتال میں داخل کیا۔ لوگوں میں یہ بحث جاری ہے کہ ناجائز تعمیرات کی وجہ سے کب تک معصوم اور بے گناہ لوگوں کی جان جاتی رہے گی۔ وہ وقت کب آئے گا جب ناجائز تعمیرات سے پاک ہوگا اور راہ گیر اور گاڑیاں اطمینان وسکون سے اپنی منزل تک بہ حفاظت پہنچ سکیں گے۔ عوام اور انتظامیہ کو اس بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا ورنہ اس طرح قیمتی جانیں حادثات کی نذر ہو کر لوگوں کے لیے مصیبتیں کھڑی کرتے رہیں گے۔

(۳) لالچ بُری بلا ہے

ایک کتا بڑا خونخوار اور خارش زدہ تھا۔ وہ قصاب کی دکان کے قریب موقع کی تاک میں تھا کہ کب موقع ملے اور کچھ گوشت یا ہڈی کا انتظام ہوجائے۔ اچانک اسے ایک ہڈی نظر آئی۔ ہڈی دیکھ کر کتے کے منہ میں پانی آ گیا اور اس کے بھوک کی اشتہا میں اضافہ ہوگیا۔ کتا اس ہڈی کی طرف بجلی کی سی رفتار سے بڑھا۔ اس نے ہڈی کو منہ میں دبوچا اور وہاں سے رفو چکر ہوگیا۔ کتا منہ میں ہڈی دبائے بھاگ رہا تھا کہ راستے میں ایک ندی آن پڑی۔ اس چھوٹی سی ندی میں اِس کنارے سے اُس پار جانے کے لیے ایک چھوٹا سا پل تھا۔ کتے نے اس پل پر سنبھل سنبھل کر ندی کے دوسرے سرے تک پہنچنے کے لیے قدم بڑھائے۔ کتے نے آدھا راستہ طے کیا کہ دیکھا کہ ندی کے اندر ایک اور کتا منہ میں ہڈی دبائے ہوئے تھا۔ جو ہو بہو کتے کی مشابہت رکھتا تھا۔ حالانکہ وہ اس کا عکس تھا۔ کتے کے اندر کا لالچ اُبھرا۔ اس نے سوچا وہ ہڈی بھی میری ہونی چاہیے۔ یہ سوچ کر اس نے زور سے بھونکنا شروع

کردیا۔ بھونکنے کے لیے جیسے ہی اس نے منہ کھولا اس کے منہ کی ہڈی بھی ندی میں جا گری۔ کتا منہ لٹکائے افسوس کرتے نامراد واپس لوٹ گیا۔

نتیجہ : لالچ بری بلا ہے۔ اس لیے ہمیں لالچ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(۴) ا) انٹرنیٹ یا وقت گزاری

ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ یہ صحیح ہے سائنس کی ترقی سے انسان آسمانوں پر اپنی کمندیں ڈالنے لگا ہے۔ ترقی کی روشنی بکھری، رنگوں کی قوسِ قزح اُبھری، انٹرنیٹ ایجاد ہوا۔ وقت کے ساتھ اس کے استعمال میں اضافہ ہوا تو انسانوں کے لیے ترقی کی نئی راہیں خود بہ خود دستک دینے لگیں۔ کمپیوٹر سے مستفید شخص سفر کی دھن میں آگے اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ بیش بہا اور گراں قدر خدمات ذاتی کمپیوٹر تک کنویں کے مینڈک کی مانند ہوتا ہے۔ اس کمپیوٹر کو لامحدود وسعت عطا کرنے والی ایجاد کا نام انٹرنیٹ ہے۔

انٹرنیٹ کی بات کی جائے تو یہ دنیا بھر میں مختلف النوع کمپیوٹر کو مربوط کرنے کا ایک وسیلہ ہے۔ دنیا کی مشہور کمپنیاں اس سے فائدے اُٹھاتی ہیں۔ وہ صارفین کو متوجہ کرنے کے لیے دلکش اشتہارات کا سہارا لیتی ہیں۔ اس طرح انسان اپنی معلومات، ایجادات، خیالات، تصورات سے دوسرے انسانوں کو متعارف کرانے کے لیے بے چین ہوجاتے ہیں۔ انٹرنیٹ ایسے تمام لوگوں کے ذوق کی تسکین کا سبب بنتا ہے۔ انٹرنیٹ پر موجود سینکڑوں بلکہ کروڑوں ویب سائٹس تشنگانِ علم کو معمولی مہارت اور اُنگلیوں کی جنبش سے ہمہ وقت سیراب کرتی ہیں۔ جب اسکرین پر معلومات کا سمندر اُمڈتا ہے تو انسان کا دل و دماغ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ انٹرنیٹ کی دنیا کے کسی بھی حصے میں موجود ہم زبان سے تبادلۂ خیال آسانی سے کر سکتے ہیں۔ وہ دن ہوا ہوئے جب کبوتروں اور خطوں کے ذریعے قلبی احساسات یا خبروں کو پہنچایا جاتا تھا۔ اب ای-میل نے خط و کتابت اور مراسلات کی ترسیل کو سستا، معیاری اور ایسا پیامبر بنا دیا کہ آناً فاناً ملاقات ہوجاتی ہے۔ انٹرنیٹ کی مدد سے تعلیم و تدریس کے مؤثر ذرائع حاصل ہوئے۔ تفریح کے گوناگوں وسائل ہاتھ لگے۔ فلمیں، نغمے، کتابیں، ضروریاتِ زندگی، پیداوار کی تفصیل، شخصیات، کاروبار، اُتار چڑھاؤ، کروٹیں لیتی صورتِ حال، دوستیاں، شادیاں، لین دین، نظریے کی اشاعت ...غرض دریا کو کوزے میں بند کرکے یہ کہہ لینے میں کوئی جھجک نہیں کہ انسانی ضرورت کی اہم چیز کا نام آج انٹرنیٹ ہے۔

سماج پر انٹرنیٹ کے استعمال کے مثبت اور منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے مثبت استعمال سے مواصلات میں انقلاب آیا۔ دور دراز کے لوگوں سے رابطہ آسان ہوگیا۔ صارف براہِ راست اشیائے مطلوبہ حاصل کرلیتا ہے۔ اس کی افادیت اپنی جگہ مسلّم ہے مگر اس کے منفی اثرات سے چشم پوشی بھی نہیں کی جاسکتی۔ کسی بھی چیز کے روشن پہلو ہوتے ہیں تو تاریک بھی ہوتے ہیں۔ اس کا بے جا استعمال وقت کی بربادی اور اخلاقی خرابیوں میں مبتلا کرکے سماج کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ لوگوں کی صحت متاثر ہو رہی ہے۔ آنکھوں، ہاتھوں، کمر، گردن کے عضلات، ریڑھ کی ہڈی اور ہاضمے پر بھی اس کے بُرے اثرات ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ طلبہ پڑھائی اور کتاب سے دور ہوکر شب و روز اپنے وقت کی بربادی کرتے ہیں۔ پڑھائی سے دور ہونے کے علاوہ ان کی

بینائی اسکرین کی شعاعوں سے متاثر ہوتی ہے۔ نیز ان کی صحت پر بھی بُرا اثر مرتب ہوتا ہے۔لوگ انٹرنیٹ کا استعمال کر کے گھنٹوں اسی میں مگن رہتے ہیں اور دیگر کام متاثر ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسانی زندگی تذبذب وکشمکش میں آکر بھونچال سے دوچار ہوتی ہے۔ انٹرنیٹ نے اخلاقی اقدار کا جنازہ تو نکال دیا ہے، ساتھ ہی رشتوں میں دراڑیں اور شگاف پیدا کر دیا ہے۔ دریا کو کوزے میں بند کر کے کہنا بہتر ہے کہ انٹرنیٹ کے تعمیری پہلو سے مستفیض ہونا چاہیے۔

۲) اُف! یہ کورونا - تیرے انجام پہ رونا آیا

شاعر محبت کے انجام کی شکایت کر رہا تھا، ہم یہاں کورونا کی حشر سامانیوں کا ذکر کر رہے ہیں ؎

خدا جس کی حفاظت کی حیا جب ٹھان لیتا ہے
تو پھر مکڑی کے جالوں کی وہ چادر تان لیتا ہے
اگر وہ زندگی لکھ دے سمندر راہ دے دے گا
اگر وہ موت لکھ دے تو مچھر جان لیتا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے۔ انسان کا ازلی دشمن شیطان اسے گمراہ کرنے کی بے حد کوشش کرتا ہے۔ انسان شیطان کے بہکاوے میں آ کر صراطِ مستقیم سے بھٹک کر اللہ تعالیٰ کی، اپنے مالک کی، دونوں جہاں پیدا کرنے والے خالق کی نافرمانی کرنے لگتا ہے۔ اللہ کی رسّی چھوٹنے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے غیض وغضب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جگانا آتا ہے اُس کو کئی طریقوں سے
گھروں پہ دستک دینے خدا نہیں آتا

ایسے حالات میں کچھ انسان راہِ راست پر آ جاتے ہیں اور متعدد افراد قدرتی آفات کی زد میں اپنی قیمتی زندگی کھو بیٹھتے ہیں۔ انسان نے بے شمار ایجادات کیں۔ آسمانوں پر اپنی کمندیں ڈالیں مگر بقول شاعرِ مشرق علامہ اقبال کے: ستاروں سے آگے جہاں اور کا متلاشی انسان آج بھی قدرتی آفات میں اپنے آپ کو بے دست و پا محسوس کرتا ہے۔ قدرت انسان کو یاد دلاتی ہے کہ ''اللہ کی ہی ذات تمام چیزوں پر قدرت رکھتی ہے۔''

قصص الانبیاء کے واقعات سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ ہم ان کے دور میں اللہ کی نافرمانی کرنے والوں پر اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ قحط سالی، سونامی، سیلاب، زلزلہ، موذی بیماریوں کے ذریعے اپنے قہر وغصّے کو ظاہر کرتے ہیں اور اپنی ناراضگی اپنے بندوں پر ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت نوحؑ کے دور میں اللہ نے طوفان کے ذریعے، حضرت صالحؑ کے دور میں ہواؤں کا طوفان اور قومِ عاد، قومِ لوط اور قومِ ثمود پر پوری بستیاں زمیں بوس کر دی گئیں۔

مارچ ۲۰۲۰ء میں بھی کورونا جیسی بیماری کیا آئی، اس سے دنیا بھر کی نبض تھم گئی۔ میں شاعر کے الفاظ میں دہرانا چاہوں گا:

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر نہ کرسکا

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

موت کا کوئی بھروسانہیں، موت کا فرشتہ کب کس کی روح قبض کرنے آ جائے، کسی کو نہیں معلوم۔ اگر روئے زمین پر وبائی بیماری کا راج ہے تو قبرستان، شمسان گھاٹ چھوٹے نظر آتے ہیں۔ کورونا بیماری نے ہر کسی کو رلایا۔ ہنوز اس کا دامن تنگ نہیں ہوا ہے۔ آج بھی دنیا بھر کے اانسانوں کو ماسک لگانے، احتیاط کرنے، صابن سے بار بار ہاتھ دھونے، سینی ٹائزر کرنے پر مجبور کیے ہوئے ہے۔ کورونا بیماری نے اَن گنت افراد کو موت کا نوالہ بنایا۔ کچھ مریض ڈپریشن کا شکار ہوکر زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ بے شمار لوگ خوف زدہ و ہیبت زدہ حیات و موت کے جال میں پھنسے نظر آرہے ہیں۔ کچھ بھلے چنگے لوگ نمونیا، کھانسی، سانس لینے میں تکلیف، وینٹی لیٹر آنا فاناً آخری آرام گاہ پہنچ گئے۔ ادھر حکمرانوں کا کردار مساعی جمیلہ کی بجائے تماشائی کا نظر آیا۔ حکومت وقت کو مرہم کی بجائے زخم دینا لاک ڈاؤن کی شکل میں نظر آیا۔ حکومت کو رہزن کی بجائے رہبر بن کر اور مسیحا بن کر عوام کی رکھوالی، ان کی صحت، روزی روٹی اور غذا کا نظم کرنا تھا مگر الفاظ یاد آتے ہیں۔ ع :

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں ، تیری رہبری کا سوال ہے

بچہ، بوڑھا، جوان دنیا کے ہر انسان نے کورونا کا غم جھیلا ہے، برداشت کیا ہے۔ بے شمار لوگوں نے خون کے آنسو روہے ہیں۔ کئی لوگوں نے فاقوں کا تلخ زہر چکھا ہے۔ کچھ نے اپنے رشتہ داروں کی تجہیز و تکفین تک قبرستانوں میں کی۔ کیا یہ ہمارے لیے مقامِ عبرت نہیں؟ یقیناً ہمیں اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہیے بلکہ اشکبار ہوکر اللہ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگنا چاہیے تاکہ اس کی ناراضگی دور ہو اور ہمیں اس غضبناک بیماری سے نجات حاصل ہو۔ ہمیں یہ بھی عہد کرنا ہے کہ ہم صراطِ مستقیم پر چل کر اس خالق و مالک کو راضی کریں گے۔

تمام حشر سامانیوں کے بعد ہمیں عبرت کے لیے یہ یاد رکھنا ہے کہ جہاں مسئلہ ہے وہیں حل ہے۔

۳) قومی یکجہتی کی ضرورت اور اہمیت

گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونقِ چمن
اے ذوقؔ اس چمن کو ہے زیب اختلافات سے

اس دنیا میں ہندوستان ہی وہ جمہوری ملک ہے جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے، مختلف رسم و رواج کے ماننے والے، مختلف زبانوں کے بولنے والے اور مختلف لباس پہننے والے لوگ آباد ہیں۔ تمام قوموں کی تہذیبیں جدا ہیں۔ تمام قوموں کے تہوار اور عبادت گاہیں جدا ہیں۔ ہندوستان بجا طور پر گنگا جمنی تہذیب پر فخر کرسکتا ہے۔ تمام اختلافات کے باوجود تمام ہندوستانی آپس میں شیر و شکر ہوکر بھائی بھائی کی طرح رہتے ہیں اور اس کی یہ روایت صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ یہی قومی یکجہتی ہندوستان کے ماتھے پر درخشاں ستارہ بن کر چمک رہی ہے۔ جس طرح چمن میں کھلے رنگ برنگ کے پھول اس کی زینت و

خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں، اسی طرح یہاں کی مختلف قوموں کے رسم و رواج، تہوار، لباس، غذا اس ملک کی خوبصورتی کا باعث ہے۔ اگر ہم اس ملک کے ماضی پر نظر ڈالیں تو ہمیں قومی یکجہتی کی لاتعداد مثالیں نظر آتی ہیں۔ جس میں بادشاہوں نے، عوام نے اپنے اپنے مذہب، رسم و رواج اور تہواروں کے علاوہ دیگر قوموں کے مذاہب، زبان، تہواروں کا احترام کیا۔ مغل بادشاہ ہولی، دیوالی، شاہی خزانے کے اخراجات سے جوش و خروش کے ساتھ مناتے تھے۔ اکبر بادشاہ نے راکھی کے تہوار کو سلونو کا نام دیا۔ ہمایوں نے رانی کرناوتی کو اپنی بہن بنا لیا۔ شیواجی مہاراج نے مسلم سردار احمد کی بہو کو احترام کے ساتھ لوٹایا۔ راجا رنجیت سنگھ نے قرآن پاک کو چوم کر بلند مقام پر رکھا اور کاتب کو انعام سے نوازا۔ بادشاہوں کے علاوہ عوام اور شاعروں نے بلاتفریق مذہب و ملت دیگر قوموں کے تہواروں کو اپنا تہوار سمجھ کر حصہ لیا۔ نظیر اکبر آبادی کی ہولی، دیوالی پر لکھی گئی نظمیں قومی یکجہتی کا بین ثبوت ہیں۔

ہندوستانیوں کی آپسی رنجش اور اختلافات سے انگریزوں نے فائدہ اُٹھایا۔ لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کے تحت ہندوؤں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قومیں آج تک اس کی سزا بھگت رہی ہیں۔ انگریز ۱۹۴۷ء میں ملک سے چلے گئے لیکن آپسی اختلافات کا ایسا بیج بو گئے جو ببول کی طرح ہر طرف پھیل گیا ہے۔ سر سیّد احمد خاں اس خلش کو پاٹتے ہوئے کہتے ہیں: ''ہمارا ملک ہندوستان ایک خوب صورت دلہن کی طرح ہے۔ ہندو اور مسلمان اس خوبصورت دلہن کی دو آنکھیں ہیں۔ اگر یہ دونوں آپس میں لڑتے رہیں گے تو یہ خوبصورت دلہن بھینگی ہو جائے گی۔ پس اے لوگو! ہوش کے ناخن لو۔ غور و فکر سے کام لو۔ ایسی منافرت کو ختم کرو۔ تعصب، تنگ نظری، بھید بھاؤ کو چھوڑ دو۔'' آج حالات کتنے غیر یقینی ہو گئے ہیں کہ ایک فرقے کا تہوار آتے ہی لوگ خوش ہونے کی بجائے فکر و دہشت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ تہوار خوف و ماتم پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ہماری قومی روایت، قومی یکجہتی کے ماتھے پر ایک بدنما داغ بن گئی ہے۔ ہمیں اس داغ کو مٹانا ہے۔ آپسی بھائی چارگی اور رواداری کی ایسی مثالیں پیش کرنا ہے کہ دنیا دنگ رہ جائے۔

ہمیں اُمید ہے کہ آپسی محبت اور پریم کی وہ گنگا پھر سے بہنے لگے گی جس میں سب اپنے اپنے پاپ دھو لیں۔ صرف نعرے، امن کمیٹیاں اور ریلیف مسئلے کا حل نہیں ہوں گے۔ ہمیں اپنے ذہنوں کو پاک رکھنا ہوگا تبھی قومی یکجہتی قائم ہوگی۔

●●●

نمونہ سرگرمی نامہ - II

Std.: X — جماعت : دسویں

Model Activity Sheet : II — نمونہ سرگرمی نامہ : II

سرگرمی نامے کے لیے ہدایات

۱) سرگرمی نامے میں خاکے صرف پین سے ہی بنائیں۔
۲) سرگرمی نامے کی معروضی سرگرمیاں اور قواعد پر مبنی سرگرمیوں کی جانچ ممتحن ہدایات کے عین مطابق کرتا ہے، اس لیے ہدایات بغور پڑھیں۔
۳) سرگرمی نامے کا تحریری حصہ جانچتے وقت ممتحن آپ کی تحریری مہارت، مؤثر اندازِ بیان، پرکشش خیالات، مناسب الفاظ، جملوں کا تسلسل، برمحل موزوں اشعار، محاورے، کہاوتوں اور بولی کے استعمال، املا وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نمبرات تفویض کرتا ہے۔
۵) تحریری اطلاقی عبارت کے حصے میں خاکے بنانے اور سوال لکھنے کی ضرورت **نہیں**۔
۶) اشتہار کے لیے تصویر و تزئین کاری کے نمبرات **نہیں** ہیں، اس لیے وقت ضائع نہ کریں۔
۷) خوشخطی اور صفائی کا خیال رکھیں۔

حصہ ۱ : نثر - کل نمبرات:18

سوال نمبر ۱ (الف) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [07]

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

دسترخوان پر بیٹھنا	کھڑے ہوکر کھانا	تبادلۂ غذا	تبادلۂ غذا
↓	↓	↓	↓

سچی بات تو یہ ہے کہ دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھانے کی روایت ہمارا عزیز ترین ثقافتی ورثہ تھا۔ اب یہ روایت اوّل تو کہیں نظر ہی نہیں آتی اور کہیں نظر آ جائے تو مارے شرمندگی کے فی الفور خود میں سمٹ جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں شرمندہ ہونے کی قطعاً کوئی بات نہیں۔ بلکہ میں کہوں گا کہ دسترخوان پر بیٹھنا ایک تہذیبی اقدام ہے جب کہ کھڑے ہوکر کھانا ایک نیم وحشی عمل ہے مثلاً یہی دیکھیے کہ جب آپ دسترخوان پر بیٹھتے ہیں تو دائیں بائیں یا سامنے بیٹھے ہوئے شخص سے آپ کے برادرانہ مراسم فی الفور استوار ہوجاتے ہیں۔ آپ محسوس کرتے ہیں جیسے چند ساعتوں کے لیے آپ دونوں ایک دوسرے کی خوشیوں، غموں اور بوٹیوں میں شریک ہوگئے ہیں۔ چنانچہ جب آپ کے سامنے بیٹھا ہوا آپ کا کرم فرما دریادلی اور مروّت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی پلیٹ کا شامی کباب آپ کی رکابی میں رکھ دیتا ہے تو جوابِ آں غزل کے طور پر آپ بھی اپنی پلیٹ سے مرغ کی ٹانگ نکال کر اسے پیش کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد کھانا کھانے کے دوران لین دین کی وہ خوشگوار فضا از خود قائم ہوجاتی ہے جو ہماری ہزاروں برس کی تہذیب کا مظہر ہے۔ ایک لحظہ کے لیے بھی یہ خطرہ محسوس نہیں ہوتا کہ سامنے بیٹھا ہوا شخص آپ کا مدِمقابل ہے اور اگر آپ کی ذرا

بھی آنکھ جھپکی تو وہ آپ کی پلیٹ پر ہاتھ صاف کر جائے گا۔ دسترخوان کی یہ خوبی ہے کہ اس پر بیٹھتے ہی اعتماد کی فضا بحال ہو جاتی ہے اور آپ کو اپنا شریکِ طعام حد درجہ شریف دکھائی دینے لگتا ہے۔ دوسری طرف کسی بھی بوفے ضیافت کا تصوّر کیجیے تو آپ کو نفسا نفسی اور چھینا جھپٹی کی فضا کا احساس ہوگا اور ڈارون کا 'جہدللبقا' کا نظریہ بالکل سچا اور برحق نظر آئے گا۔

(۲) اقتباس کے حوالے سے دسترخوان پر کھانا کھانے کی تہذیب کے بارے میں تحریر کیجیے۔ **(02)**

(۳) بوفے ضیافت یا کھڑے ہو کر کھانے کے بارے میں اپنی ذاتی رائے لکھیے۔ **(03)**

سوال نمبر ۱ (ب) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[07]**

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

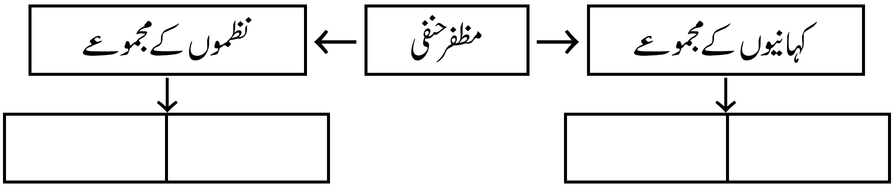

ملاقاتی : اُردو ادبِ اطفال میں آپ کا حصہ کیا اور کتنا ہے؟

مظفر حنفی: نثر میں کہانیوں کے میرے تین مجموعے 'نیلا ہیرا، بندروں کا مشاعرہ، حلوہ چور'، بچوں کی نظموں کے چھے مجموعے 'کھیل کھیل میں، نرسری کے گیت، چٹخارے، مزے دار نظمیں، بچوں کے لیے، بول میری مینا' شائع ہو چکے ہیں۔

ملاقاتی : بچوں کے ادب کی ترقی کے لیے کون سے اقدامات ضروری ہیں؟

مظفر حنفی: بچوں کے لیے لکھتے وقت مصنف کو خود بچہ بن جانا چاہیے یعنی بچوں کی نفسیات سے اس کا بخوبی واقف ہونا ضروری ہے۔ مصنف کا مطالعہ، مشاہدہ اور تجربہ بھی وسیع اور متنوّع ہو۔ وہ تحریر میں بچوں کی دلچسپی کا وافر مواد مہیا کرے۔ ظرافت سے بھرپور کام لے۔ قدیم لوک کہانیوں اور داستانوں کو دورِ حاضر کی سائنسی ایجادات سے آمیز کر کے ادب تخلیق کیا جائے تو کارآمد نتائج برآمد ہوں گے۔ اُردو میں نرسری رائمز کی سخت کمی ہے، لکھنے والوں کو اس طرف مائل کرنا چاہیے۔ دیکھا جا رہا ہے کہ زیادہ تر اساتذہ ہی بچوں کے لیے نصیحتوں کی پوٹ جیسی کہانیاں اور نظمیں لکھتے ہیں۔ بڑے اور مستند شاعروں اور ادیبوں کی ادبِ اطفال کی تخلیق میں شرکت لازمی ہے۔ بچوں کے لیے شاعری کرنے والوں کے مشاعرے ہونے چاہئیں۔ بچوں کے لیے لکھنے والوں کو ٹیلی وژن اور ریڈیو پر زیادہ مواقع فراہم کرنا چاہئیں۔

ملاقاتی : اُردو زبان کے طلبہ و طالبات کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

مظفر حنفی: کامیابی کے لیے محنت، خوب محنت کی ضرورت ہے، اور کوئی شارٹ کٹ تلاش کرنا بے کار ہے۔ ہر ناکامی عارضی ہوتی ہے اور زیادہ کوشش کرنے کی نصیحت کرتی ہے۔ اللہ بڑا منصف ہے۔

(۲) مظفر حنفی نے اُردو زبان کے طلبہ کو جو پیغام دیا ہے، اسے اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔ **(02)**

(۳) ''بچوں کے لیے لکھتے وقت مصنف کو خود بچہ بن جانا چاہیے۔'' اس بیان پر اپنی رائے دیجیے۔ **(03)**

سوال نمبر (۱) (ج): درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[04]**

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

	→	تہذیبی روایت کے بنیادی نکتے	←	
	→	اختلافِ ادب کا مظہر	←	

کوئی بھی بڑی علمی وفکری سرگرمی اس وقت تک نہ تو اپنے نئے رجحانات کے تعین میں کوئی مؤثر رول ادا کرسکتی ہے اور نہ ہی عہد درعہد آگے سفر کرسکتی ہے۔ جب تک وہ اپنی تہذیب وروایت کے مرکزی نکتے کو ہمہ وقت ملحوظِ خاطر نہ رکھے۔

رواداری اور وسعتِ قلبی کو ہماری تہذیب وروایت کے بنیادی اور مرکزی نکتے کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کا ثبوت ہمیں حیاتِ طیبہؐ کے روزمرہ اُمور میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ ہماری علمی، فکری اور ادبی روایت بھی اس سے آراستہ نظر آتی ہے۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ادب وتنقید میں اختلافِ رائے کی ہمیشہ گنجائش ہوتی ہے۔ اہلِ علم ودانش تو اس ضمن میں اس رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ اختلاف تو ادب کے لیے ایک بابرکت چیز ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وہ نئے پہلو سامنے لاتا ہے اور نئے افکار کو اُجاگر کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ تاہم اختلاف کو ہمیشہ اپنے حدود کا خیال رکھنا چاہیے۔

اختلاف کسی بھی رائے، خیال، فکر یا تصور سے کیا جاسکتا ہے اور اس کے تقابل میں اپنی رائے یا خیال کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ یہ کام دلائل کے ساتھ ہونا چاہیے۔ محض کسی کو رد کردینا یا پھر اس طرح کے کسی موقع پر عمومی انداز کا مسترد کردینے والا لہجہ اختیار کرنا کافی نہیں ہوتا۔ بات میں وزن پیدا ہوتا ہے دلیل سے اور اس کو مستحکم کرتا ہے متبادل زاویہ، نیا خیال اور نیا بیانیہ۔ ایسا نہ ہو تو محض رد ومخالفت کا منفی احساس ہی سامنے آتا ہے جو ادب اور تنقید کسی کے لیے کارآمد نہیں ہوتا۔

(۲) مثبت اختلاف رائے سے متعلق چار اہم نکات اقتباس سے پیش کیجیے۔ **(02)**

حصہ ۲ : نظم / غزل / رباعی - کل نمبرات: 16

سوال نمبر ۲ (الف): درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[06]**

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

کیا نہ جائے

↓

اپنے من میں پریت بسالے
اپنے من میں پریت

من مندر میں پریت بسالے — او مورکھ ، او بھولے بھالے
دل کی دنیا کرلے روشن — اپنے گھر میں جوت جگالے
پریت ہے تیری ریت پرانی — بھول گیا او بھارت والے

بھول گیا او بھارت والے
پریت ہے تیری ریت
بسالے اپنے من میں پریت

☆

اپنے من میں پریت بسالے
اپنے من میں پریت

نفرت اک آزار ہے ، پیارے — دکھ کا دارو پیار ہے ، پیارے
آجا ، اپنے روپ میں آجا — تو ہی پریم اوتار ہے ، پیارے
یہ ہارا تو سب کچھ ہارا — من کے ہارے ہار ہے ، پیارے

من کے ہارے ہار ہے پیارے
من کے جیتے جیت
بسالے اپنے من میں پریت

☆

اپنے من میں پریت بسالے
اپنے من میں پریت

دیکھ ، بڑوں کی ریت نہ جائے — سر جائے پر میت نہ جائے
میں ڈرتا ہوں ، کوئی تیری — جیتی بازی جیت نہ جائے
جو کرنا ہے ، جلدی کرلے — تھوڑا وقت ہے ، بیت نہ جائے

تھوڑا وقت ہے ، بیت نہ جائے
وقت نہ جائے بیت
بسالے اپنے من میں پریت

(۲) 'پریت کا گیت' نظم میں جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے، اُسے اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔ **(02)**

(۳) درج ذیل شعر کے مطلب کو اسلوبی حسن کے ساتھ واضح کیجیے۔ **(02)**

یہ ہارا تو سب کچھ ہارا
من کے ہارے ہار ہے پیارے

سوال نمبر ۲ (ب) : درج ذیل درسی غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سر گرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[06]**

بدن کجلا گیا تو دل کی تابانی سے نکلوں گا
میں سورج بن کے اک دن اپنی پیشانی سے نکلوں گا

نظر آ جاؤں گا میں آنسوؤں میں ، جب بھی روؤ گے
مجھے مٹی کِیا تم نے تو میں پانی سے نکلوں گا

میں ایسا خوب صورت رنگ ہوں دیوار کا اپنی
اگر نکلا تو گھر والوں کی نادانی سے نکلوں گا

ضمیرِ وقت میں پیوست ہوں مَیں پھانس کی صورت
زمانہ کیا سمجھتا ہے کہ آسانی سے نکلوں گا

یہی اک شے ہے جو تنہا کبھی ہونے نہیں دیتی
ظفؔر مرجاؤں گا جس دن پریشانی سے نکلوں گا

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

قافیے
↓ ↓ ↓ ↓

(۲) شاعر زمانے کو جو چیلنج کر رہا ہے، اسے اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔ **(02)**

(۳) درج ذیل شعر کا اسلوبی حسن واضح کیجیے۔ **(02)**

یہی اک شے ہے جو تنہا کبھی ہونے نہیں دیتی
ظفؔر مرجاؤں گا جس دن پریشانی سے نکلوں گا

سوال نمبر ۲ (ج) : درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سر گرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[04]**

(۱) رواں خاکہ مکمل کیجیے۔ **(02)**

شب ← [ ]
صنف ← [ ]
پیغام کا ذریعہ ← [ ]
افکار ← [ ]

مجھے ڈرا نہیں سکتی فضا کی تاریکی
مری سرشت میں ہے پاکی و درخشانی
تو اے مسافرِ شب ، خود چراغ بن اپنا
کر اپنی رات کو داغِ جگر سے نورانی

(۲) علامہ اقبال کے قطعے کے پیغام کو تحریر کیجیے۔ **(02)**

حصہ ۳ : اضافی مطالعہ - کل نمبرات:06

سوال نمبر ۳ : کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) خلیفہ کے مذاق اور حکم کو واضح کیجیے۔

(۲) ابوالحسن کے دوستوں اور دوستی کے نظریے پر روشنی ڈالیے۔

(۳) ڈرامے سے اپنے کوئی تین پسندیدہ کرداروں پر روشنی ڈالیے۔

حصہ ۴ : قواعد - کل نمبرات:16

سوال نمبر ۴ (الف) : ہدایات کے مطابق سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [10]

(۱) درج ذیل جملوں میں مفرد، مرکب اور مخلوط جملے پہچانیے۔ (02)

i) آسمان ابھی بہت دور تھا اور پروں میں تھکن رینگنے لگی تھی۔

ii) حضرت سلمان فارسیؓ سنہ ۳۳ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

(۲) درج ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ (02)

i) نیچا دِکھانا :

ii) شیخی بگھارنا :

(۳) شعر میں آئی ہوئی کہاوت لکھیے۔ (02)

i) کسی کے پاس دولت یہ رہتی نہیں
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں

ii) رقیب اس کے گھر کی راہ مت میری طرح تو لے
چلے گر چال کوا ہنس کی تو اپنی بھی بھؤلے

(۴) ذیل کی تعریف کے لیے ایک لفظ لکھیے۔ (02)

i) جس نظم میں ربّ کائنات کی تعریف و توصیف بیان کی جائے۔

ii) وہ نظم جس میں حضورؐ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے یا آپ کی شان میں کہی گئی نظم۔

(۵) درج ذیل شعر کی صنعت کا نام لکھ کر صنعت کی تعریف لکھیے۔ (02)

گل و غنچہ ہے صورت جام و مینا
روش عکس سبزہ سے جوں نقش مینا

سوال نمبر ۴ (ب) : ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) قوسین میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق سرگرمی حل کیجیے۔ (01)

i) اس کو اپنا وجود نا قابلِ برداشت بوجھ محسوس ہونے لگا۔ (زیرِ اضافت کی ترکیب لکھیے)

ii) ہم علم کے موتی چن کر لائیں گے۔ (حرف جار تلاش کر کے لکھیے)

(۲) دیے گئے جملے میں مضاف اور مضاف الیہ کی شناخت کر کے لکھیے۔ (01)

دہلی میں بچوں کا رسالہ 'کھلونا' نیا جاری ہوا تھا۔

(۳) درج ذیل فقروں کے لیے مناسب لفظ تحریر کیجیے۔ (01)

i) تانبے یا پیتل کا طشت ii) سیاحت کرنے والا

(۴) ہدایت کے مطابق سرگرمی حل کیجیے۔ (02)

i) اعراب لگا کر دو مختلف معنی والے لفظ بنا کر معنی لکھیے : کش

ii) واحد-جمع لکھیے : (الف) فکر (ب) اسلاف

(۵) سابقہ/ لاحقہ لگا کر ہر ایک سے ایک ایک بامعنی مرکب بنائیے۔ (01)

i) پاک ii) پاک

حصہ ۵ : اطلاقی تحریر سرگرمیاں - کل نمبرات:24

سوال نمبر ۵ (الف) : خط یا خلاصہ میں سے کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔ [06]

درج ذیل نکات کی بنیاد پر کوئی ایک خط لکھیے۔

نکات: شجرکاری مہم .... تاریخ .... وقت: صبح نو سے شام پانچ .... زیر اہتمام .... میونسپل کارپوریشن .... ہر شہری ایک درخت لگائے .... درخت لگائیں زندگی بچائیں .... ماحول کا توازن قائم رہے گا .... درخت کی کٹائی سے ماحول متزلزل نہ ہو۔

رسمی خط		**غیر رسمی خط**
کمشنر صاحب سے گزارش کیجیے کہ آپ کے محلے میں شجرکاری مہم کی سرگرمیاں شروع کی جائیں۔	**یا**	بھائی / بہن کے نام خط لکھ کر آپ شجرکاری مہم کس طرح کر رہے ہیں، لکھیے۔

یا

درج ذیل اقتباس کا ایک تہائی الفاظ میں خلاصہ لکھیے۔

علم کسی شے کے معنی جاننا اور کسی چیز کی حقیقت دریافت کرنا ہے یا جو بات معلوم نہ ہو اسے جاننا علم کہلاتا ہے۔ تحصیلِ علم کا مدعا یہ ہے کہ انسان اپنے انسانی فرائض سے آشنا ہو، ساتھ ہی کسی چیز کی حقیقت پہچان سکے۔ علم ایک نور ہے جس سے جہالت و گمراہی کی تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ علم سے بصیرت کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں جن سے انسان نیکی اور بدی، حق اور باطل کو اپنی اصلی صورت میں دیکھ سکتا ہے۔ علم ایک ایسا خزانہ ہے جسے چور چُرا نہیں سکتا۔ علم ایک سرمایہ ہے جس میں کبھی نقصان ہونے کا اندیشہ تک نہیں۔ علم ایک بیش بہا جوہر ہے جو عقل کے لیے شمعِ فروزاں کا کام کرتی ہے اور دل و دماغ کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ انسان علم کے پروں سے آسمان پر اُڑتا ہے۔ سمندر کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوتا ہے اور پہاڑوں کے سینے کو چیر پھاڑ کر مختلف قسم کی معدنیات نکالتا ہے۔ علم انسان کے کمینہ پن، اوچھا پن، گستاخی، بے ہودگی اور تمام شکوک و شبہات کو دور کرتا ہے اور خطاؤں کی اصلاح کرتا ہے۔

سوال نمبر ۵ (ب) : ذیل کی سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں ۵۰ تا ۶۰ الفاظ میں مکمل کیجیے۔ **[10]**

(۱) ذیل کے نکات کی مدد سے اشتہار بنائیے۔ **(05)**

نکات: ہر ماہ عمرہ کے لیے روانگی ...... تفصیلات ...... طیارے کا مکمل شیڈول ...... بوفے سسٹم ...... بہترین انتظامات ...... حرم کے قریب رہائش ...... زیارت ...... قیام ...... ہدیہ ...... حج کی تفصیلات ...... معلم کی مکمل رہنمائی ...... رابطہ

(۲) دیے گئے نکات کی مدد سے خبر تحریر کیجیے۔ **(05)**

نکات: ممبئی میں موسلا دھار بارش ...... مسلسل دو دنوں تک بارش ...... تیز ہوائیں ...... کرلا سے سائن تک ریل کی پٹریاں زیرِ آب ...... ریلوے لائن کے قریب جھونپڑوں کا بہنا ...... بجلی کے تار گرنے سے سارا علاقہ اندھیرے میں ...... کروڑوں کا مالی نقصان ...... ہر طرف پانی ہی پانی ...... مسافروں پریشان ...... ممبئی ڈوب گئی - چاروں طرف جل تھل

(۳) دیے گئے نکات کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔ **(05)**

نکات: ٹوپیوں کا سوداگر ...... جنگل سے باغ کی طرف گزر ...... تھکن سے چوُر ...... درخت کے نیچے سو جانا ...... درخت کے اوپر بندروں کا جھنڈ ...... بندروں کا گٹھری کھول کر ٹوپیاں لے جانا ...... درختوں پر چڑھنا ...... سوداگر کا بیدار ہونا ...... حواس باختہ ...... بندروں پر نظر ...... بندروں کا سوداگر کی نقل کرنا ...... ترکیب ...... سر کی ٹوپی اُتار کر پھینکنا ...... بندروں کا نقل کرنا ...... سر کی ٹوپی نیچے پھینکنا ...... سوداگر کا ٹوپیاں جمع کرنا ...... یہ جا وہ جا۔

(۴) ذیل کے عنوانات میں سے کسی ایک پر ۱۰۰ تا ۱۲۰ / الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ **[08]**

۱) یومِ ترغیبِ مطالعہ ۲) اُف ! یہ ٹریفک کا اژدہام ۳) اُف ! یہ مہنگائی

●●●

جوابات نمونہ سرگرمی نامہ - II

جماعت : دسویں — Std.: X

جوابات نمونہ سرگرمی نامہ : II — Model Answer : II

سوال نمبرا (الف) :

(ا)

دسترخوان پر بیٹھنا	کھڑے ہوکر کھانا	تبادلۂ غذا	تبادلۂ غذا
↓	↓	↓	↓
تہذیبی اقدام	نیم وحشی عمل	کباب	مرغ کی ٹانگ

(۲) دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھانے کی روایت اور طریقہ ہمارا ثقافتی ورثہ ہے۔اس طریقے پرعمل آوری ایک طرح سے اس ورثے کی حفاظت ہے۔اس طریقے کو اختیار کرنے سے آپس کی اجنبیت دور ہوتی ہے، بلا تکلف کھانے کی اشیا کا لین دین ہوتا ہے۔اس سے محبت کے دریچے کھلتے ہیں اور تعلقات استوار ہوتے ہیں۔دسترخوان ہماری تہذیب کی شناخت ہوتی ہے۔

(۳) بوفے ضیافت یا کھڑے ہوکر کھانا یہ زمانے کی نئی تہذیب کا چلن ہوگیا ہے۔آج کل شادی بیاہ کی تقاریب،جشن وسالگرہ یا کسی تہنیتی موقع پرضیافت یہ چلن ترقی پسندی کی شناخت بن رہا ہے۔بظاہر اس میں سہولت اور آسانی نظر آتی ہے مگر اخلاقی اور تہذیبی اعتبار سے ناپسندیدہ عمل ہے۔اس طریقے سے کھانا کھانے میں خودغرضی کا احساس غالب رہتا ہے۔اپنائیت اور ہم نشینی کا احساس تک نہیں ہوتا۔اس طریقے سے کھانا کھانے کا عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ کھانا صرف اپنے زندہ رہنے کے لیے کھایا جارہا ہے۔

سوال نمبر ا (ب) :

(ا)

کہانیوں کے مجموعے	مظفرحنفی	نظموں کے مجموعے
↓		↓
نیلا ہیرا		کھیل کھیل میں
↓		↓
بندروں کا مشاعرہ		نرسری کے گیت ، بول میری مینا، مزے دار نظمیں ، چٹخارے

(۲) مظفرحنفی نے اُردو زبان کے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کامیابی کے لیے محنت نہیں بلکہ سخت محنت کی ضرورت ہے۔کم وقت میں زیادہ ترقی کے لیے غلط راستہ اختیار کرنے سے پرہیز کرنا ہے۔اگر ایسا وقت آئے کہ ناکامی ہاتھ لگے تو مایوس ہونے کی بجائے مزید محنت کریں۔اللہ سب سے بڑا جج ہے،وہ بہتر انصاف کرتا ہے۔

(۳) ادارے سے انٹرویو کے دوران مظفرحنفی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں اپنے خیالات سے آگاہ کراتے ہوئے کہا کہ بچوں کے لیے لکھنا بچوں کا کھیل نہیں۔بچوں کے لیے قلم اُٹھانے والے کو خود کو بچہ تصور کرنا پڑتا ہے۔اس کی نفسیات سے واقفیت

ضروری ہے۔مصنف کا مطالعہ، تجربہ وسیع اور متنوع ہونا چاہیے۔تحریر میں بچوں کی دلچسپی کو مدنظر رکھے۔اس کی پسند ناپسند کا خیال رکھے۔قدیم لوک کہانیوں یا داستانوں کو موجودہ دور کی سائنسی ایجادات سے آمیزہ کر کے ادب کی تخلیق کی جانی چاہیے۔نرسری رائمز بھی اُردو میں خال خال نظر آتی ہیں۔ یہ بھی توجہ طلب ہے۔

سوال نمبر (۱) (ج):

(۱)

رواداری	→	تہذیبی روایت کے بنیادی نکتے	←	وسعتِ قلبی
نئے پہلو	→	اختلافِ ادب کا مظہر	←	نئے افکار

(۲) مثبت اختلاف رائے سے متعلق چار اہم نکات اقتباس سے پیش کیجیے۔ **(02)**

(۲) (i) اختلاف دلائل کے ساتھ ہونا چاہیے۔ (ii) مثبت دلائل سے رائے مستحکم ہوتی ہے۔ (iii) مثبت اختلاف سے متبادل زاویۂ فکر، نیا خیال اور نیا بیان سامنے آتا ہے۔ (iv) مثبت اختلاف سے محض رد و مخالفت یا تنقیص کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ (v) مثبت اختلافِ رائے ادب اور تنقید کے لیے کارآمد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲ (الف):

(۱)

کیا نہ جائے
↓

پریت	ریت	میت	جیت

(۲) شاہکار مثنوی شاہنامۂ اسلام کے خالق محمد حفیظ جالندھری 'پریت کا گیت' کے ذریعے محبت کا پیغام دے رہے ہیں مگر وہ خدشات سے بھی دوچار ہیں کہ محبت کے دشمن نفرت کا بیج بو کر فاتح پیار کی بازی کو شکست میں نہ بدل دیں۔ وقت قلیل ہے، شاعر کو ڈر ہے کہ یہ سوچ بچار میں ضائع نہ ہو جائے اس لیے پیار، محبت اور ہم آہنگی کے جذبات سے اپنے دل کو معمور کر لیں ورنہ سانپ نکل جانے کے بعد لاٹھی پیٹنے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

(۳) بلند حوصلہ لوگوں کی کامیابی قدم بوسی کرتی ہے۔جن کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں وہ بکھر جاتے ہیں۔ ان کا جوش سرد پڑ جاتا ہے۔ ذلت ان کا مقدر بن جاتا ہے۔اس لیے انسان کو ہر قیمت پر اپنا حوصلہ برقرار رکھنا چاہیے۔ زندگی کھیلتی بھی اسی کے ساتھ ہے جو کھلاڑی بہترین ہوتا ہے۔ درد سب کو ایک سا ہے مگر حوصلے سب کے الگ الگ ہیں۔کوئی نااُمید ہو کر بکھر جاتا ہے تو کوئی سنگھرش کر کے نکھر جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲ (ب) :

(۱)

قافیے			
آسانی	پانی	پیشانی	پریشانی

(۲) **شاعر زمانے کو جو چیلنج کر رہا ہے، اسے اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔** **(02)**

(۳) **درج ذیل شعر کا اسلوبی حسن واضح کیجیے۔** **(02)**

یہی اک شے ہے جو تنہا کبھی ہونے نہیں دیتی
ظفؔر مرجاؤں گا جس دن پریشانی سے نکلوں گا

(۲) ظفؔر (شاعر) زمانے کو چیلنج دے رہا ہے کہ زمانہ اسے کمزور نہ سمجھے۔ جس طرح جسم میں پیوست پھانس کو نکالنا کٹھن ہے اسی طرح انقلابی خیالات و افکار کو بھی دل و دماغ سے مٹایا نہیں جا سکتا ہے کیونکہ وہ بھی ضمیر وقت میں ایک پھانس کی طرح دھنسی ہوئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں میرے خیالات و افکار اور سوچ کے دائرے ہر جانب پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ ضرور لوگوں کو متاثر کریں گے۔

(۳) ظفؔر (شاعر) کہتا ہے کہ میری فکر اور پریشانیاں مجھے تنہا ہونے نہیں دیتیں۔ یہی پریشانیاں میرے جینے کا لطف دوبالا کر دیتی ہیں۔ مصائب برداشت کرتے رہنے سے مجھے احساس ہوتا ہے کہ یہ میری زندگی کا معمول ہے۔ جس دن مجھے ان پریشانیوں سے نجات ملے گی میں بے موت مر جاؤں گا۔ میرا وتیرا ہے کہ

ان آبلوں کے پاؤں سے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا راہ کو پُر خار دیکھ کر

سوال نمبر ۲ (ج) :

(۱)

شب	← رات	پیغام کا ذریعہ	← شاعری
صنف	← قطعہ	افکار	← فلسفۂ خودی

(۲) **علامہ اقبال کے قطعے کے پیغام کو تحریر کیجیے۔** **(02)**

(۲) ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبالؔ نے اپنی شاعری کو پیغام کا ذریعہ بنایا ہے۔ ان کے افکار میں فلسفۂ خودی کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس قطعے میں بھی شاعر نے خودی کا پیغام دیا ہے۔ نیز انھوں نے فکر کو خالص اور روشن کرنے کی تلقین کی ہے۔ ایسی خوبیاں جن کے اندر موجود ہوں وہ کبھی حالات سے خوفزدہ و شکستہ نہیں ہوتے۔ نیک، صالح، اعلیٰ و ارفع خیالات و کردار کے مالک ماحول کی تاریکی سے خوفزدہ ہو جانے کی بجائے اسے روشن و تابناک بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شاعر چاند سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے رات کے مسافر! تجھے اگر رات کے اندھیرے میں سفر کرنا ہے تو چراغ سے مانگے کا اُجالا اُدھار نہ لے بلکہ تو خود اپنا چراغ بن جا

اور اپنے داغِ جگر کی روشنی میں اپنا سامانِ سفر باندھ۔ تیرا داغِ جگر تیری خودی کی حرارت وتپش سے روشن ہوگا۔ تیرے راستے کی تاریکی دور ہوگی اور تو کسی اور روشنی کا زیرِ بار نہیں رہے گا۔

سوال نمبر ۳ :

(۱) ایک رات خلیفہ موصل کے سوداگر کے بھیس میں ابوالحسن کے مہمان تھے۔ کھانے کے بعد گفت وشنید میں ابوالحسن نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خدا اسے ہارون رشید کی جگہ خلیفہ بنا دے تو وہ اپنے محلے کے ایک امیر اور اس کے چار بدمعاشوں کو سو سو کوڑے لگوائے گا۔ ابوالحسن کی مہمان نوازی سے خوش ہو کر اس کی خواہش پوری کرنے کے لیے خلیفہ ابوالحسن کے شربت میں بے ہوشی کی دوا ملا دیتا ہے اور غلام کے ذریعے محل پہنچا دیتا ہے۔ یہ خلیفہ کا مذاق تھا۔ دوسری ملاقات میں خلیفہ کو پتا چلا کہ اس کے مذاق کی وجہ سے ابوالحسن کو کافی تکلیفیں اُٹھانی پڑی ہیں۔ تب خلیفہ اسے دوبارہ بے ہوش کر کے محل میں لانے کا حکم دیتا ہے۔ ہوش میں آنے پر ابوالحسن کو ساری حقیقت بیان کی۔ ابوالحسن کو اپنی خطاؤں کا احساس ہوتا ہے۔ بعد ازاں وہ خلیفہ سے شاذ و نادر ملنے کی درخواست کرتا ہے۔ تب خلیفہ اپنے وزیر جعفر کو حکم دیتا ہے کہ وہ آج سے ابوالحسن کو اپنا مصاحبِ خاص مقرر کرتے ہیں۔ اس کو ایک مکان دیا جائے اور ماہانہ تنخواہ مقرر کی جائے اور اب تک جتنے کوڑے اس نے کھائے ہیں، اتنی ہی اشرفیاں اسے انعام میں دی جائیں۔ یہ خلیفہ کا حکم تھا۔

(۲) کیا روزِ بد میں ساتھ رہے کوئی ہم نشیں
پتے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

جب ابوالحسن کے والد کے گھر ہاتھی جھومتے تھے، ابوالحسن منہ میں سونے کا چمچہ لے کر پیدا ہوئے۔ پھر والد کا انتقال ہوگیا۔ ابوالحسن نے اپنے والد کی دولت دونوں ہاتھوں سے لٹائی۔ اس نے دوستوں پر خوب خرچ کیا۔ جب سارا روپیہ ختم ہوگیا تو دوستوں نے بھی اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ ایسے لوگ دوستی کے لائق نہیں ہوتے جو صرف اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ ابوالحسن کے دوست بھی مطلب پرست، خود غرض اور مفت خور تھے۔ ابوالحسن نے دوستوں کے اس رویے سے دل برداشتہ ہو کر طے کر لیا کہ وہ اب کسی کو اپنا دوست نہیں بنائے گا۔ اسے دوستوں کے ساتھ کھانے کی عادت پڑ گئی تھی اس لیے وہ ہر رات کسی اجنبی کو اپنے گھر لے جاتا اور اس کی دعوت کرتا مگر وہ مستقل دوست نہیں بنانا چاہتا تھا۔ اس کی دوستی صرف ایک دعوت تک محدود رہتی کیوں کہ دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک کر پیتا ہے۔

ٹھوکریں کھانے سے آنکھیں کھل گئیں
وقت کا مجھ پر بڑا احسان ہے

(۳) ڈرامے کا پلاٹ تین اہم کرداروں خلیفہ ہارون رشید، ابوالحسن اور اس کی ماں کے مثلث پر تحریر کیا گیا ہے۔ ڈرامے کے اجزائے ترکیبی میں کردار کی اہمیت مسلّم ہے۔ ڈاکٹر نیر مسعود لکھنوی کے ڈراما 'قصہ سوتے جاگتے کا' کے کردار اپنی مثال آپ ہیں۔ ہارون رشید کا کردار مجھے بہت پسند ہے۔ ہارون رشید آٹھویں صدی عیسوی میں اسلامی دنیا کے خلیفہ تھے۔ ڈرامے کا مرکزی اور اہم کردار ہے۔ یہ عقلمند، دانا، دور اندیش اور رعایا پرور تھے۔ بھیس بدل کر عوام کی خبر گیری کرنا، وعدہ وفا کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتے تھے۔

ابوالحسن : ڈرامے کا دوسرا اہم کردار ہے۔ یہ بغداد کے ایک نوجوان کا کردار ہے جو اپنے باپ کی دولت لٹانے کے بعد راہِ راست پر آتا ہے۔ یہ اپنی عادت کے مطابق کسی نہ کسی کو مہمان بناتا ہے اور اس سے اپنی باتیں کرتا ہے۔ دوستوں کا ستایا ہوا ہے اس لیے دوستی سے ڈرتا ہے۔ سچ ہے کہ سانپ کا ڈسا رسّی سے بھی ڈرتا ہے۔

ابوالحسن کی ماں : ڈرامے کا تیسرا اہم کردار ہے۔ اسے اپنے بیٹے ابوالحسن سے بہت محبت ہے۔ قید خانے میں داروغہ سے ابوالحسن کی رہائی کے لیے بہت منّت سماجت کرتی ہے۔ اپنی اولاد ابوالحسن کے لیے ممتا کا سمندر لیے ہوئے ڈرامے میں نظر آتی ہے۔ اپنے بیٹے ابوالحسن کی محبت میں، اس کی غلطیوں کو شیطان کے سر مڑھ دیتی ہے۔

سوال نمبر ۴ (الف) :

(۱)

i) مرکب جملہ

ii) مفرد جملہ

(۲)

i) نیچا دِکھانا : (بے عزت کرنا) بعض لوگ اپنے دوست کو بھی نیچا دکھانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے۔

ii) شیخی بگھارنا : (بڑی بڑی باتیں کرنا، اترانا) کم ظرف دولت کی بدولت شیخی بگھارتے ہیں۔

(۳)

i) سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں

ii) چلے گر چال کو اہنس کی تو اپنی بھی بھؤلے

(۴) ذیل کی تعریف کے لیے ایک لفظ لکھیے۔ **(02)**

i) حمد

ii) نعت

(۵) درج ذیل شعر کی صنعت کا نام لکھ کر صنعت کی تعریف لکھیے۔ **(02)**

صنعتِ تشبیہہ : شاعری میں مشابہت کی بنیاد پر ایک چیز کو دوسری چیز کی طرح بتانے کی صنعت تشبیہہ کہلاتی ہے۔ اس شعر میں پھولوں اور کلیوں کو جام و مینا سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

صنعتِ تجنیسِ تام : شعر میں ایسے دو الفاظ کا استعمال کرنا جن کے حروف کی تعداد، ترتیب اور تلفظ یکساں ہوں لیکن معنی مختلف ہوں۔ یہ الفاظ دیگر پڑھنے اور لکھنے میں یکساں ہوں لیکن معنی جدا ہوں تو تجنیسِ تام کہلاتی ہے۔ شعر کے دونوں مصرعوں میں لفظ مینا استعمال ہوا ہے۔ دونوں مصرعوں میں مینا کے معنی الگ الگ ہیں۔ پہلے مصرعے میں مینا کے معنی صراحی و بوتل کے ہیں اور دوسرے مصرعے میں مینا کے معنی نقش و نگار کے ہیں۔ ایک ہی لفظ کا ایسا استعمال تجنیسِ تام کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۴ (ب) : ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) i) ناقابلِ برداشت

ii) کے

(۲) مضاف : رسالہ　　　مضاف الیہ : بچوں

(۳) i) تسلا　　　ii) سیاح

(۴) i) کَش : کھینچنا　　　کُش : مارنا

ii) (الف) افکار　　　(ب) سلف

(۵) i) ناپاک　　　ii) پاکباز

سوال نمبر ۵ (الف) :

الف۔ب۔ج۔

وڈگاؤں شیری، پونے

یکم مارچ ۲۰۲۴ء

پیارے بھائی صاحب

آداب!

سنا تم نے ! یومِ ماحولیات کے موقع پر وڈگاؤں شیری میں میونسپل کارپوریشن کی جانب سے صبح نو تا شام پانچ بجے شجرکاری مہم کا انعقاد ہوگا۔اس میں درخت لگاؤ، ہریالی پھیلاؤ، درخت لگائیں زندگی بچائیں جیسے نعروں سے لوگوں کو شجرکاری کے تحت بیداری لائی جائے۔ہر شہری کم ازکم ایک درخت لگائے تاکہ ماحول کا توازن متزلزل نہ ہو۔اس کے علاوہ ایسے لوگوں پر نظر رکھی جائے گی جو محض مالی فائدے کے لیے درخت کاٹتے ہیں اور ماحول کے توازن کو بگاڑ رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہمارا گاؤں مثالی اور ہر سمت ہریالی ہو۔کیوں! تم نے اپنے علاقے کے لیے کیا سوچا ہے، مجھے ضرور بتانا۔

طالبِ دعا

الف۔ب۔ج۔

یا

خلاصہ : علم کے معنی کسی شے کی قیمت اور کسی نامعلوم بات کو جان کر اپنے فرض سے آشنا ہونا ہے۔علم سے جہالت اور گمراہی دور ہوتی ہے اور انسان حق و باطل اور نیکی و بدی میں تمیز کرکے اپنی دنیا و آخرت سنوارتا ہے۔ یہ ایک بیش بہا قیمتی خزانہ ہے۔علم سے انسان میں خلوص، محبت، نیکی اور سچائی پیدا ہوتی ہے۔اور اس کا کمینہ پن، شیطانیت اور شکوک وشبہات دور ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۵ (ب):

(۱)

حج عمرہ ٹورس اینڈ ٹراویلس
ہر ماہ عمرہ کے لیے روانگی 15 تاریخ کو — ایڈوانس بکنگ جاری
روحانی وعرفانی سفر میں رہائش حرم کے قریب
خصوصی ہدیہ : ایئر بیگ، پاسپورٹ بیگ، ۵رلٹر زمزم کین
یومیہ لانڈری سروس، مکہ اور مدینہ کے مقدس مقامات کی زیارت معلم کی رہنمائی میں
تینوں وقت بوفے طرز پر کھانا
رابطہ : 98959705 — پتہ : کوثر باغ مسجد کمپلیکس، کوثر باغ، کونڈوا، پونے

(۲) ممبئی میں موسلا دھار بارش۔ممبئی جل تھل

ممبئی، ۲۵ر جولائی (نامہ نگار) الحمدللہ! بارانِ رحمت سے تمام لوگوں کو سخت گرمی کی تپش سے نجات و راحت ملی۔ بارش کی آمد کے ساتھ ۴۶ سالہ ریکارڈ ٹوٹا۔ممبئی میں کل شام کو بارش شروع ہوئی۔ تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔تھوڑی ہی دیر میں سڑکوں پر پانی جمع ہونے لگا۔ایک گھنٹے کی بارش میں ہی کرلا اور سائن کے درمیان ریل کی پٹریاں پانی میں پوری طرح ڈوب گئی تھیں۔ٹرینوں کی آمد و رفت معطل ہوگئی۔ سڑکوں پر بھی پانی گھٹنوں تک آ گیا تھا۔ رکشا، ٹیکسی چلانا محال ہوگیا۔گھر سے ہزاروں افراد مضافاتی علاقوں سے ممبئی آیا کرتے ہیں۔شام میں ان کی واپسی ہوتی تھی مگر اب نفسا نفسی کا عالم تھا۔لوگوں کی گھروں میں واپسی ناممکن! مسافر حیران پریشان تھے۔ٹرین بند، رکشا و ٹیکسی بھی بہ مشکل چل رہے تھے۔بسیں بھری ہوئی تھیں۔ان کی رفتار کچھوے کی طرح! کئی علاقوں میں بجلی کے تار گرنے سے بجلی غل ہوگئی تھی۔عروس البلاد میں کروڑوں کا نقصان ہوا۔ محکمے کے لوگ بھی حیران و پریشان تھے۔ پانی کے قہر میں ممبئی ڈوب گئی۔ یہ قیامتِ صغریٰ انسانوں کے لیے درسِ عبرت دے رہی تھی۔ زندگی معمول پر آنے میں کافی وقت درکار ہے مگر انتظامیہ اس بارے میں پہلے سے اس کی تیاری کر لیتی تو حادثات کم ہونے کی اُمید ہوتی۔لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ قبل از وقت احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

(۳) عقلمندی

ایک ٹوپیوں کا سوداگر تھا۔اس کا نام تھا دانش...اسمِ بامسمّٰی۔ وہ اپنے سر پر ٹوپیوں کی گٹھری لیے گاؤں گاؤں جاتا۔ وہاں وہ ٹوپیاں فروخت کرتا اور پھر آگے کا رختِ سفر باندھتا۔ایک دن وہ اپنے سر پر ٹوپیوں کی گٹھری اُٹھائے ایک باغ میں پہنچا۔ اس دن دانش کی طبیعت بوجھل تھی۔تھکن کی وجہ سے بدن جواب دینے لگا تھا۔ اس نے آرام کرنے کی غرض سے ایک درخت کی چھاؤں میں اپنی گٹھری رکھی اور اسی درخت تلے خوابوں کی دنیا میں چلا گیا۔

اتفاق تھا کہ جہاں سوداگر خوابیدہ تھا اس درخت کے اوپر بندروں نے اپنا بسیرا کیا تھا۔ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اُچھلتے کودتے ان کی نگاہ سوئے ہوئے سوداگر اور اس کی گٹھری پر پڑی۔ بس پھر کیا تھا، بندروں کو شرارت سوجھی۔ بندروں کے

غول نے یکے بعد دیگرے زمین پر چھلانگ لگائی اور گٹھری سے ٹوپی لے کر درخت پر چڑھ گئے۔

جب سوداگر بیدار ہوا تو خالی گٹھری دیکھ کر اس کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ حیران پریشان اِدھر اُدھر نظر دوڑائی مگر کوئی سراغ نہ لگا۔ شاکی ہوکر آسمان کی طرف نگاہ کی تو درخت کے اوپر بندروں کو ٹوپی پہنے دیکھا۔ اس نے چلایا۔ اس کے جواب میں بندروں نے بھی شور مچایا۔ اس نے ہاتھ آگے کر کے بندروں کو دھمکایا۔ بندروں نے اس کی اسی انداز میں نقل کی۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے اپنے سر پر پہنی ہوئی ٹوپی اُتار کر زمین پر زور سے پھینکی۔ بندروں نے بھی سوداگر دانش کی نقل کرتے ہوئے سر پر پہنی ہوئی ٹوپی زمین پر پھینکی۔ تمام ٹوپیاں زمین پر آ گریں۔ سوداگر نے ٹوپیاں بٹوریں اور اپنی راہ لی۔

(۴) (۱) **یومِ ترغیبِ مطالعہ**

میزائیل مین اور سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یومِ ولادت ۱۵ر نومبر کو یومِ ترغیبِ مطالعہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ انھیں بھارت رتن، پدما بھوشن، پدما وِبھوشن ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا تھا۔ ۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۷ء تک وہ بھارت کے صدرِ جمہوریہ کے جلیل القدر عہدے پر فائز رہے۔ اخبار فروشی سے اپنے اخراجات پورے کرنے سے لے کر میزائیل مین اور صدر جمہوریہ کا سفر جدوجہد سے کامیابی کے ایسے دریچے وا کیے کہ نئی نسل کے لیے مثالی بن گئے۔ یہ کامیابی ان کی یاد میں 'یومِ ترغیبِ مطالعہ' ۱۵ر نومبر کو منایا جاتا ہے۔

۱۵ر نومبر کو اسکولوں، کالجوں، کتب خانوں اور دیگر مقامات پر 'یومِ ترغیبِ مطالعہ' کی تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کلام کے اقوال پر مشتمل ویڈیو کلپ کے ذریعے ان کی جدوجہد بھری زندگی کو پیش کیا جاتا ہے۔ یہ پیغامات طلبہ کی ذہن سازی میں بڑے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ''آفتاب کی طرح چمکنے کے لیے جلنا پڑتا ہے۔'' ''آج کی ایثار وقربانی کے بغیر کل کی جستجو نہیں کی جاسکتی۔'' ''آسمان کی طرف دیکھئے، ہم اکیلے نہیں ہیں، ساری کائنات ہمارے ساتھ ہے۔'' ''جو لوگ خواب دیکھتے ہیں اور محنت کرتے ہیں اوپر والا انھیں اس کا صلہ دینے کی تیاری میں ہے۔'' ''خواب دیکھا کرو، خواب وہ نہیں جو ہم سوتے ہوئے دیکھتے ہیں بلکہ خواب وہ ہیں جو ہمیں سونے نہ دیں۔'' میزائیل مین کے یہ سنہرے اقوال طلبہ اور نوجوانوں میں جوش بھرنے کا کام انجام دیتے ہیں اور اس بات کی ترغیب دیتے ہیں کہ

اُٹھو یہ منظر شب تاب دیکھنے کے لیے
کہ نیند شرط نہیں خواب دیکھنے کے لیے

ہمارے اساتذہ ہمیشہ غیر درسی کتابوں کے پڑھنے پر زور دیا کرتے تھے۔ وہ بتاتے کہ اس میں وافر ذخیرۂ الفاظ کا خزانہ موجود رہتا ہے۔ وہ بتاتے کہ کتابیں پڑھنے سے ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہماری سمجھ اور عقل میں پختگی آتی ہے، ہمارا شعور بیدار ہوتا ہے۔ ہمارے اخلاق و کردار پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان باتوں سے ترغیب پا کر ہم نے اضافی مطالعے کا سفر شروع کیا اور یقین جانئے یہ سفر آج بھی عمدگی سے جاری ہے۔ یومِ ترغیبِ مطالعہ کو جب مشہور ادباء وشعراء کو اسکول میں مدعو کیا جاتا تو وہ ہمیں بتاتے کہ ہمارے لیے کون سی کتابیں مفید ہیں۔ اس دن جب وہ بلند خوانی اور نظم خوانی کرتے تو ہمیں بہت ساری باتیں سیکھنے کا موقع ملتا۔ 'آؤ لغت دیکھیں' گزشتہ سال ۱۵ر نومبر کو یومِ ترغیبِ مطالعہ پر اسکالر سلیم شہزاد سر نے لغت کے استعمال کا طریقہ بتایا۔ یقین جانیے ہم سب نہ صرف دلچسپی سے دیکھتے رہے بلکہ عملی طور پر لغت کا استعمال بھی کیا۔ واقعی ہم نے لغت کا استعمال اس سے پہلے اتنی مہارت اور آسانی سے نہ کیا تھا۔

آج کے گہما گہمی کے دور میں جب انٹرنیٹ اور ٹیلی ویژن نے ہمارے ہاتھوں سے کتابوں، اخباروں اور رسائل کو چھین کر ریموٹ کنٹرول تھما دیا ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم خود اچھی کتابوں، اخباروں، رسالوں کے مطالعے کی عادت ڈالیں اور اپنے گھروں، اسکولوں، کالجوں، لائبریریوں اور دیگر شناساؤں میں بھی مطالعے کی افادیت بتاتے ہوئے مطالعے میں غرق ہو کر علم کی تشنگی کو دور کریں۔

(۲) اُف! یہ ٹریفک کا اژدہام

اُف! آج پھر ٹریفک جام ہے۔ یہ سواریوں کا اژدہام شیطان کی آنت کی طرح لمبی ترین گاڑیوں کا سیلاب۔ ڈرائیور ہارن پر ہارن بجاتے جا رہے ہیں بلکہ چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ پیدل آنے جانے والوں کی الگ کہانی۔ گویا کھوے سے کھوا چھل رہا ہے۔ کچھ نڈر ادھر ادھر سے بچ کر نکلنے کی حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں مگر ٹریفک آگے بڑھنا تو دور، اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہی ہے۔ وقت تیز رفتار گھوڑے کی طرح آگے بڑھ رہا ہے۔ کیا حل ہے اس ٹریفک کے اژدہام کا؟ لال بتی اپنی ضیا پاشیاں بکھیر رہی ہیں۔ ہری اور دیگر بتیاں ہڑتال پر چلی گئی ہیں۔

ٹریفک کے مسائل بڑے شہروں کے معروف چوک چوراہوں اور شاہراہوں سے اب شہر کی گلیوں تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ صبح و شام اسکول، آفس اور دکانوں کی طرف جانے اور واپسی کے وقت تو یہ مسئلہ سنگین ہو چکا ہے۔ کچھ ریاستوں میں گرین زون اور ریڈ زون بنا کر اس پر کچھ حد تک قابو پانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر مسئلے کا حل نہ نکل سکا۔

گاڑیوں کی تعداد میں بے تحاشہ اضافہ بھی اس کی وجہ ہے۔ پیدل والے ٹو وہیلر اور ٹو وہیلر والے فور وہیلر گاڑیوں کی سواری استعمال کرنے لگے ہیں۔ پہلے سہولت پسند اور اہلِ ثروت ہی گاڑیاں استعمال کرتے تھے۔ اب گاڑیاں انسانی ضرورت بن گئی ہے۔ پہلے دفتر، اسکول دکان کی مسافت طے کرنے میں کم وقت درکار تھا۔ آبادی کے دھماکے کے بعد رہائشی علاقے سے اسکول، کالج، دفتر اور دکانوں کے فاصلے کو طے کرنے میں زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ اس لیے گاڑیوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ تنگ گلیاں اور تنگ راستے بھی ٹریفک کا مسئلہ منہ پھاڑتا ہے۔ سواریوں کی تعداد میں اضافے ہوئے مگر سڑکوں کی زبوں حالی کا کیا رونا رونا۔ ان کی تعداد بڑھ رہی ہے نہ لمبائی نہ چوڑائی۔ سڑکوں کی خستہ حالی سے راہ گیر کو کوفت ہوتی ہے۔ ٹریفک سگنل کے بارے میں لب کشائی کرنا زخم کو ہرا کرنے کے مترادف ہے۔ آج ہر فرد کو جلدی ہے۔ ہر کوئی تیزی سے اپنی منزل تک رسائی حاصل کرنے کا خواہش مند ہے۔ کسی کو کسی سے سروکار نہیں! ٹریفک نظام کے اُصول اور راہ گیروں کی ہدایات صرف اور صرف کتابوں میں مفید نظر آتی ہیں۔

مسلسل ٹریفک میں پھنسی گاڑیوں کے انجن سے نکلنے والے دھویں فضائی آلودگی کو دعوت دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ٹریفک میں پھنسے ہوئے لوگوں پر موٹر کے انجن کی آواز صوتی آلودگی ستم بالائے ستم ہے۔ اس سے سانس کی بیماریاں پنپ رہی ہیں۔ نیز انسان سماعتوں کے مسائل سے بھی دو چار ہو رہا ہے۔ اسکول، دفتر، دواخانہ وقت پر پہنچنے کی کوشش جد و جہد کرنے والے لوگ اس ٹریفک کے اژدہام سے بے دست و پا نظر آتے ہیں اور ذہنی کوفت کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر ہر کوئی ٹریفک کے اُصولوں پر عمل پیرا ہوگا، قریبی مسافت والے پیدل اور عوامی سواریوں کا استعمال کریں گے، اگر ہم عہد کریں گے کہ راستے میں ناجائز قبضہ جات نہیں کریں، پہلے آپ کے تحت دوسروں کو راستہ دیں گے، چیونٹیوں کی طرح ایک قطار میں چلنے پر عمل کریں گے تو ٹریفک کے اژدہام کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ ہر شہری کو اپنی ذمہ داری نبھانی ہوگی۔

۳) اُف ! یہ مہنگائی

مہنگائی کا بول بالا اب ساری دنیا میں ہے۔ہم نے مہنگائی کے خاتمے کے لیے انگریزوں سے دیش کو آزاد کرایا مگر آزادی کے بعد غریبی ہٹاؤ کے نعرے سے غریبی ہٹ نہ سکی۔ مہنگائی سو دن میں ہٹانے کا اعلان کیا اور مہنگائی کو چار چاند لگ گئے۔ غریبوں کو تین وقت روٹی اب نصیب کہاں۔ ایک دو وقت چولہا جل گیا تو اللہ کا شکر ہے ورنہ مہنگائی نے سب کی کمر توڑ دی ہے۔ اب تو بچے بچے مہنگائی کا شکوہ کرتے ہیں۔ چاکلیٹ، بسکٹ کے لیے پہلے دس پندرہ پیسے پا کر خوش ہوتے تھے، اب ایک دو کی نوٹ بھی دی جائے تب بھی بچے خوش نہیں ہوتے کیونکہ مہنگائی کا راج پوری مارکیٹ پر ہے۔ والدین مہنگائی سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں۔ مفت تعلیم کے سرکاری اعلان کے باوجود تعلیم پر مہنگائی کا سایہ پڑ گیا ہے۔ درسی کتابیں مہنگی، بیاضیں اور پین مہنگے، اسکول کی فیس کم ہے مگر اسکولوں میں داخلہ کی فیس ہزاروں روپے طلب کی جاتی ہیں۔ بڑے شہروں میں اسکولوں، کالجوں میں ایڈمیشن اور داخلے کے لیے ڈونیشن کی روایت پڑ چکی ہے۔ تعلیم کا شعبہ گرانی سے متاثر ہے۔ مزدوری اور تنخواہیں بڑھ رہی ہیں مگر مہنگائی کی رفتار اس سے زیادہ تیز ہے۔ اگر تنخواہ میں فی روپے اضافہ ہوتا ہے تو ہر چیز کے دام میں پانچ کے حساب سے ہر شے کی قیمت بڑھ جاتی ہے یا آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں۔

پہلے ہر سال میں ایک مرتبہ سرکاری بجٹ پیش کیا جاتا تھا جس سے تاجر طبقہ بجٹ کے پہلے ہی چیزوں کی عدم دستیابی پیدا کر دیتا تھا اور اشیا کے دام بڑھا دیتا تھا۔ بجٹ پیش ہونے کے بعد سرکار جس پر ٹیکس عائد کرتی تھی تاجر طبقہ اس سے کئی گنا قیمتوں میں اضافہ کر دیتا تھا۔ اب تو ہمارے جمہوری دیش میں عبوری بجٹ پیش ہوتا ہے۔ سال میں کئی مرتبہ ٹیکس لگانے کا چلن عام ہو گیا ہے۔ بعض اوقات سرکار کسی شے پر یا کسی شعبۂ زندگی پر اچانک ٹیکس لگا دیتی ہے۔ اس طرح مہنگائی ہمارے دیش میں پھل پھول رہی ہے۔

کمال تو یہ ہے کہ مہنگائی کا شور مچانے والے لیڈر جلسوں اور جلوسوں میں مہنگائی کا شور وغل مچاتے ہیں مگر وہ خود اتنی زیادہ سرکاری رعایتیں پاتے ہیں کہ انھیں مہنگائی کی عوامی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا۔ اب تو گھپلوں اور اسکینڈلوں میں حکومت کے افسران اور وزرا سبھی گنگا نہا رہے ہیں۔ کروڑوں کی دولت میں لوٹ مار مچی ہوئی ہے مگر ان کو روکنے والے لوگ خود سی بی آئی کی لسٹ میں پائے جا رہے ہیں۔ عوام پیسے کو ترس رہی ہے اور ان کے حکمراں رعایت کے علاوہ عوامی خزانہ بھی خالی کر رہے ہیں۔ ملک کو قرضوں کے ایسے جال میں پھنسا دیا گیا ہے کہ مہنگائی بڑھتی ہے تو کم ہونے کو تیار ہی نہیں ہوتی۔

مہنگائی بھی بڑھ رہی ہے، روپے کی قیمت بھی گھٹ رہی ہے بلکہ گھٹائی میں جا رہی ہے۔ امپورٹیڈ اشیاء پانچ دس زائد دے کر مل جایا کرتی تھیں، اب تو کئی گنا دام چکانے پڑتے ہیں۔ آخر یہ سلسلہ کس نے شروع کیا؟ کون ختم کرے گا؟

بازار کا اصول ہے اگر آپ ایک شے ہول سیل سے خریدیں گے اور ڈھیر خریدیں گے تو چھوٹ ملے گی۔ اگر ریٹیل میں ایک یا دو عدد خریدیں گے تو چھوٹ تو دور، دام اونچے دینا پڑیں گے۔ امیر طبقہ ہول سیل سے چھوٹ کے ساتھ سستے میں خرید لیتا ہے اور کم تنخواہ دار عوام ایک دو اشیا کم تعداد میں خریدتے ہیں اور مہنگے دام چکاتے ہیں۔

●●●

Std.: X	جماعت : دسویں
Sub.: Urdu	مضمون : اُردو
Time: 3 hrs.	Max. Marks: 80

مشق کے لیے سرگرمی نامہ

سرگرمی نامے کے لیے ہدایات

۱) سرگرمی نامے میں خاکے صرف پین سے ہی بنائیں۔

۲) سرگرمی نامے کی معروضی سرگرمیاں اور قواعد پر مبنی سرگرمیوں کی جانچ ممتحن ہدایات کے عین مطابق کرتا ہے، اس لیے ہدایات بغور پڑھیں۔

۳) سرگرمی نامے کا تحریری حصہ جانچتے وقت ممتحن آپ کی تحریری مہارت، مؤثر اندازِ بیان، پُرکشش خیالات، مناسب الفاظ، جملوں کا تسلسل، برمحل موزوں اشعار، محاورے، کہاوتوں اور بولی کے استعمال، املا وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نمبرات تفویض کرتا ہے۔

۵) تحریری اطلاقی عبارت کے حصے میں خاکے بنانے اور سوال لکھنے کی ضرورت **نہیں**۔

۶) اشتہار کے لیے تصویر و تزئین کاری کے نمبرات **نہیں** ہیں، اس لیے وقت ضائع نہ کریں۔

۷) خوشخطی اور صفائی کا خیال رکھیں۔

حصہ ۱ : نثر - کل نمبرات:18

سوال نمبرا (الف) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [07]

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

دل بادشاہ کی مجلس میں شامل افراد کی خوبیاں			

القصہ ایک رات دل بادشاہ کمباچ، طنبور، قانون، عود منگا کر، مطرباں خوش سرور بلا کر مجلس کیا۔ ارکانِ دولت، ندیم، قصہ خواں، خوش طبعاں، لطیفہ گویاں، حاضر جواباں، گل رویاں، خوش خویاں سب حاضر تھے۔ بارے اس وقت یکایک عین مستی میں، فراغ دستی میں، اس کمال ہستی میں، ایک قدیم ندیم، بھوت لطافت سوں، بھوت فصاحت سئوں، بھوت بلاغت سئوں، بات کا سر رشتہ کاڑ کر، ایک تازے آبِ حیات کا قصہ پڑیا۔ ولے پڑتے وقت اس قصے کی مستی چڑی، سو آپے بی ٹک گر پڑیا۔ دل کھولیا، بات سُنیا تھا سو بولیا کہ جو کُئی یو آبِ حیات کو پیوے گا، دوسرا خضر ہووے گا۔ اس جگ میں سدا جیوے گا۔ دنیا میں جیونا اُسیچ کا ہے۔ جو کُئی یو آبِ حیات پیانیں، تو دنیا میں عبث آیا۔ کیا لذت دیکھیا، کچھ نَیں کیا۔ عبث جیا۔ جس کے دل میں یو نَیں طمع، کیا جیونا اس کا، کس جیونے میں جمع۔

جس کے آبِ حیات سوں تر ہوئیں گے لب، حیران ہووے گا، تماشا دیکھے گا عجب عجب۔ اس آبِ حیات کی بات کا اثر بھوت وھاں سوں دل بادشاہ کے سر چڑیا۔ دل بادشاہ اس آبِ حیات کی بات پر مطلق عاشق ہوا، بیتاب ہو پڑیا۔ دل بھوتچ طالب ہوا۔ اشتیاق غالب ہوا۔ بات سنتے اس حال کو اَنپڑیا، عاشق تھا بچارا بیچ سَنپڑیا۔

(۲) دل بادشاہ کی مجلس کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ (02)

(۳) آبِ حیات کے قصے پر اپنی ذاتی رائے دیجیے۔ (03)

سوال نمبر ۱ (ب) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [07]

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

پٹھانوں کے کھانے کا طریقہ			
نشست کا انداز	کھانے کا ابتدائی کلمہ	محفل کا ماحول	قریبی ساتھی سے محصل الفاظ
↓	↓	↓	↓

بچپن کی بات ہے۔ ہمارے گاؤں میں ہر سال کپڑا بیچنے والے پٹھانوں کی ایک ٹولی وارد ہوتی تھی۔ یہ لوگ سارا دن گاؤں گاؤں پھر کر کپڑا بیچنے کے بعد شام کو مسجد کے حجرے میں جمع ہوتے اور پھر وہ زمین پر کپڑا بچھا کر دائرے کے انداز میں بیٹھ جاتے۔ درمیان میں شوربے سے بھری ہوئی پرات بحرالکاہل کا منظر دِکھاتی جس میں گوشت کی بوٹیاں ننھے منے جزیروں کی طرح اُبھری ہوئی دِکھائی دیتیں۔ وہ ان بوٹیوں کو احتیاط سے نکال کر ایک جگہ ڈھیر کر دیتے اور شوربے میں روٹیوں کے ٹکڑے بھگو کر ان کا ملیدہ سا بنانے لگتے۔ جب ملیدہ تیار ہو جاتا تو شرکائے طعام پوری دیانت داری کے ساتھ آپس میں بوٹیاں تقسیم کرتے اور پھر اللہ کا پاک نام لے کر کھانے کا آغاز کر دیتے۔ وہ کھانا رُک رُک کر، ٹھہر ٹھہر کر کھاتے مگر بغیر رُکے بے تکان بولتے۔ مجھے ان کے کھانا کھانے کا انداز بہت اچھا لگتا تھا۔ میں انھیں دیکھتا اور خوش ہوتا۔ وہ بھی مجھے دیکھ کر خوش ہوتے اور برادرانہ محبت میں لتھڑا ہوا ایک آدھ لقمہ میری طرف بھی بڑھا دیتے۔ ان میں سے جب ایک شخص لقمہ مرتب کر لیتا تو پہلے اپنے قریبی ساتھیوں کو پیش کرتا اور ادھر سے 'جزاک اللہ' کے الفاظ وصول کرنے کے بعد اپنے منہ میں ڈالتا۔ محبت اور بھائی چارے کا ایک ایسا لازوال منظر آنکھوں کے سامنے اُبھرتا کہ میں حیرت زدہ ہو کر انھیں بس دیکھتا ہی چلا جاتا اور تب میں دسترخوان پر کھانا کھانے کے اس عمل کا اپنے گھر والوں کے طرزِ عمل سے موازنہ کرتا تو مجھے بڑی تکلیف ہوتی کیونکہ ہمارے گھر میں صبح و شام ہانڈی تقسیم کرنے والی بڑی خالہ کے گرداگرد بچوں کا ایک ہجوم جمع ہو جاتا۔ مجھے یاد ہے، جب بڑی خالہ کھانا تقسیم کر رہی ہوتیں تو ہماری حریص آنکھیں ہانڈی میں ڈوئی کے غوطے لگانے اور پھر وہاں سے برآمد ہو کر ہمارے کسی سنگی ساتھی کی رکابی میں اُترنے کے عمل کو ہمیشہ شک کی نظروں سے دیکھتیں۔ اگر کسی رکابی میں نسبتاً بڑی بوٹی چلی جاتی تو بس قیامت ہی آ جاتی۔ ایسی صورت میں خالہ کی گرجدار آواز کی پروا نہ کرتے ہوئے ہم بڑی بوٹی والے کی تکا بوٹی کرنے پر تیار ہو جاتے اور چھینا جھپٹی کی اس روایت کا ایک ننھا سا منظر دِکھاتے جو نئے زمانے کے تحت اب عام ہونے لگی ہے۔

اس زمانے میں کبھی کبھار ایک انگریز افسر بھی والد صاحب سے گھوڑے خریدنے آ جاتا۔ والد صاحب اس کے لیے میز کرسی لگواتے، انگریزی کھانا تیار کرواتے اور پھر گھنٹوں اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ ہمیں اس سے بہت ڈر لگتا تھا اس لیے ہم اکثر کھڑکی کی جالی کے ساتھ چہرہ لگا کر اسے کھانا کھاتے ہوئے دیکھتے اور حیران ہوتے کہ صاحب بہادر کھانا کھا رہا ہے یا آپریشن کر رہا ہے۔ وہ اپنی پلیٹ میں ایک اُبلا ہوا آلو لے کر بیٹھ جاتا اور پھر چھریوں اور کانٹوں سے گھنٹوں اس کے پرخچے اُڑاتا رہتا۔ یوں لگتا جیسے وہ میدانِ جنگ میں کھڑا ہے۔ آلو اس کا دشمن ہے جسے وہ اپنے اسلحے کی مدد سے زیر کرنے میں مصروف ہے۔ وہ جو کھانے کے معاملے میں رواداری، مفاہمت اور لطف اندوزی کا رویہ ہوتا ہے اس انگریز افسر میں مجھے قطعاً نظر نہ آیا۔

(۲) ''صاحب بہادر کھانا کھا رہا ہے یا آپریشن کر رہا ہے۔'' اس جملے کی وضاحت کیجیے۔ (02)

(۳) مصنف اور پٹھانوں کے کھانے کے طریقے کے بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ (03)

سوال نمبر (۱) (ج): درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

الفاروق	شمس العلماء	تاریخی کتب	
↓	↓	↓	

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی زندگی کے مختلف شعبوں میں بہت کامیاب رہے۔ اس کی بنیادی وجہ ان کی منصوبہ بندی تھی جو عام طور پر مسلمانوں میں مفقود ہے۔ کسی بھی کام کو شروع کرنے سے قبل وہ منصوبہ بناتے اور اسی کے مطابق کام کرتے تھے۔ اس عادت نے ان میں تحقیق و جستجو کا بے پایاں مادّہ پیدا کر دیا تھا۔ مکمل تحقیق اور کام کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے کے یقین کے بغیر وہ لکھنے کا کام شروع نہیں کرتے تھے۔ اکثر اپنی تحقیقات سے مطمئن نہ ہوتے تو اسے چھوڑ دیتے۔ 'الفاروق' کی تصنیف کے زمانے میں انھوں نے تاریخ کی دو اہم کتابوں 'طبقات ابن سعد' اور 'تاریخ طبری' کی کمی محسوس کی۔ تلاش کرنے پر پتا چلا کہ ہندوستان میں دستیاب نہیں ہیں۔ البتہ مصر میں چھپ رہی ہیں تو آپ نے ان کتابوں کی اشاعت کا انتظار کیا۔ کتابیں فراہم ہو جانے کے بعد انھوں نے 'الفاروق' کو مکمل کیا۔

(۲) اقتباس سے مولانا کی کامیابی کے بارے میں اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔ (02)

حصہ ۲ : نظم / غزل / رباعی - کل نمبرات: 16

سوال نمبر ۲ (الف): درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) مناسب الفاظ سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

خیال آیا یک روز صحنِ چمن کا ہوا میلِ دلِ دیدِ سرو و سمن کا
کہا دل نے اب تا کجا بند رہیے کہاں تک بھلا گھر میں پابند رہیے
گریبانِ خاطر نہ صد پارہ کیجیے بہارِ گل و لالہ نظارہ کیجیے
نسیمِ سحر عطر بیزِ چمن ہے ہوا مستِ مینائے بوئے سمن ہے

طراوت دہ دل ہے فصلِ بہاراں — ہوا لطف بخشندۂ جانِ یاراں
گل و غنچہ ہے صورتِ جام و مینا — روش عکسِ سبزہ سے جوں نقشِ مینا
صفیرِ عنادل ملالت ربا ہے — خیاباں میں مستانہ پھرتی صبا ہے
ہوئی ختم تقریر جب دل کی یکسر — خرد نے کہا مجھ سے آشفتہ ہوکر
کہ اے بے خبر ، ابلہ و سخت ناداں — کبھی دل کی تقریر سے ہو نہ شاداں
حقیقت ہے سیرِ چمن دلربا ہے — ولے اس کو جو اہلِ برگ و نوا ہے
یہ گل گشت زیبا نہیں ہر گدا کو — نہ ہر مفلسِ بندِ دامِ عنا کو
اگر یوں ہی منظور ہے سیرِ گلشن — ہے مطلوب سمعِ صفیرِ نوا زن
ذرا چل کے اب دیکھ دربار اس کا — کہ کیسا ہے محفل کا گلزار اس کا

جسے دیکھ پیرِ فلک با قدِ خم
ادب سے کھڑا بہرِ مجرا دمادم

(۲) چمن میں گل و غنچے اور کیاریوں کی کیفیت کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ (02)

(۳) شاعر کے دل کے مشورے پر اپنی رائے لکھیے۔ (02)

سوال نمبر ۲ (ب) : درج ذیل درسی غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

لوگ	قطرہ	بوند	میت
↓	↓	↓	↓

خلق کہتی ہے جسے دل ترے دیوانے کا — ایک گوشہ ہے یہ دنیا اسی ویرانے کا
اک معمّا ہے ، سمجھنے کا نہ سمجھانے کا — زندگی کاہے کو ہے ، خواب ہے دیوانے کا
زندگی بھی تو پشیماں ہے یہاں لا کے مجھے — ڈھونڈتی ہے کوئی حیلہ مرے مر جانے کا
تم نے دیکھا ہے کبھی گھر کو بدلتے ہوئے رنگ — آؤ ، دیکھو نا ، تماشا مرے غم خانے کا
دل سے پہنچی تو ہیں آنکھوں میں ، لہو کی بوندیں — سلسلہ شیشے سے ملتا تو ہے پیمانے کا

ہر نفس عمرِ گزشتہ کی ہے میّت ، فانؔی
زندگی نام ہے مر مر کے جیے جانے کا

(۲) زندگی کے متعلق شاعر کا نظریہ بیان کیجیے۔ (02)

(۳) غزل کے مطلع کی تشریح کیجیے۔ (02)

سوالِ نمبر ۲ (ج) : درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [04]

(۱) رواں خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

نہایت افسوس کے ساتھ	←	
قسمت کا دھنی	←	
پکایا کچھ اور ہو گیا کچھ	←	
حریف	←	

نظیرؔ، یار کی ہم نے جو کل ضیافت کی
پکایا، قرض منگا کر، پلاؤ اور قلیا
سو یار آپ نہ آیا، رقیب کو بھیجا
ہزار حیف، ہم ایسے نصیب کے بلیا
اِدھر تو قرض ہُوا اور اُدھر نہ آیا یار
پکائی کھیر تھی، قسمت سے ہو گیا دلیا

(۲) شاعر پر دعوت کی وجہ سے دوہری مار پڑی۔ اس پر اپنی رائے دیجیے۔ (02)

حصہ ۳ : اضافی مطالعہ - کل نمبرات:06

سوالِ نمبر ۳ : کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) 'بغداد کا پل' کے بارے میں لکھیے۔

(۲) ڈراما 'قصہ سوتے جاگتے کا' کا مرکزی خیال لکھیے۔

(۳) مسرور، کافور اور ابوالحسن کی والدہ کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

حصہ ۴ : قواعد - کل نمبرات:16

سوالِ نمبر ۴ (الف) : ہدایات کے مطابق سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [10]

(۱) درج ذیل جملوں میں مفرد، مرکب اور مخلوط جملے پہچانیے۔ (02)

i) تم دیکھتے ہو کہ عرب میری عزّت کرتے ہیں۔

ii) سماجی دوریاں ختم ہونے لگیں اور ثقافتی رشتے مضبوط ہو گئے۔

(۲) درج ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ (02)

i) دست بردار ہونا

ii) لطف اندوز ہونا

(۳) درج ذیل مطلب کی کہاوتیں لکھیے۔ (02)

i) مصیبت کو خود سے اپنے سر لینا

ii) ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہونا

(۴) ذیل کی تعریف کے لیے ایک لفظ لکھیے۔ (02)

i) ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے دعا مانگی جائے۔

ii) جس نظم میں کوئی قصہ یا کہانی بیان کی جائے۔

(۵) درج ذیل شعر کی صنعت کا نام لکھ کر صنعت کی تعریف لکھیے۔ (02)

ساتھ لے لو سپر محبت کی
اس کی نفرت کا وار سہنا ہے

سوال نمبر ۴ (ب) : ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [06]

(۱) قوسین میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق سرگرمی حل کیجیے۔ (01)

i) مرد وزن کے لیے لازمی کہ وہ اپنی حدود کی دہلیز اپنے فرض کو پہچانیں۔ (واوعطف تلاش کر کے لکھیے)

ii) غالب کے خطوط کو اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ (حرفِ جار پہچان کر لکھیے)

(۲) دیے گئے جملے میں مضاف اور مضاف الیہ کی شناخت کر کے لکھیے۔ (01)

بچوں کا ادب اپنے عہد کا آئینہ ہوتا ہے۔

(۳) درج ذیل فقروں کے لیے مناسب لفظ تحریر کیجیے۔ (01)

i) قلعے کی حفاظت میں کھودا جانے والا گڑھا

ii) تقریر کرنے والا

(۴) ہدایت کے مطابق سرگرمی حل کیجیے۔ (02)

i) لغوی ترتیب میں لکھیے۔

(۱) خوشی (۲) بوٹی (۳) جذبہ (۴) غم

ii) درج ذیل الفاظ کو مروّجہ املا کے مطابق لکھیے۔

الف) مجے   ب) نیں

(۵) مناسب سابقہ/ لاحقہ لگا کر ہر ایک سے ایک ایک بامعنی مرکب بنائیے۔ **(01)**

i) محدود   ii) زمین

حصہ ۵ : اطلاقی تحریری سرگرمیاں - کل نمبرات:24

سوال نمبر ۵ (الف) : خط یا خلاصہ میں سے کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔ **[06]**

درج ذیل اشتہار کی مدد سے کوئی ایک خط لکھیے۔

> ## ☆ صحت بخش غذا کا استعمال کیجیے ☆
> ### مفید طبّی مشورے
> تازہ کھانا کھائیے۔   موسمی پھل اور سبزیاں کھائیے۔
>
> مقامی چیزیں کھائیے۔   بنیادی مسالے جیسے ہلدی، ادرک، دارچینی اور دھیان استعمال کیجیے۔
>
> جنک فوڈ سے بہتر دال چاول ہے۔   اتنا ہی کھائیے جتنا آپ کی ہتھیلی میں سماتا ہے۔
>
> سلاد اور پھل کے ساتھ اپنا کھانا ختم کیجیے۔

رسمی خط		غیر رسمی خط
ڈاکٹر صاحب کے نام خط لکھیے اور ان سے اپنے اسکول میں صحت بخش غذا کے عنوان پر لیکچر دینے کی درخواست کیجیے۔	یا	اپنے والد کو خط لکھ کر بتائیے کہ آپ نے اپنی غذا کی عادتیں کس طرح تبدیل کی ہیں۔

یا

درج ذیل اقتباس کا ایک تہائی الفاظ میں خلاصہ لکھیے۔

> ہمارے معاشرے میں مختلف قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں جن میں امیر و غریب، مفلس و تونگر، سخی و فقیر، مالدار و نادار، تندرست و بیمار ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ غریبوں، مفلسوں، ناداروں اور مستحق لوگوں کے ساتھ تعاون، ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات ہر انسان میں پائے جاتے ہیں۔ تمام مذاہب اپنے ماننے والوں کو اسی کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں کئی لوگ اس جذبہ ہمدردی کا بے جا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ تندرست ہوتے ہیں لیکن اپنے ساتھ غریبوں محتاجوں اور بیماروں جیسا برتاؤ چاہتے ہیں۔ وہ مفت خوری کے لالچ میں انسانی مقام سے نیچے گرنے کی پروا نہیں کرتے۔ انھیں اپنے تندرست جسم و جان کی قدر و قیمت کا احساس نہیں ہوتا۔ یہ لوگ اس فکر میں ہوتے ہیں کہ انھیں بغیر محنت کے زندگی کی تمام سہولتیں کس طرح مفت حاصل ہو سکتی ہیں۔

سوال نمبر ۵ (ب): ذیل کی سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں ۵۰ تا ۶۰ الفاظ میں مکمل کیجیے۔ **[10]**

(ا) ذیل کے نکات کی مدد سے اشتہار بنائیے۔ **(05)**

نکات: ریڈی میڈ کپڑوں کا شوروم......افتتاح......تاریخ......وقت......دکان کا نام......خصوصی رعایت...... دیدہ زیب آفر...... بچے، نوجوان، دلہا دلہن، خواتین کے ملبوسات......کریڈٹ کارڈ پر 10% رعایت۔

(۲) دیے گئے نکات کی مدد سے خبر تحریر کیجیے۔ **(05)**

نکات: شہر میں چوروں کی ٹولی سرگرم ...... چڈی بنیان ٹولی ...... چوری کی وارداتوں میں اضافہ ...... چور چاقو اور پستول دکھا کر لوٹ لیتے ہیں......لوگ پریشان ...... پولس چوروں کی تلاش میں ...... مشتبہ افراد کے بارے میں پولس کو اطلاع دینے پر انعام کا اعلان۔

(۳) دیے گئے نکات کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے۔ **(05)**

نکات: ایک نوجوان......ملازمت کی تلاش......مارے مارے پھرنا...... ایک رات تیز طوفانی بارش ...... بجلی کا غل ہونا ...... ایک شخص کی کار خراب ہو جانا ...... نوجوان کی مدد سے گھر پہنچنا...... اگلے دن فیکٹری کی ملازمت کا انٹرویو ...... انٹرویو میں نوجوان کی شرکت ...... گزشتہ رات کار والا فیکٹری کا مالک ...... نوجوان کو ملازمت ملنا ...... نتیجہ۔

(۴) ذیل کے عنوانات میں سے کسی ایک پر ۱۰۰ تا ۱۲۰ / الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ **[08]**

۱) اخبارات کا معیار اور قاری

۲) اُف! یہ ہمسایے

۳) وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

●●●

(1) Weigtage to units نمبرات کی تقسیم کا خاکہ घटकनिहाय अंक विभाजन						(2) Weightage to objective उद्दिष्टनुसार गुणविभागणी بلحاظ مقاصد نمبرات کی تقسیم				(3) Weightage to type of Question प्र.प्रकारनिहाय अंकविभाजन اقسام سوالات نمبرات کی تقسیم			(4) Difficulty level of Activity काठीण्य पातळी مشکل سطح نمبرات کی تقسیم			(5) Weightage to types of Question Distribution of marks on Activity Sheet منقسم مارکس سرگرمی شیٹ					مختتمہ		
No.	اکائی Unit घटक	Marks	Perce.	options	G. Total	علم ज्ञान Knowledge	فہم आकलन understanding	استعمال उपयोजन Application	مہارت कौशल्य Skill	معروضی वस्तुनिष्ठ Obj.	مختصر جوابی लघुत्तरी S. A. Q.	طویل جوابی दीर्घोत्तरी L. A. Q.	عام सोपा Simple	اوسط मध्यम Medium	اعلیٰ कठीण Challenging	اطلاق	استحسان	ذاتی رائے	قواعد	فہم	Time Management	سرگرمیاں Activities	Ans. P. No.
1	نثر Prose गद्य	18	22.5%	----	18		10(14)	8(3)		6(12)	12(5)		6(12)	12(5)				8(3)		10(14)	36	(17)	3,4 & 5
2	نظم Poetry पद्य	16	20%	-----	16		10(14)	6(3)		6(12)	10(5)		6(12)	10(5)			6(3)			10(14)	32	(17)	6,7 & 8
3	اضافی مطالعہ Study	06	7.5%	03	09			6(2)			6(2)			6(2)				6(2)			12	(2)	9
4	قواعد Grammar व्याकरण	16	20%	-----	16			16(21)		16(21)			16(21)						16(21)		32	(21)	10 & 11
5	اطلاقی تحریری سرگرمی स्थूलवाचन Applied Act.	24	30%	33	57				24(4)			24(4)			24(4)	24(4)					48	(4)	12,13,14,15
	Total جملہ نمبرات	80	100%	36	116		20(28)	36(29)	24(4)	28(45)	28(12)	24(4)	28(45)	28(12)	24(4)	24(4)	6(3)	14(5)	16(21)	20(28)	180	(61)	----

قوس کے اعداد سرگرمیوں کی تعداد اور قوس کے باہر مارکس ظاہر کر رہے ہیں۔

ORAL EXAM & ASSIGNMENST زبانی امتحان/داخلی تشخیص/مہارت

Listening Skill سمعی مہارت (سننا)	Speaking Skill بولنا/گفتگو	Assignment تفویض		Total
05 نوٹ: تمام مشتمل اقتباس اور آڈیو وغیرہ کے ریکارڈ محفوظ رکھیں جائیں۔	05	05	05	20
دس جملے کے درسی اقتباس سن کر کوئی ایک سرگرمی حل کرنا۔ (I)(i) پانچ معروضی سوالات کے جواب لکھئے۔ (ii) دس الفاظ یا پانچ جملے کا املا لکھئے۔ (iii) درسی نظم کے پانچ اشعار سن کر معروضی سوالات کے جوابات لکھنا۔ مطلب، مفہوم، معنی، ہم صوتی، ہم قافیہ، لفظی ترکیب، ردیف۔ (iv) تین منٹ کی آڈیو کلپ سن کر پانچ معروضی سوالات کے جواب لکھیں۔ (II)(i) قبل از وقت دیئے ہوئے چند عنوانات میں سے کسی ایک پر اظہار خیال کرنا۔ (عنوان سے مطابقت پیش کش بیان کی زبان)۔ (III) درسی کتاب میں شامل سبق نظم سے آٹھ دس جملوں میں ذاتی خیالات کا اظہار کرنا۔ (ردعمل، مطابقت، پیش کش، اظہار خیال اور دلائل)	(I) قبل از وقت دی گئی کتابوں سے .... (i) ذاتی رائے، ردعمل (8 تا 10 جملے میں) طلبہ سے اخذ کرنا۔ (نام، مصنف یا شاعر، صنف، پیش کش، بیان کی زبان)	ہر گروپ کی علاحدہ 5،5 مارکس کی دو سرگرمیاں دی جائیں۔		

INTERNAL EVALUATION SHEET (URDU FIRST LANGUAGE) IX & X

S.NO	SEAT NO.	(5) Listening Skill / سمعی مہارت				(5) Speaking Skill / بولنا / گفتگو			(10) Assignment/گھر کام					(20)
		اقتباس	اِملا	نظم	آڈیو کلپ	مطالعہ کی گئی کتاب پر	دیے گئے عنوان پر	درسی نظم یا سبق پر	نثر	نظم	قواعد	اضافی مطالعہ	اطلاقی تحریری	
		5	5	5	5	5	5	5	5	5	5	5	5	

اسمائے مرتبین

نمبر شمار	نام	عہدہ	ادارہ
۱۔	جمیل احمد عبدالستار رحمانی	سپروائزر	T.M. ہائی اسکول و جونیئر کالج، مالیگاؤں
۲۔	انصاری اعجاز احمد محمد فاروق	معاون معلم	J.A.T. گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج، مالیگاؤں
۳۔	ظفر عابد محمد مصطفیٰ	معاون معلم	مالیگاؤں گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج، مالیگاؤں
۴۔	نظام الدین حاجی عبدالرشید	معاون معلم	سویس ہائی اسکول، مالیگاؤں
۵۔	شیخ فرزانہ محمد شاہد	معاون معلم	فاروق ہائی اسکول فار گرلز، جوگیشوری، ممبئی
۶۔	شیخ اخلاق احمد	معاون معلم	الاتحاد اُردو ہائی اسکول، جوگیشوری (مغرب)، ممبئی